اردو

عبدالرحمٰن

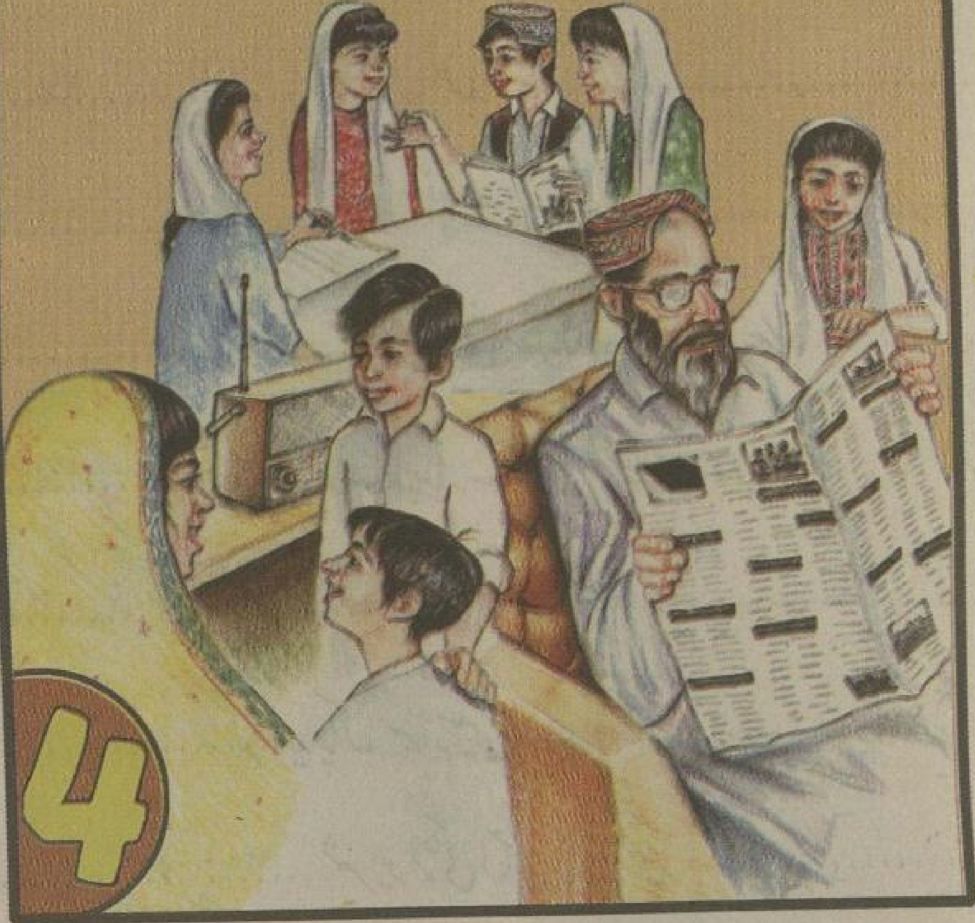
یہ کتاب محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان کی طرف سے مفت تقسیم کی جاری ہے اور ناقابل فروخت ہے۔

4

اردو برائے جماعت چہارم

یہ کتاب محکمہ تعلیم کی طرف سے مفت
تقسیم کی جارہی ہے اور ناقابل فروخت ہے۔

اردو



اردو برائے جماعت چہارم



ناشر: بلوچستان ٹیکسٹ بک بورڈ کوئٹہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فہرست

****

حمد



جو چیز خدا نے ہے بنائی — اس میں ظاہر ہے خوشنمائی
روشن چیزیں بنائیں اس نے — اچھی شکلیں دکھائیں اس نے
ہر چیز کی ہے ادا نرالی — حکمت سے نہیں ہے کوئی خالی
ننھی کلیاں چٹک رہی ہیں — چھوٹی چڑیاں پھدک رہی ہیں
اس کی قدرت سے پھول مہکے — پھولوں پہ پرند آ کے چہکے
چڑیوں کے عجیب پر لگائے — اور پھول ہیں عطر میں بسائے
تاروں بھری رات کیا بنائی — دن کو بخشی عجب صفائی
جاڑا، گرمی، بہار، برسات — ہر رت میں نیا سماں نئی بات
مٹی سے خدا نے باغ اگائے — باغوں میں اسی نے پھل لگائے
میوے سے لدی ہوئی ہے ڈالی — دانوں سے بھری ہوئی ہے بالی
روشن آنکھیں بنائیں دو دو — قدرت کی بہار دیکھنے کو
دو ہونٹ دئے کہ منہ سے بولیں — شکر اس کا کریں زبان کھولیں
ہر شے اس نے بنائی نادر — بے شک ہے خدا قوی و قادر

(اسماعیل میرٹھی)

مشق

1: ان کے معنی لکھیں

خوشنما، حکمت، پھدکنا، سماں، بالی، نادر، قوی، قادر۔

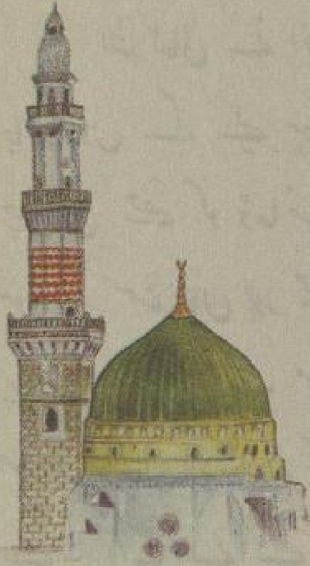
2: اس نظم میں خدا کی جن نعمتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ انھیں اپنی کاپی میں لکھیں۔

3: قادر اور نادر ہم آواز الفاظ ہیں۔ نظم میں سے پانچ ہم آواز الفاظ تلاش کر کے لکھیں۔

4: درج ذیل اللہ تعالیٰ کی نعمتیں ہیں۔ ان میں سے کسی ایک کے تین فائدے لکھیں۔

رات، موسم بہار، آنکھیں۔

نعت



ہمارے نبی احمد مصطفٰے ﷺ ہیں
فدا ان پہ ہم، وہ رسولِ خدا ﷺ ہیں

حقیقت کی صورت دکھائی انھوں نے
خدا تک پہنچنے کا وہ راستہ ہیں

وہی بے کسوں، بے نواؤں کے والی
غریبوں، یتیموں کا وہ آسرا ہیں

ہوئے ہیں جو ان کی محبت کے قیدی
یہ جانو جہاں کے دکھوں سے رہا ہیں

ہمیشہ رہے نام ان کا زباں پر
وہی آرزو ہیں، وہی مدعا ہیں

نظر ان سے کیا اپنے دل کی کہیں ہم
وہ سب جانتے ہیں وہ خوب آشنا ہیں

(قیوم نظر)

مشق

1: ان کے معنی بتائیں۔
بے کس، بے نوا، مدعا، آشنا، آسرا، فدا ہونا، رہا ہونا۔

2: کوئی اور نعت یاد کر کے سنائیں۔

3: ان لفظوں کو تہجی ترتیب سے لکھیں۔
آرزو، محبت، قیدی، مدعا، حقیقت، یتیم

میں پانی ہوں

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو بے شمار نعمتیں دی ہیں - ان نعمتوں میں سے ایک نعمت میں ہوں۔ جانداروں کے لیے ہوا کے بعد میں سب سے زیادہ ضروری چیز ہوں - میں نے زمین کے تین چوتھائی حصّے کو ڈھانپ رکھا ہے - میں سمندروں دریاؤں، جھیلوں میں اور زمین کی گہرائیوں میں رہتا ہوں - سمندروں اور جھیلوں سے بخارات کی صورت میں اٹھتا ہوں اور بارش کی صورت میں زمین پر گرتا ہوں - برف میری ٹھوس شکل ہے - گرم ہونے پر میں اپنی اصل حالت میں آجاتا ہوں۔ میری پہچان یہ ہے کہ میں صاف، شفاف اور بے رنگ ہوں - میرا کوئی ذائقہ اور بو نہیں ہے - آپ نے مجھے پہچانا؟ میرا نام پانی ہے -



انسان، حیوان اور نباتات سب کو میری ضرورت ہے - کھیتی باڑی کا انحصار مجھ پر ہے - میری وجہ سے دنیا سر سبز و شاداب ہے - میں نہ ہوتا تو دنیا ویران اور بنجر نظر آتی - جن علاقوں میں درخت زیادہ ہوتے ہیں وہاں میں بارش کی صورت میں زیادہ برستا ہوں - میں فضا کو صاف اور ہوا کو تازہ رکھتا ہوں -

جب میں دریاؤں میں رواں دواں رہتا ہوں تو لوگ میری قوت سے بجلی پیدا کرتے ہیں۔ بجلی آج کل کی اہم ضرورت ہے - گھریلو استعمال کے علاوہ کارخانے اور مشینیں بھی بجلی سے چلتی ہیں یہ مشینیں ملکی پیداوار میں اضافے کا باعث ہیں۔

انسانی جسم کو میری بہت ضرورت ہے - شربت، دودھ، چائے اور شوربے کی شکل میں اس ضرورت کو پورا کرتا ہوں - میں انسانی جسم میں ہر وقت موجود رہتا ہوں۔ میں انسانی خوراک کا سب سے بڑا اور اہم جزو ہوں - سبزیوں اور گوشت میں بھی میری خاصی مقدار پائی جاتی ہے۔ موسم کے مطابق انسانوں کو میری ضرورت ہوتی ہے - گرمیوں میں لوگوں کو پسینہ بہت آتا ہے۔ انسانی جسم میں میری کمی ہو جاتی ہے - اس لیے انھیں زیادہ پیاس لگتی ہے -

انسانی جسم میں میری کمی بیماریوں کا سبب بنتی ہے۔ جو لوگ ضروری مقدار میں میرا استعمال کرتے ہیں وہ صحت مند رہتے ہیں۔ میں زمین پر اللہ تعالیٰ کی خوب صُورت نشانیوں میں سے ایک ہوں۔

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: انسانی زندگی کے لیے ہوا کے بعد سب سے ضروری چیز کیا ہے ؟

2: زمین کا کتنا حصّہ خشکی پر مشتمل ہے ؟

3: زمین پر پانی کہاں کہاں پایا جاتا ہے ؟

4: پانی کی خصوصیات کیا ہیں ؟

5: انسانی جسم میں پانی کی ضرورت کِن کِن صورتوں میں پوری ہوتی ہے ؟

6: اگر پانی نہ ہوتا تو کیا ہوتا ؟

2: ان سے جملے بنائیں۔

ٹھوس، سرسبز و شاداب، شفاف، ویران، رواں دواں۔

3: الٹ معنی والے لفظ لکھیں۔ جیسے اندر کا الٹ باہر۔

گرم، جدید، محفوظ، انسان۔

4: واحد کے جمع بنائیں۔

شکل، حیوان، جسم، وقت، باغ۔

5: خالی جگہ پر کریں۔

1: بہتے پانی کی قوت سے ــــــــــ حاصل ہوتی ہے۔ (گیس، بجلی)

2: چشمے ــــــــــ سے پھوٹتے ہیں۔ (دریاؤں، زمین)

3: دریا ــــــــــ سے نکلتے ہیں۔ (سمندروں، پہاڑوں)

4: پانی ٹھنڈا ہونے کے بعد ــــــــــ (ہوا میں اڑ جاتا ہے، جم کر برف بن جاتا ہے)

5: پانی ______________ بہتا ہے۔ (نیچے سے اوپر، اوپر سے نیچے)

6: سوالوں کی مدد سے پیرا لکھیں۔

1: پانی کا سب سے بڑا ذریعہ کیا ہے؟

2: بارش کن علاقوں میں زیادہ ہوتی ہے؟

3: زمین پر پانی کہاں کہاں موجود ہے؟

4: کھیتی باڑی میں پانی کی اہمیت بتائیں؟

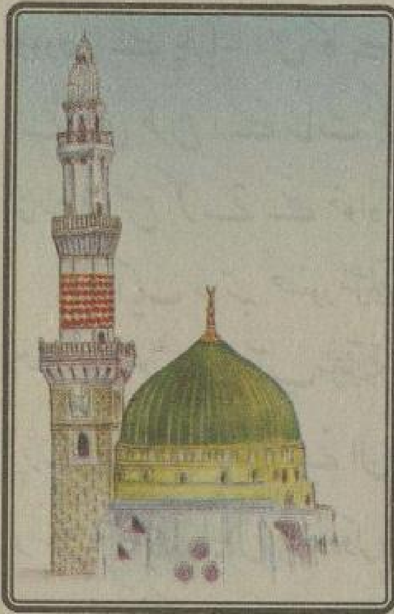
5: کیا پانی فضا کو صاف کرتا ہے؟

6: انسانی جسم پانی کن کن چیزوں سے حاصل کرتا ہے؟

7: پانی پینے کے کیا کیا فائدے ہیں؟

8: پانی حاصل کرنے کے کون کون سے ذرائع ہیں؟

ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم



حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اللہ کے آخری رسول ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قیامت تک کوئی نبی نہیں آئے گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساری کائنات کے لیے رحمت بن کر آئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھے اخلاق کے مالک تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت سچے اور ایماندار تھے۔ سب لوگ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو صادق اور امین کے لقب سے پکارتے تھے۔ ہمیں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سب سے بڑھ کر محبت کرنی چاہیے۔

ایک مرتبہ عید کے دن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پیارے نواسوں حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ کے ساتھ عید کی نماز کو جارہے تھے۔ راستے میں ایک یتیم بچے کو دیکھا۔ اس کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے۔ وہ رو رہا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رک گئے۔ اس سے رونے کی وجہ پوچھی۔ اس نے بتایا "میرے والد فوت ہوچکے ہیں۔ میرے لیے کوئی کپڑے خریدنے والا نہیں ہے" حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں میں آنسو آگئے اور پوچھا۔ "کیا تم پسند کرو گے کہ میں (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تمھارا باپ، عائشہؓ تمھاری ماں اور فاطمہؓ تمھاری بہن ہوں۔" یہ سن کر بچہ بہت خوش ہوا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بچے کو اپنے ساتھ گھر لے آئے۔ اپنے نواسوں کے کپڑے اسے پہنائے اور کھانے کھلائے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یتیموں اور مسکینوں سے بہت محبت تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے۔ "مسلمان گھروں میں سب سے اچھا گھر وہ ہے جس میں کسی یتیم کے ساتھ اچھا سلوک کیا جائے۔"

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کے ساتھ تشریف فرما تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چڑیا کو دیکھا۔ وہ ادھر ادھر اڑ رہی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چڑیا کی بے چینی سمجھ گئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ سے پوچھا "اس چڑیا کو کس نے ستایا ہے۔" صحابہ میں سے ایک نے جواب دیا۔ "میں نے جھاڑی میں سے اس کے انڈے اٹھائے ہیں۔" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "یہی وجہ ہے کہ چڑیا بے چین ہے۔" آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہیں انڈے رکھنے کا حکم دیا۔ صحابی نے انڈے اسی جگہ رکھ دیے۔ چڑیا کو قرار آگیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام جانداروں کو تکلیف دینے سے منع فرمایا ہے اور ہدایت فرمائی ہے کہ انھیں پیٹ بھر کر

خوراک دی جائے۔

ایک مرتبہ حضور ﷺ کے پاس ایک مہمان آیا۔ وہ کافر تھا۔ آپ ﷺ نے ایک بکری کا دودھ اسے پلایا۔ اس کا پیٹ نہ بھرا تو دوسری بکری کا دودھ پلایا۔ وہ پھر بھی بھوکا رہا۔ آپ ﷺ نے اسی طرح اسے سات بکریوں کا دودھ پلایا تب اس کا پیٹ بھرا۔ آپ ﷺ اسی طرح مہمانوں کی خاطر تواضع کرتے تھے خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر۔

ایک مرتبہ حضور ﷺ اپنے حجرے میں چٹائی پر لیٹے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ تشریف لائے۔ حضرت عمرؓ نے آپ ﷺ کے جسم مبارک پر چٹائی کے نشانات دیکھے۔ یہ دیکھ کر حضرت عمرؓ رو پڑے۔ حضور ﷺ نے ان سے رونے کی وجہ پوچھی۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا "اے اللہ کے رسول ﷺ! کیوں نہ روؤں۔ آپ ﷺ دونوں جہانوں کے سردار ہیں اور چٹائی پر لیٹے ہیں۔ ادھر ایسے بھی حکمران ہیں جو عیش و آرام کی زندگی گزار رہے ہیں۔" حضور ﷺ نے فرمایا "کیا تمھیں یہ پسند نہیں کہ اس دنیا کے مقابلے میں اللہ ہمیں آخرت میں صلہ دے۔"

حضور ﷺ مکے کی ایک گلی سے روزانہ گزرتے تھے۔ ایک بوڑھی عورت اپنے گھر کی چھت پر سے آپ ﷺ پر کوڑا کرکٹ پھینک دیا کرتی تھی۔ آپ ﷺ مسکراتے ہوئے گزر جاتے تھے۔ ایک دن حضور ﷺ اسی گلی میں سے گزرے تو کسی نے ان پر کوڑا نہیں پھینکا۔ آپ ﷺ نے سوچا۔ آج ضرور کوئی بات ہے۔ پوچھنے پر معلوم ہوا کہ وہ بڑھیا بیمار تھی۔ آپ ﷺ اس کی عیادت کرنے اس کے گھر گئے۔ بڑھیا بخار اور تکلیف میں مبتلا تھی۔ حضور ﷺ نے اسے پانی پلایا۔ اس کے گھر کی صفائی کی اور چند روز تک دوا لاکر دیتے رہے۔ آپ ﷺ کے اچھے برتاؤ کا یہ اثر ہوا کہ وہ بڑھیا مسلمان ہوگئی۔

حضور ﷺ بہت سادہ زندگی بسر کرتے تھے۔ آپ ﷺ گھر کے کام کاج اپنے مبارک ہاتھوں سے کرتے تھے۔ آپ ﷺ خود اپنے کپڑوں پر پیوند لگاتے، جوتے مرمت کرتے اور بکری کا دودھ نکالتے تھے۔ آپ ﷺ بھوکوں کو کھانا کھلاتے، غریبوں کی مدد کرتے، بے کسوں کو سہارا دیتے اور ان کے کام آتے تھے۔ حضور ﷺ کی زندگی ہم سب کے لیے بہترین نمونہ ہے۔ ہمیں چاہیے کہ آپ ﷺ کی باتوں پر عمل کریں۔ اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے۔

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آخری نبی کیوں کہا جاتا ہے؟

2: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے یتیموں کے بارے میں کیا فرمایا ہے؟

3: چڑیا کیوں بے چین تھی؟

4: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کافر مہمان کی کیسے خدمت کی؟

5: حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو دیکھ کر حضرت عمرؓ کیوں رو پڑے؟

6: بڑھیا نے کیوں اسلام قبول کیا؟

2: ان سے جملے بنائیں۔

صادق اور امین، عیادت، یتیم، مرمت، پیوند، فرمان۔

3: باغ اور چمن دونوں ایک معنی دیتے ہیں انھیں ہم معنی الفاظ کہتے ہیں۔ ذیل میں ہم معنی الفاظ کے جوڑ بنائیں۔

صادق، آنسو، جسم، گلی، قرار، فرمان،
سکون، کوچہ، سچا، اشک، حکم، بدن۔

4: ان کی املا درست کریں۔

قائنات، کیامت، طشریف، اتمنان، عاخرت، ایادت، بورڑھیا، سفائی، مھمان۔

5: (ا) اسلم نے کتاب پڑھی (ب) کتاب پڑھی اسلم نے۔

استعمال کے لحاظ سے (ا) جملہ درست ہے۔ اسی طرح آپ درج ذیل جملوں کو درست کرکے لکھیں۔

1: پنسل خریدی شاہد نے۔

2: پھول توڑا مالی نے۔

3: لڑکے کھیلتے ہیں فٹ بال۔

4: پھل خریدے ابا جان نے۔

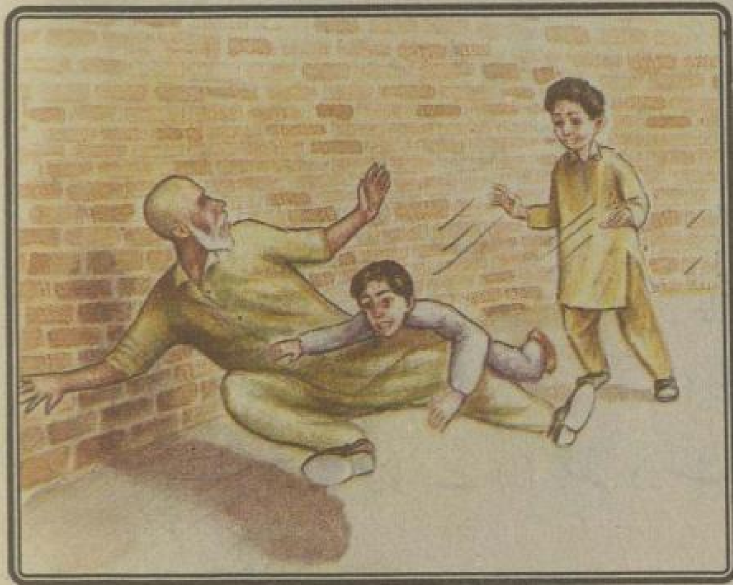
5: کھیلتی ہے ثریا گڑیوں سے۔

برائی کا بدلہ

علی اور آصف ایک محلے میں رہتے تھے۔ دونوں ہم جماعت اور دوست تھے۔ آصف اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا تھا۔ ماں باپ کے لاڈ پیار نے اُسے بگاڑ دیا تھا۔ کسی فقیر، غریب یا معذور شخص کو دیکھتا تو اس کا مذاق اڑاتا اور کہتا کہ یہ لوگ جان بوجھ کر غریب بن جاتے ہیں اور کام نہ کرنے کے بہانے ڈھونڈتے ہیں۔ یہ مفت خور لوگ ہیں۔

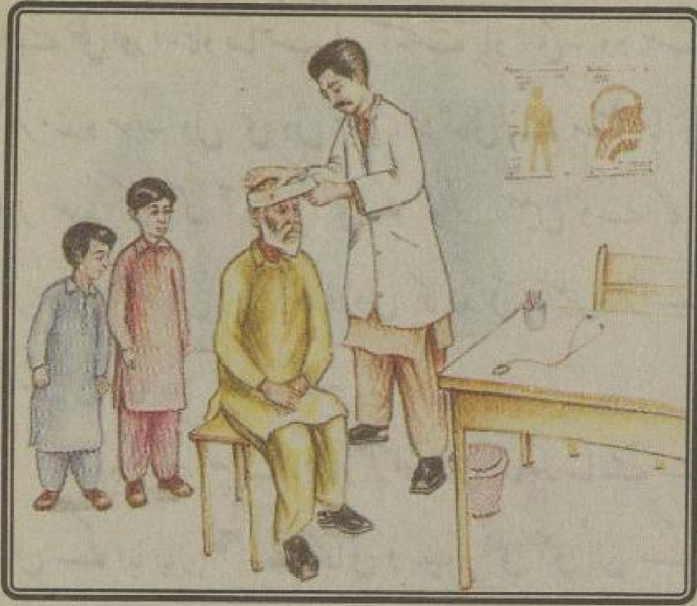
علی اِن لوگوں سے ہمدردی رکھتا تھا۔ وہ اکثر آصف کو سمجھاتا کہ فقیروں، غریبوں اور معذوروں کا مذاق نہیں اڑانا چاہیے۔ یہ مجبور لوگ ہیں۔ یہ بھی ہماری طرح انسان ہیں۔ ہمیں چاہیے کہ انھیں تنگ نہ کریں۔ ان سے ہمدردی کریں اور اُن کی مدد کریں۔

آصف، علی کی باتیں سن لیتا مگر اس پر ان باتوں کا کوئی اثر نہ ہوتا علی اس سے کہتا "دوست! میں تمھیں اچھی باتیں ہی تو بتاتا ہوں تم میری باتوں کا بُرا کیوں مانتے ہو؟"



ایک دن علی اور آصف سکول سے واپس آرہے تھے۔ راستے میں ایک نابینا بوڑھا نظر آیا۔وہ سڑک پار کرنا چاہتا تھا۔ علی اس کا ہاتھ پکڑنے کو آگے بڑھا آصف کو شرارت سوجھی۔ اس نے علی کو زور سے دھکا دیا۔ علی بوڑھے پر جاگرا۔ بوڑھے کا سر دیوار سے ٹکرایا اور اس کے سر سے خون بہنے لگا۔ علی کو بہت افسوس ہوا۔ اس نے کہا "آصف! تم نے یہ کیا کیا؟ مجھے دھکا دے کر اس بوڑھے کو زخمی کردیا۔ یہ تو بری بات ہے۔اگر اس کی مدد نہیں کرسکتے تو اسے دکھ تو نہ پہنچاتے۔"

آصف: یہ بوڑھا تمھارا کیا لگتا ہے۔ اس کے ہمدرد بنتے ہو تو لے جاؤ اسے ہسپتال۔ میں تو گھر جارہا ہوں۔



علی کچھ لوگوں کی مدد سے بوڑھے کو ہسپتال لے گیا۔ اُس کی مرہم پٹی کرا کے اُسے گھر چھوڑ آیا۔ بوڑھا بہت خوش تھا۔ اس نے علی کو بہت دعائیں دیں۔

اگلے دن سکول میں آصف نے نہ علی سے بات کی نہ اس کے ساتھ بیٹھا۔ استاد صاحب نے دیکھا کہ دونوں دوست ایک دوسرے سے الگ بیٹھے ہیں تو پوچھا " آصف کیا بات ہے۔ تم نے اپنی جگہ بدل لی ہے؟ " آصف خاموش رہا۔ علی نے استاد صاحب کو گذرے ہوئے دن کا حال سنایا اور کہا: جناب! میں نے آصف کو اس کی بری حرکت پر ٹوکا تو وہ مجھ سے ناراض ہو گیا ہے۔

استاد: آصف بیٹا! علی نے تو بہت اچھی بات کہی تھی۔ کسی غریب اور معذور آدمی کا مذاق اڑانا یا اسے ستانا بہت بری بات ہے۔ غریب اور معذور لوگ بھی ہماری طرح انسان ہیں۔ انھیں کم تر نہیں سمجھنا چاہیے۔ ہم سب کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے۔ اس کی نظر میں سب برابر ہیں۔ ہمارے پیارے نبی ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ سب انسان برابر ہیں۔ سب ایک ہی باپ کی اولاد ہیں۔ آپ ﷺ کا یہ بھی حکم ہے کہ انسانوں کو ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیے جو دوسروں پر رحم نہیں کرتا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرے گا۔ ہمارا فرض ہے کہ غریب اور معذور لوگوں کی مدد کریں اس طرح اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہوگا۔

آصف اور علی گھر چلے گئے۔ آصف نے علی سے کوئی بات نہیں کی۔ زیادہ دن نہیں گذرے تھے کہ آصف شام کے وقت فٹ بال کھیل کر گھر آ رہا تھا۔ کچھ دیر ہو گئی تھی اور اندھیرا پھیل چکا تھا۔ آصف تیز تیز سائیکل چلا رہا تھا۔ اچانک اس کی سائیکل ایک پتھر سے ٹکرائی۔ وہ زمین پر گر پڑا۔ اس کا سر پتھر سے ٹکرایا درد کے مارے اِس کا برا حال تھا۔ اُس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ اسے وہ نابینا بوڑھا یاد آیا جسے اُس نے زخمی کیا تھا۔



اسے علی اور استاد صاحب کی نصیحت یاد آئی۔ وہ بہت شرمندہ ہوا۔ دِل ہی دِل میں اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی اور عہد کیا کہ آئندہ کسی کو دکھ نہیں دے گا۔ غریبوں فقیروں اور معذوروں کا مذاق نہیں اڑائے گا۔ ان کی مدد کرے گا۔

وہ اپنے کپڑے جھاڑ کر اٹھا ہی تھا کہ سامنے سے اس کے ابا جان آتے دکھائی دیے۔ علی بھی اُن کے ساتھ تھا۔ وہ کہنے لگے " آصف تم نے دیر کردی۔ ہم تمھیں ڈھونڈنے نکلے تھے۔" آصف بہت شرمندہ ہوا وہ اپنے والد اور علی سے لپٹ گیا۔ اُس نے علی سے معافی مانگی اور کہا " مجھے افسوس ہے کہ میں نے آپ کی اچھی باتوں پر عمل نہیں کیا، آج مجھے اس کی سزا مِل گئی۔ دوست مجھے معاف کردو میں آئندہ ایسی حرکت نہیں کروں گا " آصف کے ابّا اسے زخمی دیکھ کر پریشان تھے مگر انھیں اس بات پر خوشی ہوئی کہ آصف سیدھی راہ پر آگیا ہے۔ انھوں نے خدا کا شکر ادا کیا اور آصف کو اپنے ساتھ گھر لے گئے۔

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: ماں باپ کے بے جا لاڈ پیار کا آصف پر کیا اثر ہوا ؟

2: آصف میں کون سی بُری عادت تھی ؟

3: علی نے آصف کو کیا بات سمجھانے کی کوشش کی ؟

4: آصف نے راستے میں کیا شرارت کی ؟

5: علی نے نابینا کی کس طرح مدد کی ؟

6: استاد صاحب نے آصف کو کیا نصیحت کی ؟

7: اس کہانی سے آپ نے کیا سبق سیکھا ؟

2: ان سے جملے بنائیں۔

تنگ کرنا ، جان بوجھ کر ، بہانے ڈھونڈنا ، بُرا ماننا ، مرہم پٹی کرنا۔

3: خط کشیدہ الفاظ کے جمع بنا کر جملے دوبارہ لکھیں - جیسے :

ہمیں غریب کا مذاق نہیں اڑانا چاہیے - ہمیں غریبوں کا مذاق نہیں اڑانا چاہیے۔

1: میری بات کا برا کیوں مانتے ہو۔ ______

2: علی کی نصیحت کا آصف پر کوئی اثر نہ ہوا۔ ______

3: میں اپنے دوست کا خیال رکھتا ہوں - ______

4: علی کھیل میں حصّہ لیتا ہے۔ ______

5: وہ اپنی حرکت پر شرمندہ ہوا - ______

4: اُلٹ معنی والے لفظ لکھیں۔

دوست ، غریب ، بوڑھا ، محبت ، استاد

5: لفظ نابینا دو لفظوں نا + بینا سے مل کر بنا ہے۔ "نا" سے ایسے ہی تین الفاظ بنائیں -

6: دیے گئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔

سیدھی، ہمدرد ، نابینا، اکلوتا، خوش، نصیحت

1: آصف والدین کا ______ بیٹا تھا -

2: بوڑھا ______ تھا -

3: آصف کو استاد کی ______ یاد آئی۔

4: نابینا بوڑھا علی سے بہت ______ ہوا۔

5: علی غریبوں کا ______ تھا -

7: درج ذیل الفاظ کو حروف تہجی کے مطابق ترتیب دے کر لکھیں۔

خوش ، غور ، دھکا ، چوٹ ، محبت ، واقعہ ، بوڑھا۔

8: ان جملوں میں سے فاعل اور فعل پہچان کر الگ الگ لکھیں۔

1: آصف نے دھکا دیا۔

2: علی نے مدد کی۔

3: فقیر نے دعائیں دیں۔

یہ پاک سرزمیں ہے

یہ پاک سر زمیں ہے
میں جتنی بار گاؤں یہ بول تازہ تر ہیں
میں جتنی بار سوچوں یہ میرے راہ بر ہیں
ہاں مجھ کو یہ یقیں ہے
یہ پاک سر زمیں ہے
اس پاک سر زمیں کی آزاد ہیں فضائیں
محنت کشوں سے کہہ دو آگے قدم بڑھائیں
ہاں مجھ کو یہ یقیں ہے
یہ پاک سر زمیں ہے
اس پاک سرزمیں نے سب کچھ مجھے دیا ہے
اللہ کے نام پر یہ پہلا وطن بنا ہے
ہاں مجھ کو یہ یقیں ہے
یہ پاک سر زمیں ہے

(جمیل الدین عاؔلی)

مشق

1: نظم کو ترنم سے پڑھیں۔
2: کسی رسالے یا اخبار سے اپنی پسند کی کوئی نظم اپنی کاپی پر خوشخط لکھیں۔
3: اِن سے جملے بنائیں۔
فضا، قدم، یقین، محنت کش، آزاد، سرزمین۔

شریر لڑکی اچھی بن گئی

سلمیٰ کی نانی جان گاؤں میں رہتی ہیں۔ وہ سلمیٰ سے بہت پیار کرتی ہیں۔ سلمیٰ چھٹیاں گذارنے کے لیے نانی کے پاس گاؤں گئی۔ گاؤں جا کر وہ بہت خوش ہوئی۔ اس نے چند ہی دنوں میں محلے کی لڑکیوں کے ساتھ دوستی کرلی۔ شام کے وقت تمام سہیلیاں مل کر کھیلتی اور نئی نئی شرارتیں کرتی تھیں۔

ایک دن باغ کا مالی نانی اماں کے پاس آیا اور کہنے لگا "آپ کی نواسی چند لڑکیوں کے ساتھ باغ میں آتی، پھول توڑتی اور پتھر مار مار کر کچے پھل گرادیتی ہے" نانی اماں نے سلمیٰ کو بلایا اور سمجھایا۔

چند دن بعد محلے کی چند عورتیں نانی اماں کے پاس آئیں اور کہا "ہم کنوئیں پر پانی بھرنے گئی تھیں۔ سلمیٰ اپنی سہیلیوں کے ساتھ آئی اور اس نے ہمارے گھڑے توڑ دیے" یہ سن کر نانی کو بہت دکھ ہوا۔ انھوں نے سلمیٰ کو بلایا اور کہنے لگیں۔ "بیٹی! تمھاری شرارتیں حد سے بڑھتی جا رہی ہیں"۔

سلمیٰ: نانی اماں! میں نے کیا کِیا ہے؟

نانی اماں: محلے کی عورتوں نے تمھاری شکایت کی ہے۔ تمھاری روز روز کی شرارتوں سے میں سخت پریشان ہوں۔ دوسروں کو تنگ کرنا اچھی بات نہیں ہے تم سکول میں پڑھتی ہو۔ سمجھ دار ہو شرارتیں کرنا چھوڑ دو۔ کسی کو نقصان نہ پہنچاؤ۔

سلمیٰ: نانی اماں! آپ بھی امی جان کی طرح مجھے ہی ڈانٹ رہی ہیں۔ میری چھٹیاں ہیں میں یہاں کھیلنے آئی ہوں۔



نانی اماں: بیٹی! شوق سے کھیلو۔ گھومو پھرو۔ لیکن کسی کو نقصان نہ پہنچاؤ۔

سلمیٰ: اچھا! آئندہ ایسا نہیں کروں گی۔

سلمیٰ نے نانی جان کی بات سن لی۔ لیکن صبر نہ کرسکی اور اگلے دن باغ میں جانکلی۔ وہاں ایک درخت پر شہد کی مکھیوں نے چھتا بنا رکھا تھا۔ سلمیٰ کو جو شرارت سوجھی تو ایک پتھر اٹھا کر چھتے میں دے مارا۔ پھر کیا تھا شہد کی

مکھیاں بھن بھن کرتی ہوئی آکر اس کو چمٹ گئیں۔ مکھیوں کے کاٹنے سے اسے سخت تکلیف ہوئی۔ وہ چیختی چلاتی گھر کو بھاگی۔ اس کی آواز سن کر نانا جان باہر نکلے مکھیوں سے اس کی جان چھڑائی اور اسے اندر لے آئے۔ اس کے منہ اور ہاتھوں پر دوا لگائی جس سے جلن کم ہوگئی۔

نانا جان نے سلمیٰ کو پیار سے کہا "بیٹی! تم نے دیکھا۔ شرارت کرنا کتنی بری بات ہے۔ آج تم کو اس شرارت کی سزا بھی مل گئی۔ وہ تو خیر گزری کہ تمھیں صرف دو چار مکھیوں ہی نے کاٹا ہے ورنہ تم اپنا سوجا ہوا منہ کسی کو نہ دکھا سکتی اور کئی روز بخار میں مبتلا رہتی۔ اب تمھارا کیا خیال ہے؟ پھر بھی شرارتیں کرتی رہوگی۔"

سلمیٰ: نانا جان میری توبہ جو پھر کبھی شرارت کروں۔

نانی اماں نے سلمیٰ کو پیار سے بلایا۔ اپنے پاس بٹھایا اور پوچھنے لگیں۔ "بیٹی! گھر کے کون سے کام کرنے تمھیں اچھے لگتے ہیں۔"



سلمیٰ: نانی اماں مجھے کھانا پکانا اچھا لگتا ہے۔

نانی اماں: یہ تو خوشی کی بات ہے۔ اچھا بتاؤ کل کیا پکاؤ گی؟

سلمیٰ: پکوڑے۔

نانی اماں اگلے دن سلمیٰ کو باورچی خانے لے گئیں۔ سلمیٰ نے ایک برتن میں بیسن ڈالا پھر نانی اماں کے کہنے کے مطابق اس نے تھوڑی سی پیاز کاٹی اور تھوڑا سا نمک، مرچ، سبز دھنیا اور سفید زیرہ ڈالا۔ بیسن میں پانی ڈال کر اسے خوب گھولا اور کچھ دیر کے لیے رکھ دیا۔ پھر کڑاہی میں اندازے سے تیل ڈالا۔ اسے چولھے پر رکھ دیا۔ جب تیل گرم ہوا تو نانی اماں نے کہا "اب کھانے کے چمچے سے تھوڑا تھوڑا بیسن احتیاط



سے تیل میں ڈالو تاکہ چھینٹیں نہ اڑیں"۔ سلمیٰ نے بڑی احتیاط سے بیسن تیل میں ڈالا۔ نانی جان نے خوش ہو کر شاباش دی۔ پکوڑوں کا چڑ چڑانا اسے بہت اچھا لگا۔ پکوڑے سرخ ہوئے تو اس نے کفگیر سے نکال کر پلیٹ میں ڈال دیے۔

نانی جان: سلمیٰ بیٹی! پکوڑے تلنا کیسا لگ رہا ہے؟۔

سلمیٰ: نانی جان! مجھے پکوڑے تلنا بہت اچھا لگا ہے۔ میں یہ پکوڑے نانا جان کو کھلاؤں گی۔

سلمیٰ پکوڑے لے کر نانا جان کے پاس بھاگی بھاگی گئی نانا جان پکوڑے کھا کر بہت خوش ہوئے اور سلمیٰ کو شاباش دی۔

سلمیٰ چند ہی دنوں میں گھر کے چھوٹے موٹے کام کرنے لگی۔ چھٹیاں ختم ہونے کے بعد سلمیٰ اپنے گھر گئی تو وہ بدل چکی تھی۔ اس نے شرارتیں کرنا چھوڑ دی تھیں اور گھر کے ماحول میں دلچسپی لینے لگی تھی۔ اس کے والدین اس کی عادتوں میں یہ تبدیلی دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ سلمیٰ جو شریر لڑکی تھی اب وہ کام کرنے والی لڑکی بن چکی تھی۔

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: سلمیٰ کی نانی کہاں رہتی ہیں؟

2: نانی کے ہاں سلمیٰ نے کیا شرارتیں کیں؟

3: سلمیٰ کو شرارت کی کیا سزا ملی؟

4: سلمیٰ نانی اماں کے ساتھ کون سے کام کرنے پر تیار ہو گئی؟

5: سلمیٰ گھر لوٹی تو اس کے ماں باپ نے اس میں کیا تبدیلی دیکھی؟

6: آپ کو گھر کے کون سے کام کرنا پسند ہیں؟

7: آپ کو کون سے کھانے پسند ہیں؟

2: ان کے معنی بتائیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

تنگ کرنا، شرارتیں کرنا، دلچسپی، شکایت، دکھ، تبدیلی۔

3: درج ذیل میں سے مذکر اور مونث کے جوڑے بنا کر لکھیں۔

مالی، خالو، نواسی، پوتی، نانا، مالن، ممانی، پوتا، خالہ، ماموں، نانی، نواسا۔

4: الٹ معنی والے لفظ لکھیں۔

نقصان، چھوٹا، دکھ، سمجھدار، آگ۔

5: سبق میں ایک ہی لفظ دو بار ایک ساتھ استعمال ہوئے ہیں جیسے "روز روز" ایسے پانچ الفاظ لکھیں۔

6: کسی ایک پر پانچ جملے لکھیں۔

میرا دوست ، میری سہیلی -

7: اس سبق سے آپ نے کیا سیکھا ؟

8: احمد آیا۔ احمد نے کھانا کھایا۔ احمد سو گیا۔

ان جملوں میں ایک ہی نام بار بار استعمال ہوا ہے۔ یہ جملے اس طرح لکھتے ہیں۔

احمد آیا۔ اس نے کھانا کھایا۔ وہ سو گیا۔

اس، وہ، ان، انھوں لگا کر درج ذیل خالی جگہ پر کریں۔

1: سلمیٰ کی نانی گاؤں میں رہتی ہے ——— سلمیٰ سے بہت پیار کرتی ہے۔

2: مالی باغ میں گیا ——— نے پودوں کو پانی دیا۔

3: نانا جان نے پکوڑے کھائے ——— نے سلمیٰ کو شاباش دی۔

4: سلمیٰ اور اس کی سہلیاں شرارتیں کرتی تھیں ——— کی شرارتوں سے گاؤں والے تنگ تھے۔

9: ان جملوں میں سے مفعول الگ کر کے لکھیں۔

1: سلمیٰ نے پیاز کاٹی۔

2: نانا جان نے پکوڑے کھائے۔

3: نانی جان نے سلمیٰ کو شاباش دی۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت فاطمہؓ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چہیتی بیٹی تھیں۔ جب ان کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہوا تو وہ بہت کم سِن تھیں۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے ان کی پرورش کی۔ وہ دوسرے بچوں کی طرح کھیل کود کی شوقین نہیں تھیں۔

انھوں نے کبھی اچھے کھانوں کی خواہش ظاہر نہیں کی بلکہ جو کچھ ملتا کھا کر خدا کا شکر بجالاتیں۔

حضور ﷺ اپنی پیاری بچی کو پاس بٹھا کر دینی اور اخلاقی تعلیم دیا کرتے تھے۔ جو آیات خدا کی طرف سے حضور ﷺ تک پہنچتیں آپ ﷺ حضرت فاطمہؓ کو سمجھایا کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ انھیں قرآن کریم سے بڑی عقیدت اور محبت تھی۔ وہ صحیح معنوں میں والد بزرگوار کا نمونہ تھیں۔ سخاوت، قناعت اور خوش مزاجی بچپن ہی سے ان کی فطرت میں شامل ہوگئی تھیں۔ وہ بچپن ہی سے نیکی کی طرف مائل تھیں ان کی زندگی اور اخلاق عورتوں کے لیے مشعل راہ ہے۔ حضور ﷺ فرمایا کرتے تھے "فاطمہؓ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جس نے اسے ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا اور جس نے مجھے ناراض کیا اس نے خدا کو ناراض کیا۔"

حضرت فاطمہؓ کی عمر پندرہ برس کی تھی جب حضرت علیؓ کے ساتھ ان کی شادی ہوئی۔ وہ ایک فرماں بردار بیوی اور شفیق ماں تھیں۔ حضرت امام حسنؓ اور حضرت امام حسینؓ ان کے بیٹے تھے اور حضرت زینبؓ ان کی بیٹی تھیں۔ حضرت فاطمہؓ کو اپنے بچوں سے بہت پیار تھا۔ انھوں نے ان کی بہترین طریقے سے تعلیم و تربیت کی۔

حضرت فاطمہؓ نے اپنی ساری زندگی بہت سادگی سے گزاری۔ معمولی لباس پہنتی تھیں۔ لیکن یہ لباس ہمیشہ صاف ستھرا ہوتا تھا۔ گھر کا سارا کام کاج اپنے ہاتھ سے کرتی تھیں۔ مشکیزے میں پانی بھر کر لانا، چکی پیسنا، کپڑے دھونا، گھر کو صاف ستھرا رکھنا اور ایسے ہی گھر کے دوسرے کام کرنے میں فخر اور عزت محسوس کرتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتیں، ہمیشہ سچ بولتیں، بھوکوں کو کھانا کھلاتیں اور غریبوں کی مدد کرتی تھیں۔

حضرت فاطمہؓ کو اپنے پیارے والد حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے بے حد محبت تھی۔ وہ حضور ﷺ کی دل و جان سے خدمت کرتی تھیں۔ حضور ﷺ بھی ان سے بہت محبت کرتے تھے۔ حضور ﷺ جب کبھی سفر پر تشریف لے جاتے تو سب سے آخر میں حضرت فاطمہؓ سے رخصت ہوتے اور واپسی پر سب سے پہلے ان سے ملنے جاتے۔ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ فاطمہؓ جنتی عورتوں کی سردار ہیں۔ جب رسول کریم ﷺ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو حضرت فاطمہؓ کو بے حد صدمہ ہوا۔ وہ اس غم کو برداشت نہ کر سکیں اور صرف چھ ماہ بعد اس دنیا سے رخصت ہو گئیں۔

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: حضرت فاطمہؓ کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا رشتہ تھا؟

2: حضرت فاطمہؓ گھر کے کون سے کام کرنے میں فخر اور عزت محسوس کرتی تھیں۔

3: حضور ﷺ نے حضرت فاطمہؓ کے بارے میں کیا ارشاد فرمایا؟

4: حضرت فاطمہؓ کی زندگی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے۔

5: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیاری بیٹی کو کس چیز کی تعلیم دی؟

2: ان کے معنی لکھیں۔

مشعل راہ ، شفیق ، صدمہ ، قناعت، مائل ہونا، عقیدت، بے حد۔

3: ان سے جملے بنائیں۔

پرورش کرنا ، ناراض کرنا ، تربیت کرنا ، عزت کرنا ، نیکی کرنا ،
برداشت کرنا ، عبادت کرنا ، دنیا سے رخصت ہونا۔

4: واحد کے جمع اور جمع کے واحد بنائیں۔

خواہش ، عبادات ، آیت ، خدمات ، اخلاق ، حق ، صدمہ

5: ہم معنی الفاظ کے جوڑ ملائیں جیسے ماں، والدہ۔

چہیتی	خواہش
کم سن	سال
خوبصورت	انصاف
تمنا	کم عمر
عدل	خوش شکل
برس	لاڈلی

6: دیے گئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پر کریں۔

(سچ ، شفیق ، چہیتی ، سادگی ، خوش مزاجی ، مشعل راہ)

حضرت فاطمہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی __________ بیٹی تھیں۔

بچپن ہی سے __________ اِن کی فطرت میں شامل تھی۔

حضرت فاطمہؓ __________ ماں تھیں۔

حضرت فاطمہؓ کی ساری زندگی __________ سے گزری۔

حضرت فاطمہؓ ہمیشہ __________ بولتی تھیں۔

حضرت فاطمہؓ کی زندگی اور اخلاق عورتوں کے لیے __________ ہے۔

7: سوالوں کی مدد سے پیرا لکھیں۔

1: حضرت فاطمہؓ کن کی بیٹی تھیں؟

2: حضرت فاطمہؓ کی والدہ ماجدہ کا کیا نام ہے؟

3: والدہ کی وفات کے بعد حضرت فاطمہؓ کی پرورش اور تعلیم و تربیت کس نے کی؟

4: حضرت فاطمہؓ کی شادی کن سے ہوئی؟

5: حضرت فاطمہؓ کی زندگی کیسے گزری؟

6: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہؓ کے بارے میں کیا فرمایا؟

توانائی بچائیں

زینب اور عابد کی خالہ ڈھاڈر کے نزدیک ایک گاؤں میں رہتی ہیں۔ وہ دونوں چھٹیوں میں خالہ کے ہاں گئے۔ صبح سویرے وہ اپنی خالہ زاد بہن بھائی کے ساتھ سیر کو نکلے۔ موسم بہت خوشگوار تھا۔ کھلی فضا اور تازہ ہوا میں انھیں بہت لطف آیا۔ وہ دیر تک سیر کرتے رہے۔

وہ سیر کر کے واپس آئے تو انھیں سخت بھوک لگ رہی تھی۔ وہ سیدھے باورچی خانے کی طرف گئے۔ وہاں خالہ جان ناشتا تیار کر رہی تھیں۔ چولھے میں لکڑیاں جل رہی تھیں۔ زینب اور عابد لکڑیاں جلتی دیکھ کر بہت حیران ہوئے۔ اس لیے کہ ان کے گھر میں تو گیس کے چولھے پر ناشتا اور کھانا پکتا ہے۔

ناشتا تیار ہوگیا تو خالہ جان نے لکڑیوں پر تھوڑا سا پانی چھڑک کر آگ بجھا دی۔ زینب نے پوچھا "خالہ جان! آپ نے لکڑیاں کیوں بجھا دیں؟"

خالہ : بیٹی ! اگر لکڑیاں نہ بجھاؤں تو یہ جل کر راکھ ہو جائیں گی جب ضرورت ہو گی دوبارہ جلاؤں گی۔

زینب : خالہ جان! یہ لکڑیاں آپ کہاں سے لاتے ہیں ؟

خالہ : بیٹی! گاؤں کے لوگ جنگل سے لکڑیاں کاٹ کر لاتے ہیں لیکن اب تو جنگل میں بھی درخت کم ہوتے جا رہے ہیں ۔ اگر ہم لکڑیاں جلانے میں احتیاط نہیں کریں گے تو ایک وقت آئے گا کہ درخت ختم ہو جائیں گے۔

خالو پاس بیٹھے ہوئے تھے ۔ انھوں نے کہا " درخت کم سے کم کاٹنے چاہییں۔ ہر سال نئے درخت بھی لگانے چاہییں تا کہ جنگلات محفوظ رہیں۔

عابد : خالو جان ! ماسٹر صاحب نے بتایا تھا کہ درخت ہوا کو صاف رکھتے ہیں۔ وہ کیسے؟

خالو جان : وہ اس طرح کہ درخت کاربن ڈائی اکسائیڈ جذب کر کے آکسیجن گیس خارج کرتے ہیں۔

عابد : اچھا خالو جان ! اسی لیے آپ نے صحن میں بہت سارے پودے لگائے ہیں۔

کھانا کھانے کے بعد زینب نے کھانے کے برتن اٹھائے اور حمام کے قریب دھونے لگی۔

خالہ : زینب بیٹی ! ہمارے ہاں پانی بہت کم ہے۔ ذرا احتیاط سے استعمال کرنا۔



عابد: خالہ جان! آپ کے ہاں پانی کیوں کم ہے؟

خالہ: یہاں نلکوں کے ذریعے پانی نہیں آتا ہمیں کنوئیں سے پانی لانا پڑتا ہے۔

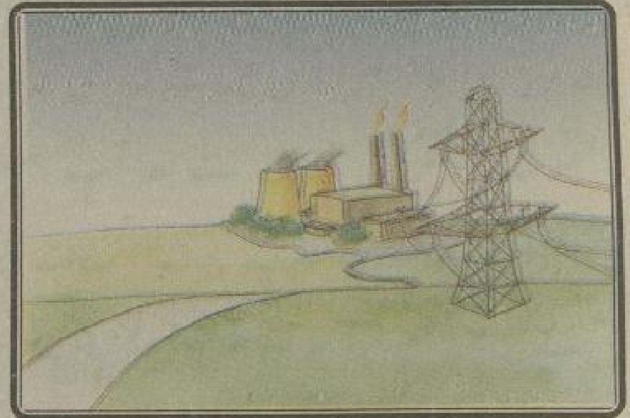
زینب: خالہ جان! ہمارے نلکوں میں پانی بہت آتا ہے۔ نلکے سارا دن چلتے رہتے ہیں۔

خالہ: بیٹی! پانی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اسے ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

شام ہوئی تو خالو نے اپنی بیٹی عائشہ سے کہا " لالٹین میں تیل ڈال دو اور شیشہ بھی صاف کر دو۔ "

عابد: خالہ جان! آج کل ہمارے ہاں اکثر بجلی چلی جاتی ہے۔ ہم بھی رات کے وقت لالٹین جلاتے ہیں۔

خالو: بجلی کا استعمال بہت بڑھ گیا ہے اس کی پیداوار کم ہے اس کمی کو پورا کرنے کے لیے ملک میں





مختلف اوقات میں بجلی بند ہو جاتی ہے۔ بجلی در اصل پانی کی طاقت کے ذریعے سے پیدا کی جاتی ہے۔ جب دریاؤں میں پانی کم ہو جاتا ہے تو بجلی کی پیداوار کم ہو جاتی ہے اس لیے ہمیں بجلی کم خرچ کرنی چاہیے۔ فالتو بلب بجھا دینے چاہییں تاکہ بجلی ضائع نہ ہو۔

بچو! گیس، بجلی اور پانی یہ سب ہماری قومی دولت ہیں۔ انھیں ضرورت کے مطابق استعمال کرنا چاہیے اور ضائع نہیں کرنا چاہیے۔

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: خالہ جان نے روٹیاں پکانے کے بعد لکڑیاں کیوں بجھا دیں ؟

2: جنگلات کی حفاظت کرنا کیوں ضروری ہے؟

3: ہمارے ملک میں بعض دفعہ بجلی بند کرنے کی ضرورت کیوں پڑتی ہے؟

4: ہم گھروں میں بجلی کی بچت کیسے کر سکتے ہیں ؟

5: ہمیں کیوں بجلی کم خرچ کرنی چاہیے ؟

6: کھانا پکانے کے لیے لکڑی کے علاوہ اور کون کون سی چیزیں جلائی جاتی ہیں ؟

2: ان سے جملے بنائیں۔

خوشگوار ، حیران ہونا ، آگ بجھانا ، احتیاط کرنا ، استعمال کرنا ، ضائع کرنا۔

3: الٹ معنی والے لفظ لکھیں۔

بجھانا ، دور ، بڑھنا ، کمی، گاؤں۔

4: اِن پر تین تین جملے لکھیں۔

درخت ، بجلی ، پانی ، گیس۔

5: باورچی خانہ دو الفاظ باورچی + خانہ سے مِل کر بنا ہے۔ خانہ کے شروع میں الفاظ لگا کر آپ بھی چند الفاظ بنائیں۔

6: لفظوں کی صحیح آواز ظاہر کرنے کے لیے لفظوں پر اعراب (زیر، زبر، پیش) لگاتے ہیں۔ مثلاً درخت، ضرورت۔

درج ذیل الفاظ پر اعراب لگائیں۔

نعمت، پیداوار، حیران، ختم، وقت، طاقت، زینب۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت عمرؓ کا اصلی نام عمر بن خطاب اور لقب فاروق تھا۔ انھیں یہ لقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عنایت کیا تھا۔ حضرت عمرؓ مکے میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے بچپن میں بھیڑ بکریاں چرائیں۔ بعد میں تجارت کو ذریعہ معاش بنایا۔ آپؓ عرب کے ان چند لوگوں میں شامل تھے جو پڑھنا لکھنا جانتے تھے۔ آپؓ کو تقریر کے فن میں کمال حاصل تھا۔ قریش کو جب کبھی کسی دوسرے قبیلے سے بات چیت کرنی ہوتی تو آپؓ کو سفیر بنا کر بھیجا جاتا۔ آپؓ کو اچھے شعر یاد رکھنے کا شوق تھا۔ خاص خاص شاعروں کا کلام آپؓ کو زبانی یاد تھا۔ آپؓ بہت بہادر اور بارعب تھے۔ گھڑسواری، نیزہ بازی اور کشتی کے فن میں ماہر تھے۔ جب آپؓ نے اسلام قبول کیا تو مسلمانوں کی ہمت بڑھ گئی۔ مسلمان پہلے چھپ چھپ کر تبلیغ کرتے تھے۔ اس کے بعد انھوں نے اعلانیہ تبلیغ اسلام شروع کردی اور خانہ کعبہ میں نماز پڑھنے لگے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب صحابہ کو مدینے کی طرف ہجرت کرنے کا حکم دیا تو مسلمان کفار کے خوف سے چھپ چھپ کر مکہ سے نکلتے تھے۔ لیکن حضرت عمرؓ بیس مسلمانوں کو ساتھ لے کر اعلانیہ مکے سے نکلے اور کسی کافر میں اتنی جرات نہ تھی کہ وہ آپؓ کا راستہ روکے۔

حضرت ابوبکرؓ کی وفات کے بعد آپؓ مسلمانوں کے خلیفہ بنے۔ آپؓ کی خلافت کا زمانہ تاریخ اسلام کا سنہری دور ہے۔ آپؓ بہت انصاف پسند تھے۔ آپؓ کے دورِ خلافت میں شاید ہی ایسا ہوا ہو کہ کسی کے ساتھ ظلم ہوا ہو اور اس کی فریاد نہ سنی گئی ہو۔ ان کے عہد میں حق دار کو اس کا حق مل جاتا تھا اور مجرم کو اس کے جرم کی سزا ضرور ملتی تھی۔ آپؓ قانون پر سختی سے عمل کرتے تھے۔

خلیفہ بننے کے بعد آپؓ اکثر رات کو شہر کی گلیوں میں گھومتے تھے۔ اس طرح آپؓ کو لوگوں کی حالت معلوم ہو جاتی۔ اگر کسی کو مدد کی ضرورت ہوتی تو آپؓ اس کی مدد کرتے۔ ایک رات آپؓ گشت کر رہے تھے۔ ایک گھر سے بچے کے رونے کی آواز آئی۔ آپؓ گھر کے قریب گئے۔ وجہ پوچھی۔ بچے کی ماں نے کہا "گھر میں کھانے کو کچھ نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ نے پوچھا "دیگچی میں کیا پک رہا ہے۔ ماں نے کہا "چولھے پر دیگچی چڑھا کر بچوں کو بہلا رہی ہوں۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ کانپ

اٹھے۔ آپؓ کو بہت دکھ ہوا۔ اسی وقت واپس آئے۔ بیت المال سے کھانے پینے کا سامان اپنے کندھے پر رکھ کر چل دیے۔ یہ سارا سامان عورت کے سپرد کیا اور کھانا پکانے میں اس کی مدد کی۔ جب کھانا تیار ہو گیا تو بچوں کو کھلایا۔ بچے کھانا کھا کر خوش ہو گئے۔ وہ عورت آپؓ کے حسن سلوک سے بہت خوش ہوئی اور اس نے دعائیں دیں۔

غلاموں کے متعلق حضور ﷺ نے حکم دیا تھا کہ غلاموں کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ انھیں اپنے برابر سمجھو۔ حضرت عمرؓ نے اس حکم کی پابندی کی۔ چنانچہ آپؓ بیت المقدس تشریف لے گئے تو آپؓ اور آپؓ کا غلام باری باری اونٹ پر سوار ہوئے۔ جب بیت المقدس پہنچے تو اونٹ پر غلام سوار تھا اور آپؓ نے مہار پکڑی ہوئی تھی۔ لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ خلیفہ پیدل ہے اور غلام اونٹ پر سوار ہے۔

حضرت عمرؓ نے خلافت سنبھالنے کے بعد ملک کا انتظام درست کیا۔ ان کے دور میں بہت علاقے فتح ہوئے اور اسلام کا جھنڈا دور دور تک لہرانے لگا۔ سن ہجری کا آغاز آپؓ کے دور کا بڑا کارنامہ ہے۔ آپؓ سے پہلے سن لکھنے کا رواج نہیں تھا۔ آپؓ نے ہجرت کے واقعے سے اسلامی سن کا آغاز کیا۔ شیر خوار بچوں اور بوڑھوں کا وظیفہ مقرر کیا۔ عدل کا محکمہ قائم کیا اور اسلامی سکہ بھی آپؓ کی ایجاد ہے۔

ایک دن حضرت عمرؓ مسجد نبوی میں صبح کی نماز پڑھا رہے تھے کہ ایک آتش پرست غلام نے آپؓ پر خنجر سے حملہ کر کے زخمی کر دیا۔ آپؓ شدید زخمی ہوئے اور تیسرے دن وفات پا گئے۔ آپؓ کو حضور ﷺ کے پہلو میں دفن کیا گیا۔۔ عظیم کارناموں کے باعث حضرت عمرؓ کو فاروقِ اعظم کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: حضرت عمرؓ کی شخصیت کی چند باتیں بتائیں؟

2: قریش حضرت عمرؓ کو سفیر بنا کر کیوں بھیجا کرتے تھے؟

3: حضرت عمرؓ کے دورِ خلافت کے کوئی دو بڑے کارنامے بتائیں؟

4: حضرت عمرؓ نے غریب عورت کی کس طرح مدد کی؟

5: بیت المقدس کے واقعہ سے آپ نے کیا سبق سیکھا؟

6: حضرت عمرؓ کو فاروقِ اعظم کیوں کہتے ہیں؟

2: الفاظ کے معنی بتائیں۔

ذریعہ معاش، تبلیغ، اعلانیہ، ہجرت، گھڑسواری، بیت المال، مہار، حسن سلوک، سن ہجری۔

3: ان سے جملے بنائیں۔

سپرد کرنا، راستہ روکنا، پابندی کرنا، ہجرت کرنا، سختی کرنا۔

4: واحد جمع کے جوڑ بنائیں۔

لقب، تقریر، فن، ماہر، کافر، دور، ایجاد، جرم

فنون، ماہرین، تقاریر، القاب، جرائم، ایجادات، ادوار، کفار

5: بعض دفعہ دو لفظ مل کر ایک معنی دیتے ہیں اسے مرکب کہتے ہیں۔

جیسے مال غنیمت۔ کلام شاعر۔

ایسے مرکب میں پہلے لفظ کے آخری حرف کے نیچے زیر ہوتی ہے جو پڑھنے میں آتی ہے۔

جیسے مال غنیمت = مالے غنیمت اور کلام شاعر = کلامے شاعر۔

درج ذیل مرکبات پڑھیں۔

دورِ خلافت، تاریخ اسلام، ذریعہ معاش، کمالِ فن، تبلیغ اسلام، پابندیٔ وقت۔

علم کا نور

چاند نکلا تو چاندنی پھیلی
سارے عالم میں روشنی پھیلی

اور تارے بھی جگمگاتے ہیں
وہ بھی اپنی دمک دکھاتے ہیں

صبح صورت دکھائی سورج نے
اپنی مشعل جلائی سورج نے

سب یہ قدرت مرے خدا کی ہے
جس نے ان سب کو روشنی دی ہے

اس نے انساں مجھے بنایا ہے
علم کے نور سے سجایا ہے

یہ ستارے یہ سورج اور یہ چاند
علم کے سامنے ہیں سارے ماند

مشعلِ علم، میں جلاؤں گا
اس سے دنیا کو جگمگاؤں گا

(پروفیسر عنایت علی خان)

مشق

1: ان الفاظ کے معنی لکھیں۔
عالم، دمک، مشعل، نور، صورت۔

2: علم کے بارے میں کوئی حدیث بتائیں۔

3: علم کے چند فائدے بتائیں۔

4: علم حاصل کرنے والے کو "طالب علم" کہتے ہیں۔ بتائیں ان کو کیا کہتے ہیں۔

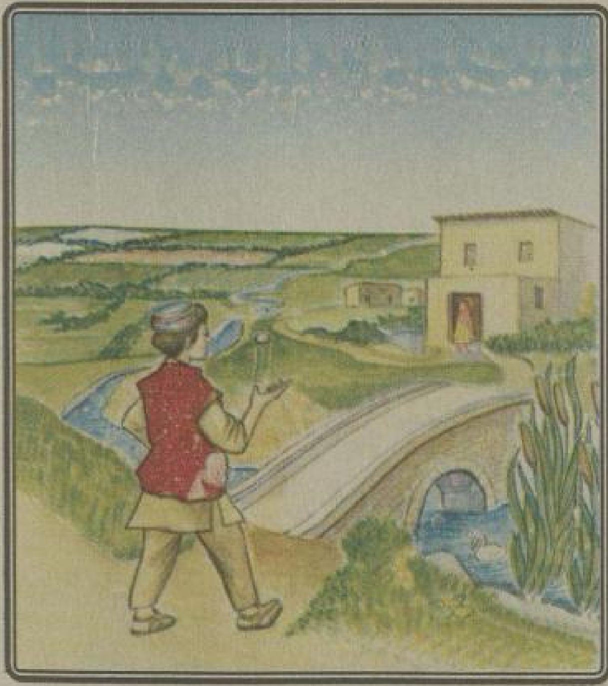
سچ بولنے والا ________ خدمت کرنے والا ________
نماز پڑھنے والا ________ محنت کرنے والا ________
اذان دینے والا ________ نماز پڑھانے والا ________
جہاد کرنے والا ________ مدد کرنے والا ________
عبادت کرنے والا ________

5: ان کی املا درست کریں۔
آلم، طارے، سبح، کدرت، جھگمگاتا۔

خوش قسمت بھولا

بچو! ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک گاؤں میں ایک لڑکا رہتا تھا - اس کا نام بھولا تھا- اس کی ماں غریب تھی-وہ سوت کات کر گزارا کرتی تھی -

بھولا کوئی کام نہیں کرتا تھا- گرمیوں میں درختوں کے سائے میں بیٹھ کر دن گزار دیتا اور سردیوں میں آگ کے پاس بیٹھ کر وقت گزارتا تھا - ماں اسے کام کاج کرنے کو کہتی لیکن بھولا ماں کی بات ٹال دیتا -ایک دِن ماں نے تنگ آ کر کہا " اب اگر تم کام پر نہ گئے تو میں تمھیں گھر سے نکال دوں گی" وہ سمجھا کہ ماں اسے سچ مچ گھر سے نکال دے گی- اس نے کام کرنے کا ارادہ کر لیا-



اگلے دن وہ کھیتوں میں مزدوری کرنے گیا- وہ کام سے فارغ ہوا تو کھیت کے مالک نے اسے ایک اشرفی دی - اشرفی دیکھ کر بھولا بہت خوش ہوا- خوشی خوشی اشرفی کو اچھالتا ہوا گھر کی طرف جا رہا تھا- راستے میں ایک پل پر سے گزرا تو اس کی اشرفی پانی میں گر گئی - گھر پہنچا تو ساری بات ماں کو بتائی- ماں بہت ناراض ہوئی- کہنے لگی "بے وقوف لڑکے! تمھیں اشرفی ہاتھ میں نہیں بلکہ جیب میں رکھنی چاہیے تھی - لڑکے نے کہا " اچھا ماں! آئندہ ایسا ہی کروں گا"

اگلے دن پھر بھولا زمیندار کے ہاں گیا- کام سے خوش ہو کر زمیندار نے اسے مکھن کی ٹکیا دی - اسے ماں کی بات یاد تھی- اس نے مکھن کی ٹکیا جیب میں رکھ لی- گھر پہنچا تو مکھن پگھل کر بہہ رہا تھا - ماں نے دیکھا تو چیخ کر بولی " نادان لڑکے! مکھن کو ہاتھ میں پکڑتے ہیں" بھولے نے کہا " اچھا ماں! آئندہ ایسا ہی کروں گا-"



اگلے دن بھولا نان بائی کی دکان پر کام کرنے گیا۔ نان بائی اس کے کام سے بہت خوش ہوا۔ کام کے بدلے اسے ایک روٹی اور ایک بلی دی۔ روٹی بھولے نے وہیں کھالی مگر ماں کی نصیحت کو یاد رکھتے ہوئے بلی کو ہاتھ میں پکڑ کر وہ گھر کی طرف چل دیا۔ راستے میں بلی نے پنجہ مارا بھولے کا ہاتھ زخمی ہوا۔ اس نے بلی چھوڑ دی۔ گھر پہنچا تو ماں پھر ناراض ہوئی۔ کہنے لگی "بھولے بیٹا! بلی کے گلے میں رسی ڈال کر اسے ساتھ لاتے ہیں۔" بھولے نے کہا "اچھا ماں! آئندہ ایسا ہی کروں گا۔"

اگلے دن لڑکا قصائی کی دکان پر کام کرنے گیا۔ کام ختم کرنے کے بعد قصائی نے اسے بکرے کی ران دی۔ بھولے نے ران کو رسی سے باندھا اور گھسیٹتا ہوا گھر لے آیا۔ گھر پہنچا تو گوشت خراب ہو چکا تھا۔ ماں نے دیکھا تو غصے سے لال پیلی ہوئی کہنے لگی "ارے بے وقوف! گوشت کندھے پر رکھ کر لاتے ہیں۔"

اس مرتبہ بھولا چرواہے کے پاس کام کرنے گیا۔ شام کے وقت بھولا رخصت ہونے لگا تو چرواہے نے اسے ایک گدھے کا بچہ دیا۔ بھولے کو ماں کی بات یاد تھی اس نے گدھے کو کندھے پر رکھا اور گھر کی طرف روانہ ہوا۔

راستے میں ایک امیر شخص کا گھر تھا۔ اس کی ایک بیٹی تھی وہ بہت خوبصورت تھی۔ بد قسمتی سے وہ نہ بولتی تھی اور نہ ہنستی تھی۔
حکیموں نے کہا تھا یہ اس وقت تک نہیں بولے گی جب تک نہیں ہنسے گی۔ گھر والوں نے اسے ہنسانے کی بہت کوشش کی لیکن نہ وہ ہنسی اور نہ بولی۔ آخر کار اس کے والد نے یہ اعلان کیا کہ جو شخص اس کی بیٹی کو ہنسائے گا وہ اسی شخص سے اس کی شادی کر دے گا۔

وہ لڑکی کھڑکی میں بیٹھی باہر دیکھ رہی تھی کہ اتنے میں بھولا گدھے کو کندھے پر اٹھائے



سامنے سے گزرا۔ گدھے کا جسم بھولے کی پشت پر اور ٹانگیں ہوا میں لہرا رہی تھیں۔ یہ عجیب و غریب منظر دیکھ کر لڑکی بے ساختہ ہنس پڑی اور پکار کر کہنے لگی۔ امی امی باہر دیکھیں۔ کیا تماشا ہو رہا ہے۔ لڑکی کا باپ بہت خوش ہوا اس نے اپنے فیصلے کے مطابق بیٹی کی شادی بھولے کے ساتھ کر دی ۔ شادی کے بعد دونوں ہنسی خوشی ایک خوبصورت مکان میں رہنے لگے۔ بھولے کی ماں نے خدا کا شکر ادا کیا کہ آخر اللہ نے ان کی سن لی۔

بچو! بھولا بے شک نادان تھا لیکن اس نے ہمیشہ ماں کی باتوں پر عمل کیا اور اسے صلہ مل گیا۔

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: بھولا اپنا وقت کیسے گزارتا تھا ؟

2: بھولے کی اشرفی پانی میں کیوں گری ؟

3: بھولے نے بلی کیوں چھوڑ دی ؟

4: بکرے کی ران کیوں خراب ہوئی ؟

5: امیر آدمی کی بیٹی کو کِس بات پر ہنسی آئی ؟

2: ان سے جملے بنائیں ۔

وقت گزارنا ، ٹال دینا ، پنجہ مارنا ، زخمی ہونا ، ناراض ہونا ، بہہ جانا ، خراب ہونا۔

3: الٹ معنی والے لفظ لکھیں۔

نادان ، ناکام ، خوشی ، سردی ، غریب ، خوبصورت

4: خالی جگہ پر کریں۔

(میں، اور، پر، کو، کے، سے، کی)

بھولا اپنی ماں ______ ساتھ چھوٹے ______ گاؤں ______ رہتا تھا۔ اس ______ ماں غریب تھی۔ بھولا کام ______ جی چراتا تھا۔ وہ گرمیوں ______ درختوں ______ سائے ______ بیٹھتا ______ سردیوں میں آگ ______ پاس بیٹھ ______ وقت گزارتا تھا۔ ماں اکثر بھولے ______ کام کرنے ______ کہتی لیکن بھولا ماں ______ بات ٹال دیتا تھا۔

5: کتابیں اور کاپیاں بستے میں رکھتے ہیں۔ بتائیں یہ چیزیں کہاں رکھتے ہیں۔

1: کپڑے۔ ______

2: برتن۔ ______

3: روٹیاں۔ ______

4: سبزیاں اور گوشت۔ ______

5: گھر کی چیزیں جو استعمال نہیں ہوتیں۔ ______

6: اس کہانی کو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

7: درج ذیل میں سے کسی ایک پر چھ جملے لکھیں۔

گاؤں کی زندگی، عید کی چھٹیاں

جلتی بجھتی بتیاں

سکول میں صبح کی دُعا ختم ہوئی تو ہیڈ ماسٹر صاحب نے اعلان کیا۔ "آج ہمارے ہاں ٹریفک پولیس والے آرہے ہیں وہ ٹریفک کے بارے میں ضروری باتیں بتائیں گے۔ سارے بچے یہیں بیٹھے رہیں اور ان کی باتیں غور سے سنیں۔"

اتنے میں ٹریفک پولیس کی گاڑی سکول میں داخل ہوئی۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے انھیں خوش آمدید کہا۔ وہ ہیڈ ماسٹر صاحب کے ہمراہ چبوترے پر آئے۔ انھوں نے ٹریفک کے نشانات کا چارٹ تختہ سیاہ پر لٹکایا اور چوراہے کا ماڈل سٹیج پر رکھ دیا۔

" السلام علیکم "بچو! پولیس افسر نے کہا بچوں نے جواب دیا "وعلیکم السلام"

پولیس افسر: بچو! آج ہم آپ کو ٹریفک کے بارے میں ضروری باتیں بتائیں گے۔ اگر لوگ ٹریفک کے اصول جان جائیں اور ان پر عمل کریں تو حادثات کم ہو سکتے ہیں۔

یہ ایک چوراہے کا ماڈل ہے۔ اس کے درمیان میں بتیاں لگی ہوئی ہیں۔ سرخ بتی جل رہی ہو تو وہاں رکتے ہیں۔ پیلی بتی جلے تو چلنے کے لیے تیار ہوتے ہیں۔ سبز بتی جلے تو سب گاڑیاں چل پڑتی ہیں۔ اِن بتیوں کو ٹریفک سگنل یا اشارے کہتے ہیں۔ یہ جلتی بجھتی بتیاں ٹریفک کو باقاعدہ بناتی ہیں۔

عدنان: جناب جن چوراہوں پر بتیاں نہیں ہوتیں۔ وہاں لوگوں کو کیا کرنا چاہیے؟

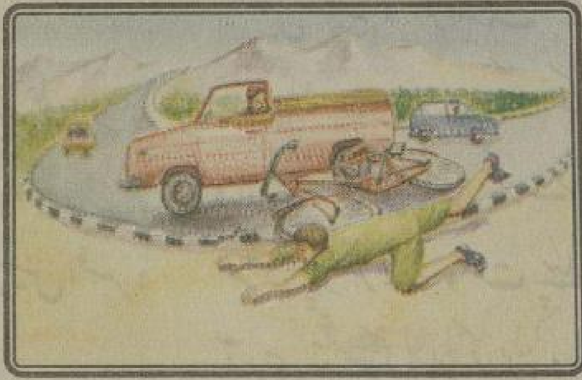
پولیس افسر: ان چوراہوں پر ٹریفک کے سپاہی موجود ہوتے ہیں۔ وہ ہاتھوں کے اشاروں سے گاڑیوں کو روکتے اور گذارتے ہیں۔

سلمان: جن چوراہوں پر ٹریفک کے سپاہی نہ ہوں۔ وہاں کیا کرنا چاہیے؟

پولیس افسر: اس صورت میں آپ پہلے دائیں طرف دیکھیں پھر بائیں طرف پھر دائیں طرف دیکھ کر سڑک پار کریں۔

راشد: جناب! میں نے اکثر دیکھا ہے بعض لوگ سرخ بتی دیکھ کر بھی نہیں رکتے۔

پولیس افسر: ہاں! کچھ لوگ ٹریفک کے اصولوں کی پابندی نہیں کرتے۔ ہم ایسے لوگوں کا چالان کرتے ہیں۔ لوگوں کو چاہیے کہ اپنی جان کی حفاظت کے لیے ٹریفک کے اصولوں پر عمل کریں۔



گاڑی چلانے والوں کے لیے یہ نشانات جاننا بہت ضروری ہیں۔



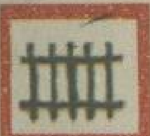
* اس نشان کا مطلب ہے۔ ''یہاں گاڑی کھڑی کرنا منع ہے۔''



* اس نشان کا مطلب ہے۔ یہاں ہارن نہ بجائیں۔''



* اس نشان کا مطلب ہے۔ ''قریب میں سکول ہے۔ گاڑی آہستہ چلائیں۔''

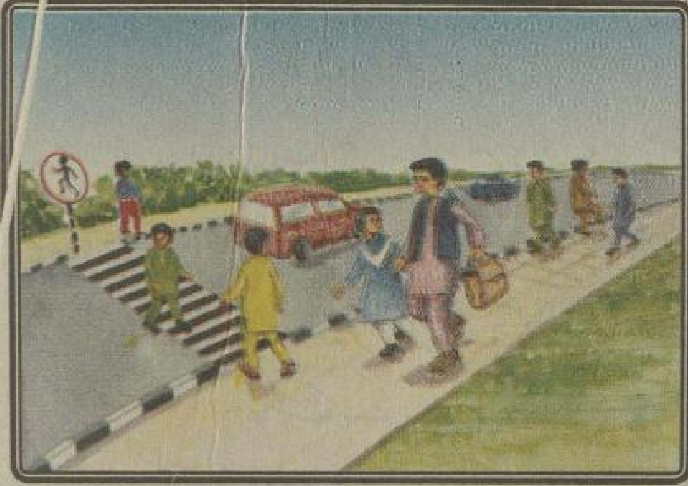


* اس نشان کا مطلب ہے۔ ''یہاں ریلوے لائن پر پھاٹک نہیں ہے۔ یہاں رکیں۔ دائیں بائیں دیکھیں۔ ریل گاڑی نہ آرہی ہو تو ریلوے لائن پار کریں۔

بچو! آپ کو معلوم ہے۔ سڑک پر صرف گاڑیاں ہی نہیں چلتیں۔ پیدل چلنے والے بھی ہوتے

ہیں۔ پیدل چلنے والوں کو ان باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

* پیدل چلنے والوں کو فٹ پاتھ پر چلنا چاہیے۔ اگر فٹ پاتھ نہ ہوں تو سڑک کے دائیں کنارے کنارے چلیں تاکہ سامنے سے آنے والی گاڑیوں کو دیکھ سکیں۔ سڑک پار کرنی ہو تو زیبرا کراسنگ سے پار کریں۔ ہر جگہ سے سڑک پار کرنا خطرناک بھی ہو سکتا ہے۔



جاوید: جناب! زیبرا کراسنگ کِسے کہتے ہیں؟

پولیس افسر: چوراہوں اور سڑک پر کہیں بھی سفید اور سیاہ رنگ کی پٹیاں بنی ہوں۔ انھیں زیبرا کراسنگ کہتے ہیں۔

اسد علی: جناب! جہاں زیبرا کراسنگ نہ ہو وہاں سڑک کیسے پار کرتے ہیں؟

پولیس افسر: سڑک پار کرتے وقت پہلے دائیں اور پھر بائیں طرف دیکھیں۔ اگر کوئی گاڑی نہیں آ رہی تو سڑک پار کریں ورنہ گاڑی گذر جانے کا انتظار کریں۔

حماد علی: جناب! ہم لوگ سائیکل پر سکول آتے ہیں ہمیں کیا احتیاط کرنی چاہیے؟



پولیس افسر: آپ سائیکل ہمیشہ سڑک کے بائیں کنارے چلائیں۔ سائیکل پر دوسری سواری نہ بٹھائیں۔ سائیکل چلاتے وقت کسی بھی دوسری گاڑی کا سہارا نہ لیں اور سائیکل کو اگلی گاڑی سے مناسب فاصلہ پر رکھیں۔ رات کے وقت سائیکل کی بتی ضرور روشن رکھیں۔

سڑک پر کھڑی گاڑی کے عین پیچھے بالکل آگے یا اس کے پہلو میں کوئی گاڑی یا سائیکل نہیں کھڑی کرنی چاہیے۔ اسی طرح ہسپتال یا سکول کے گیٹ اور ریلوے اسٹیشن کے دروازے کے سامنے گاڑی کھڑی

نہ کریں۔

آخر میں ٹریفک پولیس افسر نے کہا "بچو! ان نشانات کے علاوہ ٹریفک کے دوسرے نشانات اور اصول ہیں۔ جن کے بارے میں ہم آپ کو کسی اور موقع پر بتائیں گے۔ اگر آپ ٹریفک کے اصولوں کی پابندی کریں تو آپ کی گاڑی اور جان محفوظ رہیں گی۔ حادثات بھی کم ہوں گے اور ٹریفک سڑکوں پر رواں دواں رہے گی۔

آخر میں ہیڈ ماسٹر صاحب نے ٹریفک پولیس افسروں کا شکریہ ادا کیا اور لڑکوں کو نصیحت کی کہ وہ ٹریفک کے اصولوں کی پوری پوری پابندی کریں۔ اس کے بعد تمام بچے اپنی اپنی جماعتوں میں چلے گئے۔

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: ٹریفک پولیس والے کیوں سکول آئے ؟

2: آمد و رفت کو باقاعدہ بنانے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے ؟

3: اگر کسی چوراہے پر ٹریفک پولیس نہ ہو تو آپ سڑک کیسے پار کریں گے؟

4: اگر آپ پیدل چل رہے ہوں تو سڑک کس طرح پار کریں گے؟

5: اگر آپ سائیکل چلا رہے ہوں تو سڑک کیسے پار کریں گے؟

2: ان کے معنی بتائیں۔

ماڈل، داخل ہونا، ٹریفک، پابندی، باقاعدہ، حادثات، چالان، رواں دواں۔

3: ان سے جملے بنائیں۔

داخل ہونا، خوش آمدید کہنا، رک جانا، عمل کرنا، انتظار کرنا۔

4: ہم معنی الفاظ لکھیں۔

سرخ ، پیلا ، قریب ، راستہ ، رات ۔

5: خط کشیدہ الفاظ کی جمع بنا کر جملے دوبارہ لکھیں۔

1: پولیس افسر نے کہا۔

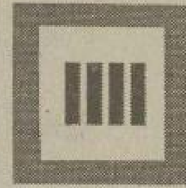
2: بچے اپنی جماعت میں چلے گئے۔

3: ٹریفک کے اصول کی پابندی کرنی چاہیے۔

4: انھوں نے ٹریفک کے نشان کا چارٹ تختہ سیاہ پر لٹکایا۔

5: استاد نے بچے کا شکریہ ادا کیا۔

6: ٹریفک کے ان نشانات کی وضاحت کریں۔







7: الفاظ کی ترتیب درست کر کے جملے دوبارہ لکھیں۔

1: چلاتے تیز گاڑی نوجوان ہیں۔

2: بجائیں نہ ہارن یہاں۔

3: ماڈل یہ ایک کا ہے چوراہے۔

4: دوسری سواری پر سائیکل نہ بٹھائیں۔

5: میں چلے گئے بچے جماعتوں۔

8: ٹریفک کے نشانات بنائیں۔

1: گاڑی کھڑی کرنا منع ہے۔

2: سکول ہے آہستہ چلاو۔

3: ہارن بجانا منع ہے۔

دو کہانیاں

چیونٹی اور جھینگر



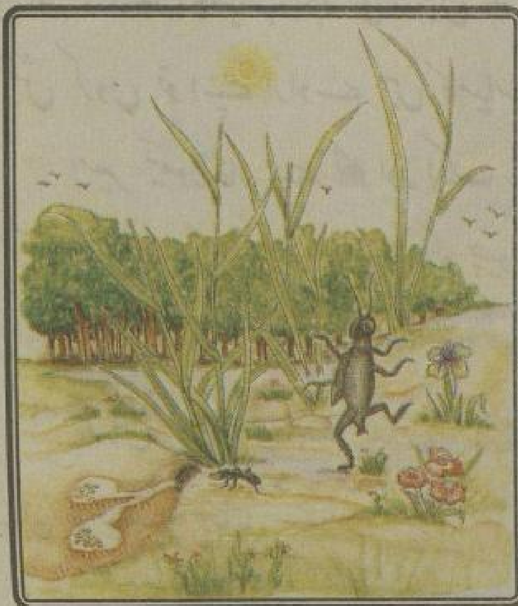
جھینگر: بہن چیونٹی! السلام علیکم

چیونٹی: وعلیکم السلام! آؤ بھئی جھینگر۔ کیسے آنا ہوا؟

جھینگر: بہن تم دیکھ رہی ہو۔ سردی کا موسم ہے۔ کئی روز سے بارش ہو رہی ہے۔ گھر میں کھانے کو کچھ نہیں ہے۔ بہت دنوں سے بھوکا ہوں۔ تم نے میری پڑوسن ہو کر بھی میری خبر تک نہیں لی۔ تمھارے گھر میں بہت اناج ہے۔ اس میں سے کچھ مجھے ادھار دے دو۔ گرمیوں کا موسم آتے ہی میں تمھارا اناج واپس کر دوں گا۔

چیونٹی: مگر تم گرمی کے موسم میں کیا کرتے رہتے ہو۔

جھینگر: (سردی سے کانپتے ہوئے) میں کوئی بھیک مانگ رہا ہوں؟ ادھار مانگ رہا ہوں۔ اگر تم نے مجھے ادھار نہ دیا تو میں بھوک سے مر جاؤں گا۔



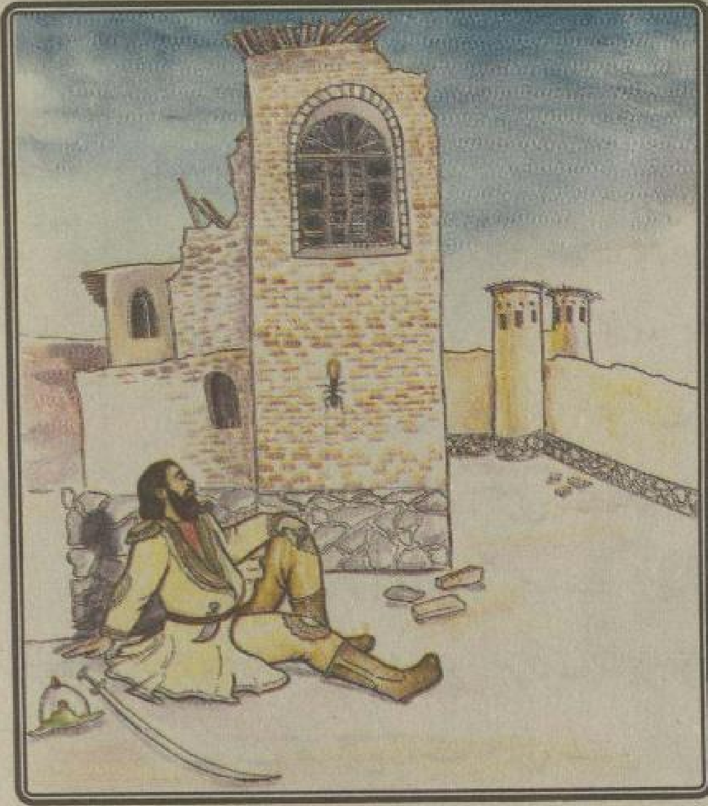
چیونٹی: سنو جھینگر بھائی! میرا یہ طریقہ نہیں ہے۔ میں نہ ادھار لیتی ہوں اور نہ ادھار دیتی ہوں۔

جھینگر: میری عادت ہے۔ جب موسم خوشگوار ہوتا ہے تو میں موسم کا لطف اٹھاتا ہوں گانے گاتا ہوں۔ اچھلتا کودتا ہوں۔ اور سب کچھ بھول جاتا ہوں۔

چیونٹی: اچھا! تو گرمی کا موسم تم نے گا کر گزارا۔ اب سردی کا موسم ناچ کر گزار دو۔

یہ کہہ کر چیونٹی نے گھر کا دروازہ بند کر لیا۔ جھینگر اپنا سا منہ لے کر واپس چلا گیا۔

امیر تیمور اور چیونٹی



امیر تیمور ایک مشہور بادشاہ تھا۔ ایک مرتبہ جنگ میں اسے شکست ہوگئی۔ وہ اپنی جان بچا کر ایک غار میں چھپ گیا۔ وہ ہمت ہار چکا تھا اور پریشان تھا۔ اچانک اس کی نظر ایک چیونٹی پر پڑی جو ایک بڑا سا دانہ لے کر دیوار پر چڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ وہ دانہ لے کر دیوار پر تھوڑا سا اوپر چڑھی لیکن گر گئی۔ دوبارہ چڑھنے لگی پھر گر گئی۔ کئی بار ایسا ہوا۔ تیمور بڑے غور اور دلچسپی سے چیونٹی کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے اندازہ کیا کہ چیونٹی دس بارہ مرتبہ دیوار سے گری۔ پھر بھی اس نے ہمت نہ ہاری۔ آخر کار وہ دیوار پر چڑھنے میں کامیاب ہوگئی۔ یہ دیکھ کر امیر تیمور نے دل میں سوچا اس چھوٹی سی چیونٹی نے ہمت نہیں ہاری۔ وہ بار بار ناکام ہوئی مگر ہر بار نئے عزم کے ساتھ اپنے کام میں لگ گئی اور آخرکار کامیاب ہوگئی۔ میں تو ایک انسان ہوں۔ میں کیوں ہمت ہار بیٹھا ہوں۔ میں بھی کوشش کروں تو اپنے ارادے میں کامیاب ہوسکتا ہوں۔

امیر تیمور غار سے نکلا اور ایک نئے عزم کے ساتھ وہاں سے روانہ ہوا۔ اس نے اپنی تمام فوج کو ایک بار پھر جمع کیا۔ فوجیوں کو چیونٹی کا واقعہ سنا کر ان کا حوصلہ بڑھایا۔ وہ دل و جان سے لڑنے پر تیار ہوگئے۔ دشمن سے مقابلہ ہوا تو انھوں نے ہمت کا ثبوت دیا۔ میدان امیر تیمور کے ہاتھ رہا۔

انسان کو ناکامی سے بددل نہیں ہونا چاہیے۔ کوشش جاری رکھنی چاہیے۔ ہمت اور حوصلے سے انسان کامیاب ہوجاتا ہے۔

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: جھینگر چیونٹی کے پاس کیوں گیا؟

2: چیونٹی نے جھینگر کو کیا جواب دیا؟

3: چیونٹی اور جھینگر کی کہانی سے آپ نے کیا سبق سیکھا؟

4: امیر تیمور غار میں کیوں چھپ گیا؟

5: امیر تیمور کے اندر نیا جوش اور عزم کیسے پیدا ہوا؟

6: امیر تیمور کی کہانی سے آپ نے کیا سبق سیکھا؟

2: ان کے معنی بتائیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

پڑوسن، غلہ، ادھار، ہمت ہارنا، عزم، بد دل ہونا۔

3: الٹ معنی والے لفظ لکھیں۔ ادھار، ٹھنڈا، شکست، چڑھنا۔

4: ہم معنی الفاظ لکھیں۔ جنگ، لطف، بادشاہ، گرم، پڑوسن۔

5: دیے ہوئے الفاظ میں سے واحد جمع کے جوڑے بنائیں۔

واحد: امیر، غریب، عزم، مقصد، فوج۔

جمع: امرا، عزائم، افواج، مقاصد، غربا

6: خالی جگہ پر کریں۔

(مجھے، میں، اس، وہ، تم)

1: جھینگر نے چیونٹی سے کہا "______ میری پڑوسن ہو۔

2: جھینگر نے کہا "جب موسم خوشگوار ہوتا ہے ______ گانے گاتا ہوں۔"

3: چیونٹی دس بارہ مرتبہ دیوار سے گری۔ آخر کار ______ دیوار پر چڑھنے میں کامیاب ہو گئی۔

4: جھینگر نے کہا ______ کچھ ادھار دے دو۔

5: امیر تیمور اٹھا ______ نے اپنی فوج کو ایک بار پھر جمع کیا۔

صحت و صفائی

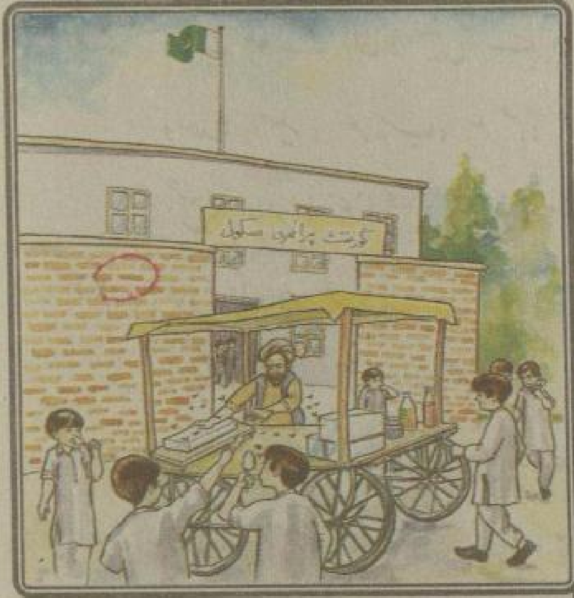
استاد صاحب کمرہ جماعت میں داخل ہوئے۔ انھوں نے دیکھا کہ میز پر چھٹی کی کچھ درخواستیں رکھی ہوئی ہیں۔ استاد صاحب نے ایک نظر ان پر ڈالی۔ تمام درخواستیں بیماری کی وجہ سے چھٹی کی تھیں۔



استاد: کیا بات ہے اکثر بچے بیمار رہنے لگے ہیں۔ کیا آپ لوگ کھانے پینے میں احتیاط نہیں کرتے؟

مانیٹر: جناب! اکثر لڑکے روزانہ ریڑھی والوں سے چیزیں خرید کر کھاتے ہیں۔

استاد: یہ ریڑھی والے بہت گندی چیزیں بیچتے ہیں۔ اِن کے بُرتن بہت میلے اور گندے ہوتے ہیں۔ یہ صفائی کا بالکل خیال نہیں رکھتے۔



اکرم: جناب! کل میں نے ندیم اور اسلم کو آدھی چھٹی کے دوران ایک ریڑھی والے سے گولے خریدتے ہوئے دیکھا۔ وہ گندے ہاتھوں سے گولے بنا بنا کر لڑکوں کو دے رہا تھا۔

استاد: بچو! برف کے گولے نہیں کھانا چاہییں۔ ان سے گلا خراب ہو جاتا ہے۔

سلیم: جناب! میں کل چاٹ کھانے گیا۔ میں نے دیکھا۔ چاٹ والا گندے برتنوں میں چاٹ فروخت کر رہا تھا اور برتن پلاسٹک کی گندی بالٹی میں دھو رہا تھا۔ بالٹی کا پانی بھی بہت گندا تھا۔ اسی لیے میں چاٹ کھائے بغیر واپس آ گیا۔

استاد: تم ٹھیک کہتے ہو۔ اکثر ریڑھی والے اور خوانچہ فروش صفائی کا بالکل خیال نہیں رکھتے۔ اس لیے ان سے چیزیں خرید کر نہیں کھانی چاہییں۔ وہ بچے جو گندی چیزیں کھاتے ہیں وہ اکثر کسی نہ کسی بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ آج بخار ہے تو کل کھانسی اور زکام ہے۔ کبھی پیٹ میں درد ہے تو کبھی سر میں۔ نہ وہ اچھی طرح پڑھ سکتے ہیں نہ کسی کھیل کود میں حصہ لے سکتے ہیں۔







اشرف: جناب! میں نے کہیں پڑھا تھا کہ "جان ہے تو جہان ہے۔" اس کے کیا معنی ہیں؟

استاد: اس کے معنی ہیں تندرستی بہت بڑی نعمت ہے۔ اگر کسی آدمی کو دنیا بھر کی نعمتیں حاصل ہوں مگر اس کی صحت اچھی نہ ہو تو وہ تمام نعمتیں اس کے لیے بے کار ہیں۔

بچو! اچھی صحت کے لیے ان باتوں پر عمل کرنا لازم ہے۔

(1) ہمیں گندی چیزیں ہر گز نہیں کھانی چاہییں۔

(2) ریڑھی یا دکان پر جو چیزیں ڈھانپ کر نہیں رکھی جاتیں ان پر مکھیاں بیٹھتی ہیں اور گرد پڑتی رہتی ہے۔ ایسی چیزیں نہ خریدی جائیں۔

(3) کھانا کھانے سے پہلے ہاتھ دھو لینے چاہییں۔ کھانا خوب چبا کر کھائیں۔ کھانے کے بعد کلی کریں۔ دانتوں کو صاف کریں۔ دانتوں کی صفائی کے لیے مسواک، منجن، برش استعمال کرنا چاہیے۔

(4) صاف ستھری چیزیں کھانی چاہییں۔ صاف ستھرے برتنوں میں کھانا چاہیے۔ ہر وقت کھاتے رہنا بری عادت ہے۔

جب خوب بھوک لگے تو کھانا چاہیے۔

(5) ہمیں متوازن غذا استعمال کرنا چاہیے۔ متوازن غذا میں اناج، دالیں، پھل، سبزیاں، گوشت، انڈے اور دودھ وغیرہ شامل ہیں۔ انھیں بدل بدل کر کھانا چاہیے۔

(6) ہمیں اپنے ماحول اور لباس کو صاف ستھرا رکھنا چاہیے۔

(7) تمباکو نوشی وغیرہ سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اس سے صحت برباد ہوتی ہے۔ پاس بیٹھنے والوں کو بھی تکلیف پہنچتی ہے۔

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: استاد صاحب نے ریڑھی والوں کے بارے میں کیا بتایا ؟

2: ہمیں ایسی چیزیں کیوں نہیں خریدنی چاہییں جن پر گرد پڑی ہو؟

3: بیماریوں سے بچنے کے لیے کیا کرنا چاہیے ؟

4: کھانا کھاتے وقت کِن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے ؟

2: اِن سے جملے بنائیں۔

بیمار رہنا، مبتلا ہونا، حفاظت کرنا، غور کرنا، فروخت کرنا، پرہیز کرنا۔

3: واحد کے جمع اور جمع کے واحد بنائیں۔

خیال ، عادت ، اثر ، جسم ، اساتذہ ، اطراف ۔

4: الٹ معنی والے لفظ لکھیں۔

داخل ، روشنی ، خرید ، آج ، درست ، میٹھا ، قریب ۔

5: ایک جیسے معنی والے الفاظ کے جوڑے بنائیں۔

نصف ، درخواست ، گندا ، قریب ، صحت مند ، دنیا ، بدن ، طرف ۔
سمت ، جسم ، جہاں ، تندرست ، نزدیک ، عرضی ، آدھا، غلیظ۔

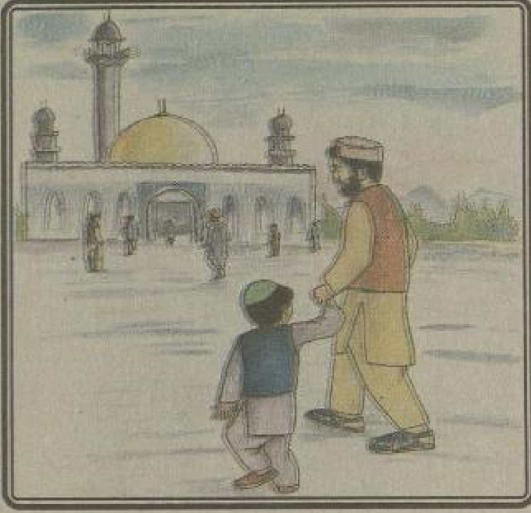
6: ا اور ب سے مناسب حصے لے کر با معنی جملے بنائیں۔

ا	ب
1: گندگی سے	مسواک ضروری ہے۔
2: غسل کرنے سے	روشنی ضروری ہے۔
3: دانتوں کی حفاظت کے لیے	دانت خراب ہوتے ہیں۔
4: کھلی اور صاف ہوا	صحت برباد ہوتی ہے
5: پڑھنے کے لیے	تازگی ملتی ہے۔
6: تمباکو نوشی سے	بیماریاں پھیلتی ہیں۔
7: زیادہ میٹھا کھانے سے	صحت کے لیے ضروری ہے۔

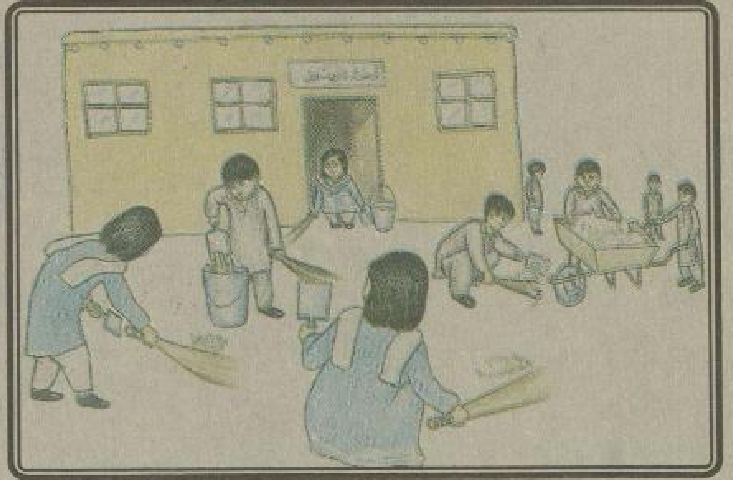
7: کسی ایک پر پانچ جملے لکھیں ۔
دانتوں کی صفائی ، تندرستی ہزار نعمت ہے۔

8: ریڑھی کا خاکہ بنائیں۔

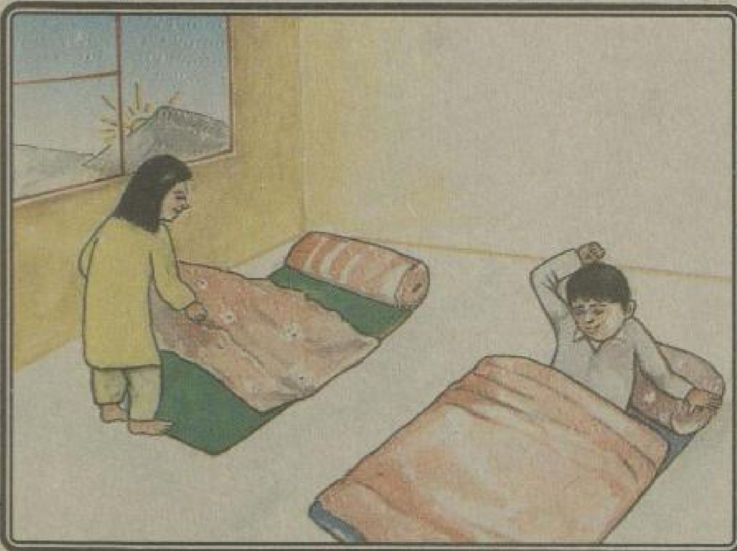
نیک بنو، نیکی پھیلاؤ



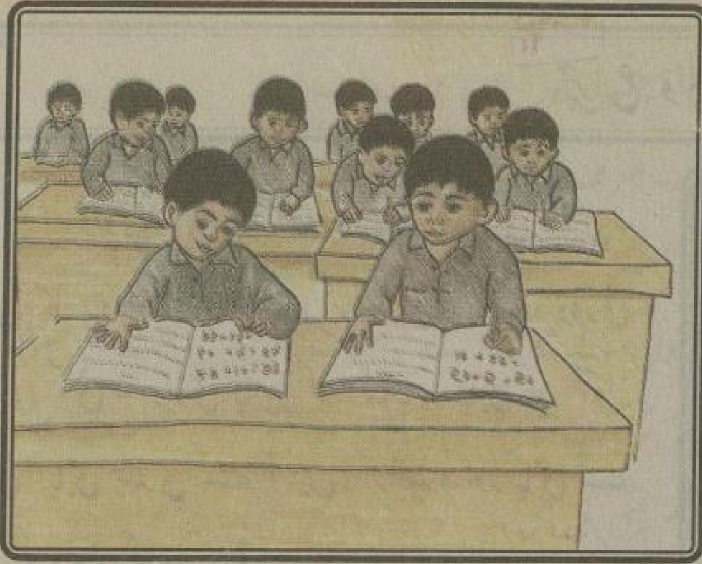
سچ بولو سچے کہلاؤ
سچ کی سب کو ریس دلاؤ
جب اوروں کو راہ بتاؤ
خود رستے پر تم آ جاؤ
قوم کو اچھے کام دکھاؤ
نیک بنو، نیکی پھیلاؤ



ہوگی تم میں گر ستھرائی
سب سیکھیں گے تم سے صفائی
ہمسائے کی دیکھ بھلائی
چھوڑتے ہیں ہمسائے برائی
قوم کو اچھے کام دکھاؤ
نیک بنو، نیکی پھیلاؤ



ہے جس گھر میں ایک بھی اچھا
واں نہ رہے گا نام برے کا
تم بھی چلن دکھلاؤ کچھ ایسا
جس سے ہو سارے جگ میں اجالا
قوم کو اچھے کام دکھاؤ
نیک بنو، نیکی پھیلاؤ



جو پڑھنے میں کرتے ہیں محنت
سیکھتی ہے شوق ان سے جماعت
ہوتی ہے جن کو کھیل کی عادت
دیتے ہیں سب کو کھیل کی رغبت
قوم کو اچھے کام دکھاؤ
نیک بنو، نیکی پھیلاؤ



محنت کر کے جو ہیں کماتے
سب کو محنت وہ ہیں سکھاتے
جو نہیں ہاتھ اور پاؤں ہلاتے
سب کو اپاہج وہ ہیں بناتے
قوم کو اچھے کام دکھاؤ
نیک بنو، نیکی پھیلاؤ

(مولانا الطاف حسین حالی)

مشق

1: ہم معنی الفاظ کے جوڑ ملائیں۔

جگ، اجالا، ہمسایہ، رستہ، اپاہج،
روشنی، دنیا، پڑوسی، معذور، راہ۔

2: ان کے ہم آواز الفاظ لکھیں جیسے کھلاؤ۔ دلاؤ

بتاؤ، صفائی، کماتے، بلاتے، اجالا، محنت، کام۔

3: اس نظم میں شاعر نے جن اچھی باتوں کا ذکر کیا ہے۔ ان کی فہرست تیار کریں۔

چراغ والی خاتون



دادی جان سیڑھیوں سے اُتر رہی تھیں۔ اُن کا پاؤں پھسلا اور وہ گِر پڑیں۔ رشیدہ دوڑتی ہوئی آئی۔ دادی جان کو اٹھایا۔ باجی کو آواز دی "باجی جلدی سے آئیں" رشیدہ اور باجی نے مِل کر دادی کو چار پائی پر لِٹا دیا۔ دادی اماں کا پاؤں زخمی ہو گیا تھا۔

باجی نے کالج میں ابتدائی طبی امداد کی تربیت حاصل کی تھی۔ اس نے فوراً گیلے کپڑے سے ان کا زخم صاف کیا۔ اُس پر پٹّی باندھ دی۔ اتنے میں ابّا جان گھر میں داخل ہوئے۔ دادی اماں کی حالت دیکھ کر



بہت پریشان ہوئے فوراً رکشا لے آئے اور انھیں ہسپتال لے گئے۔ ایک نرس نے جلدی سے دادی اماں کو بستر پر لِٹا دیا۔ پٹّی کھول کر زخم صاف کیا۔ دوائی لگائی اور دوسری پٹّی باندھ دی پھر نرس نے رشیدہ سے کہا "اگر زخم پر پٹّی نہ باندھی گئی ہوتی تو بہت زیادہ خون بہہ جاتا۔"

ابا جان، دادی اماں کو گھر لے آئے۔

رشیدہ اباجان کے ساتھ کئی دِن تک دادی اماں کو پٹّی تبدیل کروانے ہسپتال لے جاتی رہی۔

ایک دن رشیدہ نے کہا "اباجان! نرسیں کتنا اچھا کام کرتی ہیں۔ کام کرتی ہوئی مجھے بہت اچھی لگتی ہیں۔ دِن بھر مریضوں اور زخمیوں کی خدمت میں لگی رہتی ہیں اور نہ تھکتی نہ اکتاتی ہیں۔"

اباجان: ہاں بیٹا! انھوں نے اپنے آپ کو مریضوں کی خدمت کے لیے وقف کر رکھا ہے۔ اکتانے اور تھکنے کا کیا سوال ہے؟

رشیدہ: اباجان! میرا بھی جی چاہتا ہے کہ یہ کام سیکھوں اور نرس بن جاؤں۔

اباجان: ہاں بیٹی ضرور! نرسنگ ایک اچھا پیشہ ہے۔ صرف پیشہ ہی نہیں بلکہ خدمت اور عبادت ہے۔ ہمارے پیارے نبی نے بھی دوسروں کی خدمت کرنے کا حکم دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا "سب سے بہتر انسان وہ ہے جو دوسروں کے کام آئے" جنگ اُحد میں جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم زخمی ہو گئے تھے تو آپ ﷺ کی پیاری صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہانے آپ ﷺ کی مرہم پٹی کی تھی۔

اسلامی تاریخ میں ایسی بہت سی خواتین کا ذکر ملتا ہے جنھوں نے میدان جنگ میں زخمیوں کی دیکھ بھال کی مثلاً جنگ طرابلس میں فاطمہ بنت عبداللہ نے زخمیوں کو پانی پلاتے ہوئے شہادت حاصل کی۔ علامہ اقبال نے اپنی ایک نظم میں اس دلیر بچی کی بڑی تعریف کی ہے۔



رشیدہ: اباجان! نرسنگ کا آغاز کب ہوا؟

اباجان: بیٹی! پرانے زمانے ہی سے خواتین لڑائی میں زخمیوں کی مرہم پٹی کرتی آئی ہیں۔ لیکن نرسنگ کا باقاعدہ آغاز ایک انگریز خاتون فلورنس نائیٹ انگیل نے کیا تھا۔ وہ بیماروں اور زخمیوں کی مدد کرنا چاہتی تھی۔ اگرچہ اس کے گھر والے اس بات کو پسند نہیں کرتے تھے لیکن اس کے باوجود اس نے جنگی زخمیوں کی دن رات خدمت کی۔ ہسپتال میں رات کے وقت بھی ہاتھ میں چراغ لے کر گھومتی رہتی تھی۔ ہر ایک زخمی کے پاس جاتی اس کی مرہم پٹی کرتی ہر طرح سے اس کی مدد کرتی اور تسلی دیتی۔ زخمی فوجیوں میں وہ چراغ والی خاتون کے نام سے مشہور ہو گئی تھی۔ بے شک وہ زخمیوں کے لیے روشنی اور امید کی کرن تھی۔ اس کی خدمات کے صلے میں حکومت نے بھی اسے چراغ والی خاتون کا خطاب دیا۔

رشیدہ: اباجان! نرسنگ پیشہ کیسے بنا؟

اباجان: فلورنس نائیٹ انگیل نے مریضوں کی خدمت اور تیمار داری کرنے کے ساتھ ساتھ نرسنگ کو عام کرنے کے لیے خوب محنت اور کوشش کی۔ حکومت نے اس کے کام کی حوصلہ افزائی کی۔دوسری عورتوں میں بھی نرسنگ کا شوق پیدا ہوا۔ اس طرح نرسنگ ایک مقبول پیشہ بن گیا۔

انور: اباجان! کیا اس پیشے میں صرف لڑکیاں ہی آسکتی ہیں؟

اباجان: نہیں بیٹا! لڑکے بھی اس پیشے میں آسکتے ہیں۔

اباجان کی باتیں سن کر رشیدہ بہت خوش ہوئی۔ اس نے پکا ارادہ کرلیا کہ وہ نرس بن کر دکھی انسانیت کی خدمت کرے گی۔

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: دادی جان کا پاؤں کیسے زخمی ہوا؟

2: پٹی باندھنے کے بعد نرس نے کیا کہا تھا؟

3: جنگ اُحد میں حضور ﷺ کی مرہم پٹی کس نے کی؟

4: نرسنگ ایک مقبول پیشہ کیسے بن گیا؟

5: فلورنس نائیٹنگیل کو "چراغ والی خاتون" کیوں کہتے ہیں؟

2: ان کے معنی بتائیں۔

طبی امداد ، اکتانا ، مرہم پٹی ، عبادت ، تربیت، تیمارداری ، خطاب ، تسلی ، کرن ، مقبول۔

3: ان سے جملے بنائیں۔

دیکھ بھال کرنا ، وقف کرنا ، کام آنا ، ارادہ کرنا ، خدمت کرنا۔

4: الٹ معنی والے لفظ لکھیں۔

دوست ، اترنا ، آغاز ، پرانا ، بہترین۔

5: مریضوں کی دیکھ بھال کرنے والے کو " نرس " کہتے ہیں - اِن کو کیا کہیں گے جو-

1: مریضوں کا علاج کرتے ہیں- ______

2: محنت مزدوری کرتے ہیں - ______

3: لوہے کا کام کرتے ہیں- ______

4: لکڑی کا کام کرتے ہیں - ______

5: مکان تعمیر کرتے ہیں- ______

6: عدالت میں فیصلے کرتے ہیں - ______

7: ملازمت کرتے ہیں - ______

8: تجارت کرتے ہیں - ______

9: کپڑے دھوتے ہیں - ______

10: کپڑے سیتے ہیں - ______

11: بچوں کو پڑھاتے ہیں- ______

6: درج ذیل میں کسی ایک پر پانچ جملے لکھیں-

ہسپتال ، نرسنگ -

7: لفظ صاحب زادی دو الفاظ صاحب + زادی سے مل کر بنا ہے- ایسے تین الفاظ اور بنائے جن کے آخر میں " زادی " آئے-

8: خالی جگہ پر کریں- (رکشا، زخمیوں، پٹی، عبادت، باجی)

1: رشیدہ نے ______ باندھ دی-

2: ابا جان ______ لائے-

3: دادی اماں نے ______ کو آواز دی-

4: فلورنس نائیٹ انگیل نے ______ کی خدمت کی-

5: نرسنگ ایک پیشہ ہی نہیں بلکہ خدمت اور ______ ہے-

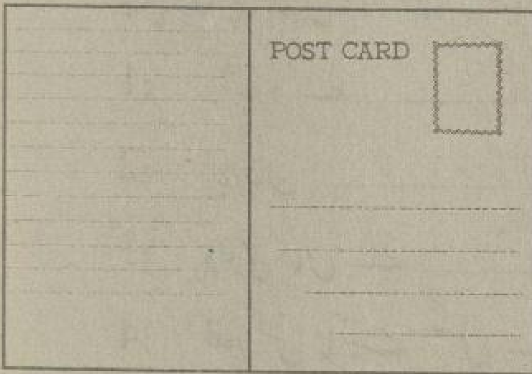
9: سبق میں سے ایسے دو جملے چنیں جن میں فعل، فاعل اور معفول موجود ہوں-

مشغلہ



کچھ لوگ فارغ وقت گذارنے کے لیے کوئی نہ کوئی مشغلہ اپناتے ہیں۔ جیسے ڈاک کے ٹکٹ جمع کرنا، پھول جمع کرنا، پرانے سکے جمع کرنا، باغبانی، کتابیں پڑھنا، فوٹوگرافی اور تصویر کشی وغیرہ۔ ہر مشغلے کا اپنا ایک خاص لطف ہوتا ہے لیکن ڈاک کے ٹکٹ جمع کرنے کو شاہی مشغلہ بھی کہا جاتا ہے۔

ڈاک کا ٹکٹ برطانیہ میں 6 مئی 1840ء کو جاری ہوا تھا۔ ظاہر ہے کہ ٹکٹ جمع کرنے کا مشغلہ اس کے بعد شروع ہوا۔ ایک انگریز ماونٹ براؤن نے 1864ء میں سب سے پہلے ٹکٹوں کی ایک فہرست شائع کی۔ اس کے بعد بہت سے ملکوں میں ڈاک کے ٹکٹ جمع کرنے کا مشغلہ مقبول ہوا۔ اب تک اس مشغلے کے بارے میں بہت سی کتابیں اور رسالے چھپ چکے ہیں۔



بعض ٹکٹ جو کم تعداد میں چھپتے ہیں۔ وہ بہت نایاب ہوتے ہیں کاروباری لوگ ایسے ٹکٹ مہنگے داموں فروخت کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر برطانوی گیانا کا 1856ء کا جاری شدہ ایک پینی کا ٹکٹ 1980ء میں نو لاکھ پینتیس ہزار ڈالر میں فروخت ہوا۔

بعض اوقات ٹکٹ چھاپنے میں غلطی ہو جاتی ہے۔ اگرچہ ایسا بہت کم ہوتا ہے لیکن ایسا ٹکٹ نایاب بن جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک مرتبہ 1918ء میں امریکہ کے ایک ٹکٹ پر غلطی سے ایک جہاز کی پرواز کو اوپر کی بجائے نیچے زمین کی طرف دکھایا گیا تھا۔

شائقین ٹکٹوں کو مختلف پہلوؤں سے دیکھتے ہیں۔ مثلاً وہ یہ دیکھتے ہیں کہ ٹکٹ کتنا پرانا ہے، اس کا کاغذ کیسا ہے؟۔ اس کے چھاپنے میں کون سے رنگ استعمال ہوئے ہیں۔ چھپائی کیسی ہے۔ ایک ٹکٹ دوسرے سے کس طرح مختلف ہے۔ ٹکٹ کب استعمال ہوا؟ خاص خاص موقعوں پر

اور مشہور شخصیتوں کی یاد میں یادگاری ٹکٹ جاری کیے جاتے ہیں۔ جیسے پاکستان کے یوم آزادی کے موقع پر اور قائد اعظم کے صد سالہ یوم پیدائش کے یادگاری ٹکٹ جاری کیے گئے تھے۔



مختلف شائقین مختلف قسم کے ٹکٹ جمع کرتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ٹکٹ جمع کرتے ہیں جن پر عجیب و غریب قسم کی تصویریں ہوتی ہیں۔ بعض لوگ صرف وہ ٹکٹ جمع کرتے ہیں جن پر پرندوں کی تصویریں ہوتی ہیں۔ کچھ لوگ ایک ہی رنگ والے ٹکٹ جمع کرتے ہیں۔



ٹکٹ جمع کرنے سے معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ مثلاً مختلف ملکوں کے جغرافیائی حالات ان کے موسم، جانوروں اور شخصیات کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہیں۔ شائقین عام طور پر دوسرے ممالک کے لوگوں کے ساتھ قلمی دوستی بھی کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کو ٹکٹ بھیجتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ ان کے ملکوں کے بارے میں معلومات بھی حاصل کرتے ہیں۔

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: فارغ وقت گذارنے کے لیے کون کون سے مشاغل اپنائے جاتے ہیں؟

2: آپ فرصت کے وقت کون سے کام کرتے ہیں؟

3: ٹکٹ جمع کرنا کیسا مشغلہ ہے؟

4: ٹکٹ جمع کرنے والے ٹکٹوں کو کِن پہلوؤں سے دیکھتے ہیں؟

5: یادگاری ٹکٹ کون سے ہوتے ہیں؟

6: آپ کو کس قسم کے ٹکٹ جمع کرنے کا شوق ہے؟

7: قلمی دوستی کِسے کہتے ہیں؟

8: ڈاک کے ٹکٹ جمع کرنے کے کیا فائدے ہیں؟

9: آپ کا کیا مشغلہ ہے؟

2: اِن سے جملے بنائیں۔

مشغلہ، باغبانی، شائقین، یادگار، پرواز۔

3: (1)احمد نے کتاب پڑھی (2) کتاب احمد نے پڑھی

اردو زبان کے استعمال کے لحاظ سے (1)احمد نے کتاب پڑھی۔ یہ جملہ درست ہے۔

اسی طرح درج ذیل جملے درست کریں۔

1: ٹکٹ حامد نے جمع کیے۔

2: سکے علی نے جمع کیے۔

3: پھول توڑے بچے نے۔

4: کتاب استاد نے پڑھی۔

5: خط امی جان نے لکھا۔

4: واحد کے جمع اور جمع کے واحد بنائیں۔

ملک، تصاویر، موقع، رسالہ، قسم۔

5: کسی ایک پر پانچ جملے لکھیں۔

باغبانی، فوٹوگرافی۔

6: کتاب میں دیے گئے پاکستان کے یادگاری ٹکٹ غور سے دیکھیں اور بتائیں؟

ا) دونوں ٹکٹوں میں کیا کیا ہے؟

ب) دونوں ٹکٹوں میں کیا کیا فرق ہے؟

ج) آپ کے خیال میں دونوں ٹکٹوں میں اور کیا کیا ہونا چاہیے۔

سورج مکھی

آج جماعت چہارم کے طالب علم بہت خوش تھے۔ وہ اپنے استاد کے ہمراہ ایک زرعی فارم دیکھنے جا رہے تھے۔ سب بچے بس میں سوار ہوئے۔ تھوڑی دیر بعد زرعی فارم پہنچ گئے۔ ایک کِسان نے بچوں کو خوش آمدید کہا اور انھیں فارم دِکھانے لے گیا۔



بچے پہلے سورج مکھی کے تجرباتی پلاٹ کی طرف گئے۔ کِسان نے پھولوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا "بچو! یہ سورج مکھی کے پھول ہیں۔ اِن پھولوں کا رُخ سورج کی طرف رہتا ہے۔ اِس وقت صبح ہے اس لیے تمام پھولوں کا رُخ مشرق کی طرف ہے۔ سورج کے ساتھ ساتھ اِن پھولوں کا رُخ بدلتا رہتا ہے۔ جب سورج غروب ہوتا ہے تو پھولوں کا رُخ بھی مغرب کی جانب ہو جاتا ہے۔ اسی لیے ان کا نام "سورج مکھی" رکھا گیا ہے۔ مکھ کے معنی ہیں "چہرہ" سورج مکھی کا مطلب ہے "سورج کی طرف چہرہ رکھنے والا۔" اس پھول کی شکل بھی سورج سے ملتی جلتی ہے۔

تحقیق سے معلوم ہوا کہ برصغیر کے لوگ قدیم زمانے سے سورج مکھی کے پودوں کی جڑیں غذا کے طور پر استعمال کرتے تھے۔

اسلم: جناب! یہ تو زرعی فارم ہے۔ یہاں آپ نے پھول کیوں لگائے ہیں؟

کسان: بیٹا! ہم سورج مکھی کو بطور فصل کاشت کرتے ہیں۔ اس کے بیجوں سے تیل نکلتا ہے۔ یہ تیل ہم غذا کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ جس میں مزے دار کھانے پکتے ہیں۔

ندیم: سورج مکھی کے اور کیا فائدے ہیں؟

کِسان: سورج مکھی کے بیجوں سے مصنوعی مکھن تیار ہوتا ہے۔ یہ لذیذ ہوتا ہے اور دیر تک خراب بھی نہیں ہوتا۔

استاد: بچو! عام طور پر بناسپتی گھی بنانے کے لیے پہلے صرف مکئی اور بنولے کا تیل استعمال ہوتا تھا لیکن اب سورج مکھی کے تیل سے بھی بناسپتی گھی تیار ہونے لگا ہے۔ یہ گھی زیادہ لذیذ اور قوت بخش ہوتا ہے۔ دنیا کے تمام خوردنی تیل موٹے جسم والے لوگوں کے لیے نقصان دہ ثابت ہوئے ہیں لیکن سورج مکھی کے تیل کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ سب کے لیے یکساں مفید ہے۔



تمام بچے نہایت غور سے استاد صاحب کی باتیں سنتے رہے۔ وہ اپنی کاپیوں پر سورج مکھی کے بارے میں اہم باتیں لکھتے رہے۔

سجاد: جناب! سورج مکھی کے بیجوں سے اور کیا کیا تیار کیا جاسکتا ہے؟

کسان: ماہرین نے سورج مکھی کے بیجوں سے اچھی قسم کا آٹا تیار کیا ہے۔ اس آٹے میں چکنائی کے علاوہ نشاستہ اور پروٹین بھی پائے جاتے ہیں جو انسانی غذا کا اہم جزو ہیں۔ اس آٹے میں فولاد کی بھی کافی مقدار موجود ہوتی ہے۔

محمود: جناب! کیا سورج مکھی کا پودا ایک ہی قسم کا ہوتا ہے یا اس کی اور بھی قسمیں ہیں؟

کِسان: اس وقت دنیا میں سورج مکھی کی سو سے زیادہ قسمیں ہیں۔ ان میں ایک قسم ایسی بھی ہے جس کے تنے میں مٹھاس کی اچھی خاصی مقدار ہوتی ہے۔ اس سے چینی بھی بنائی جاسکتی ہے۔ سورج مکھی کی بعض قسمیں ایسی ہیں جو زیادہ پیداوار دیتی ہیں۔ بعض ایسی ہیں جو کم پیداوار دیتی ہیں۔

اسلم: جناب! سورج مکھی کِس موسم میں کاشت کرتے ہیں۔

کسان: اسے وسط فروری سے وسط مارچ تک کاشت کرتے ہیں اور وسط ستمبر سے وسط

اکتوبر تک کاٹ لیتے ہیں۔

سجاد: ہمارے ماموں گاؤں میں رہتے ہیں۔ جب سورج مکھی کا پودا خشک ہو جاتا ہے۔ وہ پھول کاٹ کر باقی پودے ایندھن کے طور پر جلاتے ہیں۔

کِسان: جی ہاں ! لوگ اسے ایندھن کے طور پر بھی استعمال کرتے ہیں۔ پاکستان میں سائنس دان سورج مکھی کی پیداوار بڑھانے پر توجہ دے رہے ہیں کیونکہ سورج مکھی بہت فائدہ مند فصل ہے۔

فارم دیکھنے کے بعد بچے واپس آئے تو وہ بہت خوش تھے۔ استاد صاحب نے ان سے کہا " سورج مکھی " کے بارے میں تمھیں مفید معلومات حاصل ہوئیں۔ کل ان معلومات کو اپنی کاپیوں پر لکھ کر لائیں۔"

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: سورج مکھی کو " سورج مکھی " کیوں کہتے ہیں ؟

2: سورج مکھی کو بطور فصل کیوں کاشت کرتے ہیں ؟

3: بناسپتی گھی کِن چیزوں سے تیار کرتے ہیں ؟

4: سورج مکھی کے آٹے میں کون سے اہم غذائی اجزا شامل ہوتے ہیں ؟

5: سورج مکھی کی فصل تیار ہونے میں کتنا عرصہ لگتا ہے ؟

6: پرانے زمانے میں سورج مکھی کی جڑیں کس کام آتی تھیں ؟

7: سورج مکھی کے تیل کی خوبی کیا ہے ؟

2: ان سے جملے بنائیں۔

رخ بدلنا ، توجہ دینا ، اشارہ کرنا ، غور کرنا ، تیار کرنا ، استعمال کرنا۔

3: مناسب لفظ لگا کر خالی جگہ پر کریں۔

1: سورج مکھی ________ ہے۔ (پھل ، فصل ، سبزی)

2: سورج مکھی کی ________ سے زیادہ قسمیں ہیں۔ (تین سو ، دو سو ، سو)

3: سورج مکھی کے بیجوں سے ________ تیار ہوتا ہے۔ (مکھن، پنیر، سالن)

4: سورج مکھی کا پودا ________ کاشت کرتے ہیں۔

(وسط فروری سے وسط مارچ ، وسط جون سے وسط جولائی ، وسط ستمبر سے وسط اکتوبر)

4: ہم معنی لفظ لکھیں۔

جانب ، لذیذ ، مفید ، قوت، وسط، خشک۔

5: ضروری تبدیلی کے ساتھ جملے دوبارہ لکھیں۔

طالب علم بہت خوش ہوئے۔ طالب علم بہت خوش ہو رہے تھے۔

1: بچے بس میں سوار ہوئے۔ ________

2: کسان بچوں کو تجرباتی پلاٹ کی طرف لے گیا۔ ________

3: بچے فارم دیکھنے کے بعد واپس آئے۔ ________

4: طالب علم، استاد کے ساتھ زرعی فارم گئے۔ ________

6: اعراب لگائیں۔

مشرق ، فصل ، مصنوعی ، قوت ، کاشت ، وسط

7: خاکہ بنائیں۔

سورج مکھی کا پھول

حفاظتی ٹیکے

گاؤں کی مسجد سے اعلان ہو رہا تھا "کل بچوں کو پولیو سے بچاؤ کے قطرے پلائے جائیں گے۔ لوگ پانچ سال کی عمر تک کے بچوں کو قطرے پلانے کے لیے مرکز میں لے آئیں۔ مرکز صبح نو بجے سے شام پانچ بجے تک کھلا رہے گا۔" سلیم نے یہ اعلان سنا تو اپنے ابا سے پوچھا "ابا جان! پولیو کیا ہوتا ہے؟"

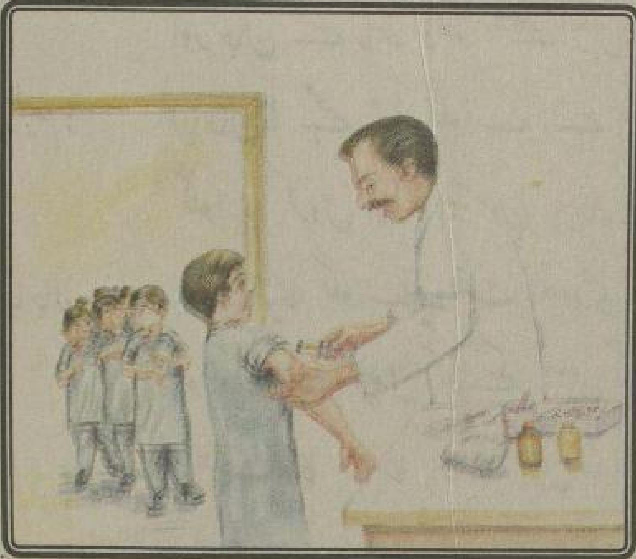
ابا جان: بیٹا! پولیو ایک خطرناک بیماری ہے۔ یہ بیماری زیادہ تر بچوں پر حملہ آور ہوتی ہے جس سے بچے کی ٹانگیں یا بازو بے کار ہو جاتے ہیں۔ ایسے بچے تمام عمر کے لیے معذور ہو جاتے ہیں۔

سلیم: ابا جان! بھائی جان کی ایک ٹانگ کام نہیں کرتی ہے۔ کیا انھیں بھی پولیو ہو گیا تھا؟

ابا جان: ہاں بیٹا! تمھارا بھائی ایک سال کا تھا جب اس پر پولیو کا حملہ ہوا اور اس کی ٹانگ بیکار ہو گئی۔

سلیم: ابا جان! تو آپ نے انھیں پولیو کے قطرے نہیں پلائے تھے۔

ابا جان: بیٹا! اس وقت ہمیں معلوم نہیں تھا کہ پولیو کی بیماری کیا ہوتی ہے اور اس سے بچنے کے لیے کیا کرنا چاہیے۔



سلیم: ابا جان! پچھلے مہینے سکول کے تمام بچوں کو ٹیکے لگے تھے۔ آپ کو یاد ہے مجھے بخار ہو گیا تھا۔ وہ ٹیکے کس بیماری کے تھے؟

ابا جان: وہ ٹائی فائیڈ سے بچاؤ کے ٹیکے تھے۔ کچھ اور بیماریاں ہمارے ملک میں عام ہیں۔ جن سے بچاؤ کے ٹیکے وقتاً فوقتاً لگانے پڑتے ہیں۔

سلیم: یہ ٹیکے کب لگوانے پڑتے ہیں؟

اباجان : بیٹا! ٹی بی (تپِ دِق) کا ٹیکہ بچے کی پیدائش کے بعد ایک ہفتہ کے اندر اندر لگوایا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ تین سال کی عمر تک تمام بچوں کو پانچ خطرناک بیماریوں کے ٹیکے لگائے جاتے ہیں۔ تاکہ بچے ان خطرناک بیماریوں سے بچ جائیں۔ یہ کالی کھانسی، خسرہ، ٹائی فائیڈ، خناق اور تشنج کی بیماریاں ہیں۔

سلیم : اباجان! کالی کھانسی، خسرہ اور ٹائی فائیڈ کا تو مجھے پتہ ہے۔ یہ تشنج اور خناق کیا ہوتا ہے؟

اباجان: تشنج میں مریض کے عضلات اور اعصاب میں کھنچاؤ پیدا ہو جاتا ہے اور مریض کو دورے پڑتے ہیں۔ جبکہ خناق کے مریض کے گلے میں سوجن اور حلق میں جلن ہوتی ہے۔ جس سے تیز بخار ہو جاتا ہے۔



سلیم : اگر بچوں کو چھوٹی عمر میں یہ ٹیکے نہ لگائیں تو کیا نقصان ہوتا ہے؟

اباجان : بیٹا! یہ تمام بیماریاں بہت خطرناک ہیں۔ ٹیکے نہ لگائے جائیں تو اکثر بچے ان بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔

سلیم: اباجان! مجھے ٹیکا لگوانے سے بہت ڈر لگتا ہے مگر آئندہ میں ضرورت پڑنے پر ٹیکے لگوا لیا کروں گا تاکہ ان بیماریوں سے محفوظ رہ سکوں۔

اباجان : بیٹا! ٹیکا لگواتے وقت تھوڑی سی تکلیف ضرور ہوتی ہے جو بہت جلد دور ہو جاتی ہے۔ جو لوگ اپنے بچوں کو ٹیکے نہیں لگواتے وہ خطرناک بیمایوں میں مبتلا ہو کر اس سے بڑی تکلیف کا سامنا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ علاج معالجہ پر خرچ بھی زیادہ آتا ہے۔ اس لیے ضروری ہے کہ بچوں کو پولیو کے قطرے پلائے جائیں اور حفاظتی ٹیکے بھی لگوائے جائیں۔

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: گاؤں کی مسجد سے کیا اعلان ہو رہا تھا؟

2: پولیو کیوں خطرناک بیماری ہے؟

3: بچے کی پیدائش کے فوراً بعد کون سی بیماری کا ٹیکا لگاتے ہیں؟

4: تین سال کی عمر تک بچوں کو کون سی بیماریوں کے ٹیکے لگاتے ہیں؟

5: بچپن میں ضروری ٹیکے نہ لگوانے کا کیا نقصان ہوتا ہے؟

2: ان کے معنی بتائیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

اعلان ، حملہ آور ہونا ، بے کار ، خطرناک ، مبتلا ہونا ، علاج معالجہ ، خرچ ہونا ، تکلیف اٹھانا ، وقتاً فوقتاً، معذور۔

3: الٹ معنی والے الفاظ لکھیں۔

بے کار، اندر، نقصان، محفوظ، عام۔

4: لفظ خطر ناک دو الفاظ خطر + ناک سے مل کر بنا ہے۔ ایسے تین الفاظ اور بنائیں جن کے آخر میں لفظ " ناک " آئے۔

5: کسی ایک پر پانچ جملے لکھیں۔

صفائی، پولیو، مسجد۔

6: مکان کا خاکہ بنائیں۔

ککڑوں کوں اور چوں چڑ چوں



صبح ہوا جب نور کا تڑکا
سو کر اٹھا اچھا لڑکا
غسل کیا پھر ناشتا کھایا
بستہ اپنی بغل دبایا
پھر مکتب کا رستہ پکڑا
راہ میں اس کو ملا اک مرغا
مرغا بولا آؤ کھیلیں
شور مچائیں اور ڈنٹر پیلیں
لڑکا بولا بھائی مرغے
کھیلنے کا یہ وقت نہیں ہے

میں اب پڑھنے جاتا ہوں
مرغا بولا ککڑوں کوں

خیر سے پھر آگے کو بڑھا وہ　　جلدی جلدی چلنے لگا وہ
پیڑ پہ چڑیاں بول رہی تھیں　　اڑنے کو پر تول رہی تھیں
لڑکا ان کے پاس سے گزرا　　گزرا تو بولی اک چڑیا
آہا بھیا کھیلیں آؤ!　　آج ذرا اسکول نہ جاؤ
لڑکا بولا پیاری چڑیا　　کھیل سے ہے پڑھنا ہی اچھا

میں اب پڑھنے جاتا ہوں
چڑیا بولی چوں چڑ چوں

(حفیظ جالندھری)

مشق

1: ان کے معنی لکھیں۔
نور کا تڑکا، مکتب، راہ، ڈنٹر پیلنا، پر تولنا۔

2: ہم معنی الفاظ کے جوڑ ملائیں۔
نور، غسل، مکتب، پیڑ، بھیا،
مدرسہ، درخت، روشنی، بھائی، نہانا۔

3: مرغے اور چڑیا نے لڑکے کو کھیلنے کے لیے بلایا تو اس نے کیا جواب دیا۔

4: نظم میں سے ایسے لفظ تلاش کر کے لکھیں جن کے آخر میں "ل" ہے۔

5: ان کے دو دو ہم آواز الفاظ لکھیں۔
لڑکا، کھایا، کھیلیں، بول، آؤ۔

صابن کی کہانی

ہفتے کا دِن تھا جماعت کی تمام لڑکیاں صاف ستھرے کپڑے پہنے ہوئے تھیں۔عذرا کے کپڑے میلے تھے۔ کچھ لڑکیاں اُس کا مذاق اڑا رہی تھیں۔ عذرا کو رونا آ گیا۔اتنے میں استانی صاحبہ کمرے میں داخل ہوئیں عذرا آنسو پونچھ رہی تھی۔ استانی صاحبہ نے پوچھا " عذرا تم کیوں رو رہی ہو؟ "

عذرا : باجی ! میرے کپڑے میلے ہیں۔ یہ لڑکیاں میرا مذاق اڑا رہی ہیں۔

استانی : بچو! کسی کا مذاق اڑانا بُری بات ہے۔ عذرا تمہاری ہم جماعت ہے۔ روزانہ صاف ستھرے کپڑے پہن کر آتی ہے۔ آج وہ کسی وجہ سے صاف کپڑے پہن کر نہیں آئی ہے۔ عذرا بتاؤ کیا وجہ ہے۔ تمہارے کپڑے کیوں میلے ہیں؟

عذرا : باجی ! ہمارے ہاں صابن ختم ہو گیا تھا۔امی صابن نہیں منگوا سکیں۔شاید امیؔ کے پاس پیسے نہیں تھے۔

استانی : ہاں بھئی بازار میں صابن بہت مہنگا ہو گیا ہے لیکن ہم چاہیں تو گھر پر بھی صابن بنا سکتے ہیں۔ بس تھوڑی سی محنت کرنا پڑتی ہے۔ لیکن خرچ کم آتا ہے۔

سلمیٰ : باجی ! صابن بنانے کا کیا طریقہ ہے۔

استانی : اچھا ! میں صابن بنانے کا طریقہ آپ کو بتاؤں گی ۔ لیکن پہلے میں صابن کے بارے میں آپ کو ایک کہانی سناتی ہوں ۔

پرانے زمانے کی بات ہے۔ ایران کے بادشاہ نادر شاہ نے دہلی پر حملہ کیا۔ نادر شاہ کا ایک فوجی گھومتا ہوا بازار جا نکلا۔ دکان پر صابن کی ٹکیاں رکھی تھیں۔ وہ سمجھا پنیر ہے۔ ایک ٹکیا اٹھا کر جلدی جلدی کھانے لگا۔لوگوں نے اسے بتایا کہ یہ کھانے کی چیز نہیں، صابن ہے۔مگر وہ نہ سمجھا آخر جب اس کا منہ جلنے لگا تو اس نے صابن تھوک دیا۔اُس کے منہ میں چھالے پڑ گئے اور وہ سخت پریشان ہوا۔

سلمیٰ : باجی ! بڑی دلچسپ کہانی ہے۔ اچھا یہ بتائیں کہ جب لوگ صابن بنانا نہیں جانتے تھے تو وہ کپڑے کس طرح دھوتے تھے۔





استانی: خواتین کپڑوں کو پانی میں ابالتیں اور ڈنڈے سے کوٹ کوٹ کر صاف کرتی تھیں جبکہ دھوبی بھٹی میں کپڑے گرم کر کے پتھر یا کسی لکڑی کے تختے پر زور زور سے مار کر دھوتے تھے۔

عذرا : ہاتھ منہ کس طرح دھوتے اور غسل کس طرح کرتے تھے؟

استانی : منہ ہاتھ دھونے کے لیے لوگ بیسن استعمال کرتے تھے۔ ریٹھے کے چھلکے پانی میں ڈال کر جھاگ بناتے اور اس سے سر دھوتے اور نہاتے تھے۔ اونی کپڑوں کو بھی ریٹھے سے دھوتے تھے۔ کیونکہ اس طرح کپڑا اچھی طرح صاف ہو جاتا ہے اور سکڑتا بھی نہیں۔

عذرا : اچھا باجی! اب ہمیں صابن بنانے کی ترکیب بتائیں۔

استانی: غور سے سنو اور چاہو تو لکھ بھی لو۔ صابن بنانے کے لیے چار چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ ناریل یا سرسوں کا تیل، میدہ، پانی اور کاسٹک سوڈا جو بازار سے مل جاتا ہے۔ صابن بنانے کا طریقہ یہ ہے۔ دوسو گرام کاسٹک سوڈا لیں۔ اس کے چار گنا پانی میں اسے حلِ کریں خیال رہے کہ اس کام کے لیے لوہے کا برتن استعمال کریں۔

عذرا : کیوں باجی! دوسرا برتن کیوں استعمال نہیں کر سکتے۔

استانی : اس لیے کہ کاسٹک سوڈا بہت تیز ہوتا ہے۔ عام برتنوں میں سوراخ کر دیتا ہے۔ ہاتھوں اور جسم کو بھی اس سے بچانا چاہیے۔

عذرا : اور میدے کو کیا کریں۔

استانی: ہاں ! ایک کھلے منہ والے برتن میں ایک چوتھائی لیٹر تیل میں قریباً چار سو گرام میدہ ملائیں۔ یہ دونوں اچھی طرح مل جائیں تو اب سوڈا مِلا پانی تھوڑا تھوڑا کر کے اس میں ڈالیں اور کسی لکڑی وغیرہ سے ہلاتے جائیں۔ جب آپ دیکھیں کہ تیل مِلا میدہ آگ کے بغیر پکنا شروع ہو گیا ہے تو اسے کسی موٹے ڈنڈے سے اچھی طرح رگڑیں۔ جب یہ سخت ہونے لگے تو اسے کسی ہموار جگہ اخبار یا کاغذ پر پھیلا دیں اور خشک ہونے دیں۔ خشک ہو جائے تو اسے ٹکیوں کی شکل میں کاٹ لیں۔ بس صابن تیار ہے۔

سلمیٰ : باجی! جو صابن بازار میں ملتا ہے اِسی طرح تیار ہوتا ہے؟

استانی : ہاں ! صابن بنانے میں چیزیں تو یہی استعمال ہوتی ہیں لیکن زیادہ مقدار میں صابن کارخانوں میں مشینوں کے ذریعے سے تیار ہوتا ہے۔

رشیدہ : باجی! میرے ابو صابن کے کارخانے میں کام کرتے ہیں۔

استانی : یہ تو اچھی بات ہے۔ ہم سب کسی دن تمہارے ابو کا کارخانہ دیکھنے جائیں گے۔

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: جب لوگوں کو صابن بنانا نہیں آتا تھا تب وہ کپڑے کس طرح دھوتے تھے؟

2: پرانے زمانے میں لوگ ہاتھ منہ دھونے اور نہانے کے لیے کیا استعمال کرتے تھے؟

3: لوگ اونی کپڑے دھونے کے لیے کیا استعمال کرتے تھے؟

4: صابن بنانے کا طریقہ بیان کریں۔

5: صابن کے بارے میں جو کہانی آپ نے پڑھی ہے اسے اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

6: آج کل کپڑے دھونے کے لیے کون کون سی چیزیں استعمال ہوتی ہیں؟

2: ان سے جملے بنائیں۔

شکل، ترکیب، پریشان، ہموار، خشک۔

3: اُلٹ معنی والے لفظ لکھیں۔

رونا ، مہنگا ، خشک ، سخت ، سکڑنا ، آگ ، ہموار

4: خطِ کشیدہ الفاظ کی جمع بنا کر جملے دوبارہ لکھیں جیسے

یہ مشین خراب ہے۔ یہ مشینیں خراب ہیں۔

1: یہ مشین کس کی ہے۔ ....

2: یہ کارخانہ ہے۔ ....

3: لکڑی جلتی ہے۔ ....

4: دکان بند ہو چکی ہے۔ ....

5: کہانی دلچسپ ہے ....

5: ان جملوں کو دوبارہ اس طرح تبدیل کر کے لکھیں جیسے

لڑکی رو رہی تھی۔ لڑکا رو رہا تھا۔

1: لڑکیاں مذاق اُڑا رہی تھیں۔ ....

2: استانی لطیفہ سنا رہی تھی ....

3: امی صابن منگوا رہی تھی۔ ....

4: بادشاہ حملہ کر رہا تھا۔ ....

5: ماموں آرہا تھا۔ ....

6: مناسب لفظ لگا کر خالی جگہ پر کریں۔

1: کپڑے دھونے کے لیے ____ استعمال کرتے ہیں۔ (کاسٹک سوڈا، شیمپو، صابن)

2: صابن بنانے میں ____ برتن استعمال کرتے ہیں۔ (لوہے کا ، پیتل کا ، مٹی کا)

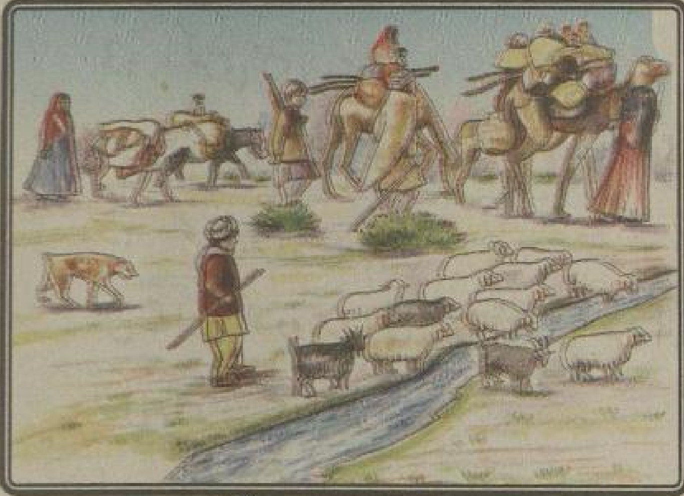
3: عذرا اور سلمیٰ ____ تھیں۔ (ہم شکل ، ہم جماعت ، ہم عمر)

4: صابن بنانے سے پہلے لوگ ____ سے منہ ہاتھ دھوتے تھے۔ (ریٹھوں کے چھلکے، آٹا، بیسن)

5: صابن کھانے سے سپاہی کے منہ میں ____ پڑ گئے۔ (دانے ، چھالے ، زخم)

خانہ بدوش

شاہد اور پروین اپنے والدین کے ساتھ کار میں کوئٹہ سے پہلی بار سبی جا رہے تھے۔ انھیں اپنی چچا زاد بہن ثمینہ کی شادی میں شریک ہونا تھا۔ سڑک پہاڑوں میں بل کھاتی ہوئی نظر آرہی تھی۔ کبھی چڑھائی اور کبھی اترائی آجاتی۔ سڑک کے راستے کا سفر شاہد اور پروین کے لیے نیا تھا۔ وہ ہر چیز کو دلچسپی اور شوق سے دیکھ رہے تھے کبھی وہ ان کی طرف اشارہ کرکے ایک دوسرے کو بتاتے اور کبھی اباجان سے ان کے متعلق پوچھتے۔



مچھ کے قریب پہنچے تو انھیں اونٹوں اور گدھوں کی ایک لمبی قطار نظر آئی۔ عورتیں بچے اور بوڑھے اونٹوں پر سوار تھے اور بہت سے لوگ پیدل چل رہے تھے۔ اونٹوں اور گدھوں پر بہت سا گھریلو سامان بھی لادا ہوا تھا۔ ایک اونٹ پر انھیں مرغیاں بھی نظر آئیں۔ انھیں بھیڑ بکریوں کا ایک ریوڑ بھی نظر آیا جو ساتھ ہی ندی میں سے گزر رہا تھا۔ شاہد اور پروین نے ایسا منظر پہلی بار دیکھا تھا۔ وہ حیران ہو رہے تھے۔ پروین نے پوچھا "ابا جان یہ کون لوگ ہیں؟"

اباجان: یہ قبائلی لوگ ہیں۔ انھیں خانہ بدوش کہتے ہیں۔

شاہد: (حیران ہو کر) خانہ بدوش؟

اباجان: ہاں بیٹا! خانہ بدوش۔ یہ لوگ بھیڑ بکریاں پال کر گزارا کرتے ہیں۔ یہ چراگاہوں کی تلاش میں جگہ بدلتے اور مسلسل سفر کرتے رہتے ہیں۔ یہ اپنا گھر بار ساتھ لیے پھرتے ہیں۔ اونٹوں اور گدھوں سے یہ بار برداری کا کام لیتے ہیں۔

پروین: یہ کہاں جا رہے ہیں؟

اباجان: آج کل سردیوں کی آمد ہے یہ گرم علاقوں کی طرف جا رہے ہیں۔ بلوچستان کے کچھ علاقوں میں موسم سرما میں بہت سردی پڑتی ہے۔ یہ لوگ اپنے آپ اور اپنے مال مویشیوں

کو سردی کی شدت سے بچانے اور ان کی خوراک کی تلاش میں گرم علاقوں کی طرف جا رہے ہیں۔ سردیاں گزار کر موسم بہار میں یہ واپس آجائیں گے۔

پروین: کیا ان کا کوئی مستقل ٹھکانہ نہیں ہوتا؟

اباجان: نہیں ایسی بات نہیں۔ ان کے اپنے اپنے مستقل ٹھکانے ہیں۔ کچھ کے مستقل ٹھکانے سرد علاقوں اور کچھ کے گرم علاقوں میں ہیں۔ یہ مختلف قبیلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ قبیلہ ہزاروں افراد پر مشتمل ہوتا ہے۔ سارا قبیلہ نہ تو ایک مقام پر پڑاؤ ڈال سکتا ہے اور نہ اکٹھے سفر کر سکتا ہے۔ اس لیے یہ چھوٹے چھوٹے گروہوں میں سفر کرتے ہیں۔



پروین: اباجان! یہ کہاں ٹھہرتے ہیں؟

اباجان: بیٹی! یہ کھلے میدانوں میں جہاں کہیں پانی مل جائے پڑاؤ ڈال لیتے ہیں۔ یہ خیموں میں رہتے ہیں۔ خیمے اور اوڑھنے بچھونے کی چیزیں اونٹوں اور بکریوں کے بالوں سے تیار کرتے ہیں۔ بھیڑ بکریاں ان کی سب سے بڑی دولت ہیں۔

شاہد: اباجان! انھیں ویرانوں اور پہاڑوں میں سفر کرتے وقت ڈر نہیں لگتا؟

اباجان: نہیں بیٹا! یہ بہت نڈر اور بہادر ہوتے ہیں۔ پہاڑوں، چٹانوں، وادیوں اور مشکل راستوں کی تکالیف برداشت کرنا ان کی عادت ہے۔ ان کے بچے بھی ایسی زندگی کے عادی ہو جاتے ہیں۔ یہ مل جل کر رہتے ہیں مشکل وقت میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔

پروین: یہ مسلسل پیدل چلنے سے تھکتے نہیں۔

اباجان: بیٹی! ان کی زندگی بڑی کٹھن ہوتی ہے۔ اس کے باوجود انھیں یہ زندگی پسند ہے۔ یہ بہت بہادر اور جفاکش ہیں لیکن یہ بات بتانا تو میں بھول گیا کہ ان کی زندگی اور خوشی کا انحصار بارش پر ہوتا ہے۔ اگر کسی سال بارش زیادہ ہو تو ان کی خوشیاں دوبالا ہو جاتی ہیں ہر طرف

ہری ہری گھاس لہلہاتی نظر آتی ہے۔ رنگ رنگ کے پھول کِھل اٹھتے ہیں۔ یہ خانہ بدوش مال مویشی سمیت ان علاقوں کارخ کرتے ہیں۔

شاہد: اباجان! کیا خانہ بدوش صرف بھیڑ بکریاں پال کر گزارا کرتے ہیں۔

اباجان: یہ محنت مزدوری بھی کرتے ہیں۔ کٹائی کے موسم میں کھیتوں میں کام کرنے والے مزدوروں میں اکثریت ان خانہ بدوشوں کی ہوتی ہے۔ یہ جانوروں کی کھالیں اور اون وغیرہ بیچ کر کھانے پینے اور روزمرہ ضرورت کی چیزیں خریدتے ہیں۔

پروین: اباجان! یہ بیمار ہوں تو کیا کرتے ہیں؟

اباجان: اول تو یہ معمولی بیماریوں کی پروا نہیں کرتے لیکن اگر سخت بیمار ہوں تو پہاڑوں اور میدانوں میں پائی جانے والی جڑی بوٹیوں سے اپنا علاج کرتے ہیں۔

شاہد: اباجان! یہ کس قسم کی خوراک کھاتے ہیں؟

اباجان: یہ سادہ اور قدرتی ماحول میں زندگی گزارتے ہیں۔ اس لیے سادہ اور خالص خوراک کھاتے ہیں۔ زیادہ تر دودھ، مکھن، لسی اور گوشت کا استعمال کرتے ہیں۔

قریباً چار گھنٹے بعد ان کی کار ایک وسیع میدانی علاقے میں داخل ہوئی۔ وہاں انھوں نے خانہ بدوشوں کا پڑاؤ دیکھا۔ ان کے بچے کھلے میدان میں کھیل رہے تھے۔ کچھ عورتیں مشکیزوں میں پانی لیے خیموں کی طرف جا رہی تھیں۔ کچھ عورتیں خیموں کے باہر روٹیاں پکا رہی تھیں۔ جبکہ مرد آگ کے گرد بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔

شاہد: کیا سردیوں کا موسم یہ یہیں گزاریں گے۔

اباجان: یہ چند دن یہاں رہ کر کہیں اور چلے جائیں گے۔ اسی لیے تو انھیں خانہ بدوش کہتے ہیں۔

وہ یہی باتیں کر رہے تھے کہ ان کی کار سبی شہر میں داخل ہوئی۔ شہر میں ہر طرف بجلی کے بلب روشن تھے۔ شاہد اور پروین اپنے چچا اور رشتہ داروں سے مل کر بہت خوش ہوئے۔

مشق

1: سوالوں کے جواب دیں۔

1: بچوں نے سبی جاتے ہوئے راستے میں کیا دیکھا؟

2: خانہ بدوشوں کے قافلہ میں انھوں نے کیا دیکھا؟

3: خانہ بدوش کتے کیوں پالتے ہیں؟

4: خانہ بدوش کن کو کھتے ہیں؟

5: خانہ بدوش جگہ کیوں بدلتے ہیں؟

6: خانہ بدوش عام طور پر کھاں پڑاوٴ ڈالتے ہیں؟

7: خانہ بدوشوں کی چند خصوصیات بتائیں؟

8: خانہ بدوش بیمار ہوں تو علاج کیسے کرتے ہیں؟

9: خانہ بدوش کِس قسم کی خوراک کھاتے ہیں؟

10: شہریوں ، دیہاتیوں اور خانہ بدوشوں کی زندگی میں کیا فرق ہے؟

2: ان کے معنی لغت میں سے تلاش کر کے لکھیں۔

خانہ بدوش، کٹھن، پڑاوٴ، ٹھکانا، جڑی بوٹی۔

3: ان سے جملے بنائیں۔

قطار، مشکیزہ، ٹھکانہ، جفا کش، نڈر، ریوڑ۔

4: ہم معنی لفظ لکھیں۔

قطار ، مفید ، پڑاوٴ ، حیات ، بیابان

5: مذکر کے مونث بنائیں۔

اونٹ ، گدھا ، مرغا ، بکرا ، کتا ، بلا ، بیل

6: درج ذیل الفاظ کو ترتیب دے کر بامعنی جملے بنائیں۔

1: لمبی قطار نظر آئی انہیں۔ ____________________

2: چل رہے تھے لوگ پیدل۔ ____________________

3: ہو رہے تھے وہ حیران۔ ____________________

4: ہے آمد آمد کی سردی۔ ____________________

5: ہیں کہتے انھیں خانہ بدوش۔ ____________________

8: "و" لگا کر مرکب بنائیں جیسے گرد و نواح

سازسامان ، زمین آسمان ، نیک بد ، رسم رواج ، دردیوار ، صبر شکر۔

9: کتاب میں خانہ بدوشوں کی زندگی سے متعلق دو تصاویر دی گئی ہیں۔

ا) ان تصاویر میں کیا کیا نظر آرہا ہے؟

ب) دونوں تصاویر میں کیا فرق ہے؟

10: اونٹ کاخاکہ بنائیں۔ اور رنگ بھریں۔

شگوفے

1: اُستاد: مرچوں میں کون سی وٹامن ہوتی ہے؟
شاگرد: وٹامن "سی" جناب !
استاد: وہ کیسے؟
شاگرد: جناب! جو بھی مرچ کھاتا ہے "سی سی" کرتا ہے۔

2: دو چوہے کھیلتے کودتے پہاڑ پر سے گزر رہے تھے۔ اچانک ایک چوہے کا پاؤں پھسلا۔ وہ پہاڑ کے نیچے سے گزرتے ہوئے ہاتھی پر جا گرا۔ اوپر والے چوہے نے چلا کر کہا "دبا دے۔ دبا دے۔ بچنے نہ پائے۔ میں بھی آرہا ہوں"

3: اُستاد: (شاگرد سے) بیٹا بتاؤ آسمانی بجلی اور زمینی بجلی میں کیا فرق ہے؟
شاگرد: جناب! آسمانی بجلی کا بل نہیں آتا جبکہ زمین والی بجلی کا اچھا خاصا بل آتا ہے۔





4: ایک شخص ہوٹل میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے کسی کام سے جاتے وقت اپنی چھتری ایک جگہ رکھ کر اس کے ساتھ کاغذ کی چِٹ پر یہ عبارت لکھ کر لگا دی "یہ چھتری اس شخص کی ہے جو مکّا مار کر دانت باہر نکال دیتا ہے۔" "میں دس مِنٹ میں آرہا ہوں"
جب واپس آیا تو چھتری غائب تھی۔ کاغذ کی پُشت پر یہ عبارت لکھی ہوئی تھی یہ چھتری اس شخص نے اُٹھائی ہے جو بیس میل فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ سکتا ہے" میں اب کبھی واپس نہیں آؤں گا۔

5: ایک استانی نے بچوں کے ساتھ گروپ فوٹو کھنچوایا جب فوٹو تیار ہو کر آیا تو مس بچوں کو دکھاتے ہوئے بولیں "بچو! جب تم بڑے ہو جاؤ گے تو کھوگے یہ نوید ہے جو اب ڈاکٹر بن گیا ہے، یہ فیصل ہے جو اب پائلٹ بن گیا ہے،" یہ سن کر ایک لڑکا معصومیت سے بولا" یہ ہماری مس ہیں جو اب اس دنیا میں نہیں۔"

مشق

1: جہاں پاگلوں کو رکھا جاتا ہے اِس جگہ کو پاگل خانہ کہتے ہیں بتائیں اِن جگہوں کو کیا کہتے ہیں۔

1: جہاں غُسل کرتے ہیں۔ ....

2: جہاں کھانا پکاتے ہیں۔ ....

3: جہاں کتابیں رکھتے ہیں۔ ....

4: جہاں دوائیاں رکھی جاتی ہیں۔ ....

5: جہاں علاج کرتے ہیں۔ ....

6: جہاں چھپائی کرتے ہیں۔ ....

7: جہاں اسلحہ رکھا جاتا ہے۔ ....

8: جہاں ڈاک جمع ہوتی ہے۔ ....

9: جہاں قیدیوں کو رکھتے ہیں۔ ....

2: مناسب جوڑ ملائیں۔

چھتری	قہقہے
ہوٹل	جہاز
لطیفے	روشنی
آسمان	سفر
بجلی	بارش
ٹکٹ	بیرا
پائلٹ	بادل

3: اچھے اچھے لطیفے یاد کر کے جماعت میں سنائیں۔

شہد کی مکھی



جماعت چہارم کی استانی صاحبہ نے لڑکیوں کی مدد سے جماعت میں ایک لائبریری قائم کی ہے۔ لائبریری کے لیے کتابیں رسالے اور اخبارات منگوائے اور انھیں الماری میں سلیقے سے رکھ دیا پھر لڑکیوں سے کہا ان کتابوں کا مطالعہ کرو اور ان کی تعداد میں اضافہ کرنے کی کوشش کرتی رہو۔ لڑکیاں لائبریری کو صاف ستھرا رکھتی ہیں کتابیں، رسالے اور اخبار پڑھنے کے بعد دوبارہ احتیاط سے اپنی جگہ پر رکھ دیتی ہیں۔ ہفتے میں دو پیریڈ کتب، رسائل اور اخبارات کے مطالعے کے لیے مقرر ہیں۔ مطالعہ سے معلومات میں اضافہ ہوتا ہے۔ پڑھنے کا شوق بڑھتا ہے۔ درسی تعلیم میں مدد ملتی ہے۔ مذہبی معلومات بڑھتی ہیں۔ کتابیں پڑھنا ایک مشغلہ بھی ہے۔ استانی صاحبہ اس سلسلے میں لڑکیوں کی ہر ممکن رہنمائی کرتی ہیں۔

استانی صاحبہ نے ایک دن لڑکیوں کو چار گروہوں میں تقسیم کیا اور کہا "لائبریری کے پیریڈ میں آپ کتابوں، رسالوں اور اخبارات میں سے شہد کی مکھی کے بارے میں پڑھیں۔ میں نے آپ کے لیے انھیں الگ الگ رکھ دیا ہے۔ شہد کی مکھی کے متعلق معلومات اکٹھی کریں اور پھر ہر گروہ میں شامل لڑکیاں مل جل کر مضمون لکھیں۔

لڑکیوں نے لائبریری کے پیریڈ میں مختلف کتابوں، رسالوں اور اخبارات کا مطالعہ کیا۔ معلومات اکٹھی کیں اور مل کر مضمون مکمل کیا۔ چاروں گروہوں نے اپنے اپنے مضامین استانی صاحبہ کو دے دیے۔

دوسرے دن استانی صاحبہ تشریف لائیں تو مضامین اُن کے ہاتھ میں تھے۔ استانی صاحبہ نے لڑکیوں کو شاباش دی اور کہا "سب نے اچھا کام کیا ہے۔ سبھی مضامین اچھے ہیں۔ لیکن دوسرے گروہ کا مضمون بہت اچھا ہے" اس گروہ کی ایک لڑکی زاہدہ نے پوچھا "باجی! ہمارے مضمون میں کیا خوبیاں ہیں؟
"استانی صاحبہ نے کہا "آپ کا مضمون مختصر ہے۔ اس میں تمام ضروری معلومات موجود ہیں۔ آپ نے

مضمون کو دلچسپ بنانے کے لیے تصاویر کا استعمال بھی کیا ہے۔ لکھائی صاف ستھری ہے استانی صاحبہ نے زاہدہ سے کہا کہ وہ اپنے گروہ کا لکھا ہوا مضمون پڑھ کر سنائے اور لڑکیوں کو ہدایت کی کہ وہ غور سے سنیں۔



زاہدہ نے مضمون پڑھنا شروع کیا

"شہد اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے۔ یہ خوش ذائقہ اور خوش رنگ ہونے کے ساتھ ساتھ ایک صحت بخش غذا ہے۔ بچوں کے لیے تو یہ ایک مفید غذا ہے۔ قرآن پاک میں آیا ہے کہ شہد میں انسانوں کے لیے شفا ہے۔

ایک خاص قسم کی مکھیاں شہد تیار کرتی ہیں۔ اس مقصد کے لیے وہ پہلے چھتا تیار کرتی ہیں۔ چھتے میں بے شمار چھوٹے چھوٹے خانے ہوتے ہیں۔ چھتے میں ایک ملکہ مکھی، کارکن مکھیاں اور نر مکھیاں ہوتی ہیں۔



چھتے میں ملکہ مکھی کا حکم چلتا ہے۔ تمام مکھیاں اس کی وفادار ہوتی ہیں۔ ملکہ مکھی باقی مکھیوں سے قد میں بڑی اور طاقت ور ہوتی ہے چھتے میں صرف ملکہ مکھی انڈے دیتی ہے۔ اس لیے یہ سب کی ماں بھی ہے۔ یہ ایک دن میں دو ہزار تک انڈے دے سکتی ہے۔ ہر خانے میں ملکہ مکھی ایک انڈا دیتی ہے۔ انڈے دینے کے دوران دوسری مکھیاں ملکہ مکھی کے آرام کا خیال رکھتی ہیں۔ ملکہ مکھی کی عمر دوسری مکھیوں سے زیادہ ہوتی ہے۔ ایک چھتے میں صرف ایک ہی ملکہ مکھی ہوتی ہے۔

ملکہ مکھی کے علاوہ چھتے کی تمام مادہ مکھیاں کارکن مکھیاں کہلاتی ہیں۔ کارکن مکھیاں ہر وقت کام کرتی رہتی ہیں۔ یہ چھتا تیار کرتی ہیں چھتے کی حفاظت کرتی ہیں اور پھولوں کے رس سے شہد بناتی ہیں۔

استانی صاحبہ نے لڑکیوں سے کہا " تم نے دیکھا اتفاق میں کتنی برکت ہے "

شہد کی مکھیاں مل کر کام کرتی ہیں۔ ملکہ مکھی کا حکم مانتی ہیں۔ یہ چھوٹی چھوٹی مکھیاں ایک چھتے میں کئی کئی کلو شہد تیار کر لیتی ہیں۔

شہد کی مکھیاں دنیا کے ہر حصے میں پائی جاتی ہیں۔ آج کل شہد کی مکھیاں پالنے کا رواج عام ہے۔ یہ اچھا مشغلہ بھی ہے اور نفع بخش کاروبار بھی۔ شہد کی مکھیوں سے ہمیں بھی ایک سبق ملتا ہے کہ ہم مل جل کر کام کریں ایک دوسرے سے تعاون کریں اور ایک دوسرے کو فائدہ پہنچائیں۔

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: لائبریری کسے کہتے ہیں؟

2: لائبریری کے کیا فائدے ہیں؟

3: استانی نے لڑکیوں کے ذمہ کیا کام لگایا؟

4: دوسرے گروہ کا کام استانی صاحبہ کو کیوں پسند آیا؟

5: قرآن پاک میں شہد کے بارے میں کیا ارشاد ہے؟

6: چھتے میں کس مکھی کا حکم چلتا ہے؟

7: کون سی مکھیاں کام کرتی ہیں؟

8: ہم شہد کی مکھیوں کو پالتے ہیں اور دوسری مکھیوں کو ختم کرتے ہیں کیوں؟

2: ان سے جملے بنائیں۔

صاف ستھرا رکھنا ، مطالعہ کرنا ، رہنمائی کرنا ، دلچسپ بنانا ، تعاون کرنا۔

3: الٹ معنی والے لفظ لکھیں۔

خوبی ، مکمل ، وفادار ، طاقت ور ، مادہ ، زندگی ، دھوپ۔

4: واحد کے جمع بنائیں۔

مضمون ، تصویر ، معلوم ، مشغلہ ، ہدایت۔

5: خالی جگہ پُر کریں۔

1: تمام مکھیاں ملکہ مکھی کی ________ ہوتی ہیں۔

2: ملکہ مکھی باقی مکھیوں سے قد میں بڑی اور ________ ہوتی ہے۔

3: ملکہ مکھی ایک دن میں ______ تک انڈے دیتی ہے۔

4: ملکہ مکھی کی عمر دوسری مکھیوں سے ______ ہوتی ہے۔

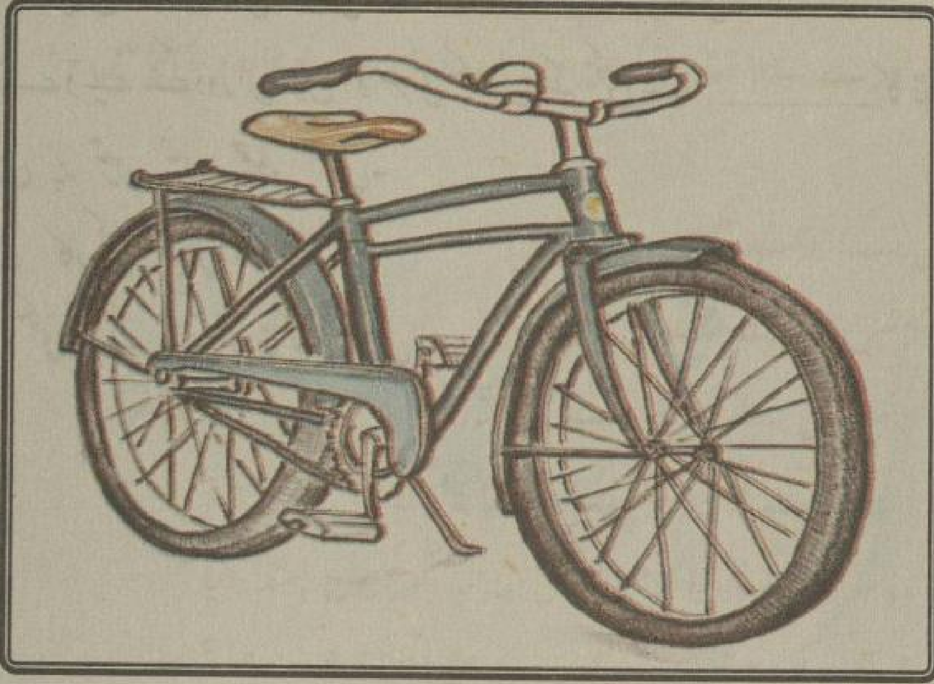
5: انڈے دینے کے دوران میں دوسری مکھیاں ملکہ مکھی کے ______ کا خاص خیال رکھتی ہیں۔

6: درج ذیل پر تین تین جملے لکھیں۔

ملکہ مکھی ، کارکن مکھیاں۔

7: شہد کی مکھی کے چھتے کا خاکہ بنائیں۔

سائیکل



بہت سستی سواری سائیکل ہے
بڑی اچھی ہماری سائیکل ہے
جہاں سے کار اور تانگا نہ گزرے
وہاں ہم نے گزاری سائیکل ہے
ہے اس کی خوبیوں میں ایک خوبی
کہ ہلکی ہے نہ بھاری سائیکل ہے
یہ اس کی گدی، ہینڈل اور پہیے
یہی دیکھو تو ساری سائیکل ہے
نہیں پیٹرول کی اس کو ضرورت
ہوا سے صرف جاری سائیکل ہے
بہت ہی فائدے کی چیز ہے یہ
غریبوں کی تو لاری سائیکل ہے

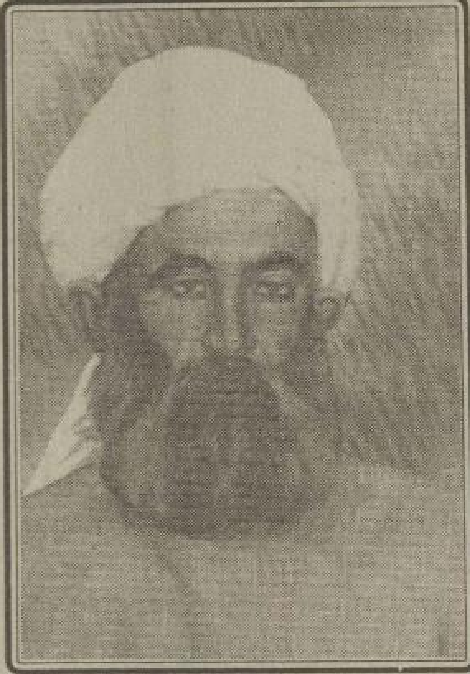
ملی ہے مجھ کو میری "برتھ ڈے" پر
مجھے یوں بھی یہ پیاری سائیکل ہے
جو دیکھے وہ یہی کہتا ہے بزمی
بہت اچھی تمہاری سائیکل ہے

(خالد بزمی)

مشق

1: اس نظم میں جن جن سواریوں کا ذکر ہے ان کے نام لکھیں۔
2: نظم میں سے سواری کے ہم آواز الفاظ لکھیں۔
3: سب سے زیادہ تیز رفتار سواری کا نام بتائیں۔
4: سائیکل کے چند پرزوں کے نام لکھیں۔
5: سائیکل کا خاکہ بنائیں۔

علامہ عبدالعلی آخوندزادہ



آخوندزادہ عبدالعلی ضلع پشین کے ایک گاؤں خانوزئی میں 1872ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا گھر صدیوں سے علم و ادب کا مرکز رہا ہے۔ آپ کے خاندان نے اسلام کے لیے خدمات انجام دی ہیں۔ آپ پانچ سال کے تھے کہ آپ کے والد ملا عبدالخالق آخوندزادہ فوت ہوگئے۔ آپ کے چچا مولانا عبدالقادر آخوندزادہ نے آپ کی پرورش کی۔ آپ نے ابتدائی مذہبی تعلیم اپنے چچا سے حاصل کی اور مزید علم حاصل کرنے کے لیے قندھار تشریف لے گئے۔ وہاں سے فارغ ہونے کے بعد طب کی تعلیم کا شوق آپ کو ہندوستان لے گیا۔ آپ دہلی میں طب کے مشہور حکیم اجمل خان کے شاگرد رہے۔

عبدالعلی آخوندزادہ نے علم کو کبھی ذریعہ معاش نہیں بنایا بلکہ آبائی پیشے کاشتکاری کو اختیار کیا۔ آپ اپنی زمینوں پر خود کام کرتے تھے۔ آپ نے پہلے اپنے گاؤں خانوزئی میں اور بعد میں کوئٹہ میں مطب کھولا۔ خانِ قلات، امیر کابل اور بڑے بڑے لوگ آپ سے علاج کرواتے تھے۔ آپ غریبوں کا بہت خیال رکھتے تھے اور ان کا مفت علاج کرتے تھے۔

آخوندزادہ لوگوں کی خدمت کو عبادت سمجھتے تھے۔ آپ نے اسی جذبے کے تحت علاقے میں بہت سے رفاہی کام انجام دیے۔ انھوں نے 1929ء میں اپنے گاؤں خانوزئی میں ایک بند تعمیر کروایا۔ گاؤں کے لوگوں نے مل جل کر سات سال میں اسے مکمل کیا۔ اس بند میں سیلابی پانی جمع ہوتا ہے۔ اس سے لوگ آج بھی اپنی زمینوں کو سیراب کرتے ہیں۔

عبدالعلی آخوندزادہ نے 1905ء میں خانوزئی میں پرائمری سکول کھولا۔ اس زمانے میں لوگ دینی تعلیم کے سوا دوسرے علوم حاصل کرنے کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔ لوگوں نے آپ کی بہت مخالفت کی لیکن آپ نے ان کا بڑے صبر اور ثابت قدمی سے مقابلہ کیا۔ تعلیم عام کرنے کے لیے علاقے

کے ہر گھر میں گئے۔ لوگوں سے ملے۔ انھیں تعلیم حاصل کرنے کا شوق دلایا۔ علامہ صاحب نے علم کی جو شمع روشن کی تھی اس کی روشنی علاقے میں پھیل گئی۔ اسی لیے آج خانوزئی اور آس پاس کے علاقوں کے لوگ زیادہ پڑھے لکھے ہیں۔ اس وقت خانوزئی میں لڑکیوں اور لڑکوں کے بہت سے سکول قائم ہیں۔ حال ہی میں ایک انٹرمیڈیٹ کالج بھی قائم ہوا ہے۔

آخوند زادہ صاحب نے تحریک پاکستان میں بھی حصہ لیا۔ قائداعظم محمد علی جناح کے ہمراہ بلوچستان کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا۔ آپ بابائے قوم کے ساتھیوں میں سے تھے۔ قائداعظم آپ کا بہت احترام کرتے تھے۔

آپ پشتو اور فارسی کے بلند پایہ شاعر تھے۔ آپ نے ان زبانوں میں بہت سی کتابیں لکھیں۔ آپ نے اپنی شاعری کے ذریعے سے فضول رسموں کے خلاف جہاد کیا اور بہت سی سماجی برائیوں کا خاتمہ کیا۔ علامہ عبدالعلی آخوندزادہ 4 اکتوبر 1944ء کو بہتر (72) سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

مشق

1: سوالوں کے جواب دیں۔

1: علامہ عبدالعلی نے کہاں کہاں تعلیم حاصل کی؟
2: آپ نے کہاں کہاں مطب قائم کیے تھے؟
3: آپ غریبوں کے ساتھ کیسا سلوک کرتے تھے؟
4: آپ نے اپنے علاقے میں کون کون سے رفاہی کام انجام دیے؟
5: علامہ آخوند زادہ نے علم کی جو شمع روشن کی تھی اس کا کیا نتیجہ نکلا؟
6: قائداعظم آپ کا کیوں احترام کرتے تھے؟
7: آپ نے اپنی شاعری سے کیا کام لیا؟
8: آپ نے کِن کِن زبانوں، میں شاعری کی؟

2: ان کے معنی لغت میں سے تلاش کر کے لکھیں۔

آخوندزادہ، طب، ثابت قدمی، سیراب، رفاہی۔

3: ان سے جملے بنائیں۔

پرورش کرنا ، سیراب کرنا ، تعمیر کرنا، حصہ لینا۔

4: بعض مرکبات فارسی کے طریقے سے لکھے اور پڑھے جاتے ہیں۔ انھیں اردو کا مرکب بنانے کے لیے پہلا لفظ بعد میں لکھا جاتا ہے اور دونوں لفظوں کے درمیان "کا"، "کے" یا "کی" لگاتے ہیں۔ جیسے مالِ غنیمت = غنیمت کا مال، تاریخِ اسلام = اسلام کی تاریخ۔

درج ذیل مرکبات کو اردو کے مرکب بنائیں۔

تحریک پاکستان ، بابائے قوم ، ذریعہ معاش ، خانِ قلات ، امیر کابل، قائدِ ملت۔

5: واحد کے جمع ، جمع کے واحد بنائیں۔

امیر ، مراکز ، خیال ، رقوم ، علوم۔

6: عبد العلی آخوندزادہ کی تعلیمی خدمات پر پانچ جملے لکھیں۔

7: درج ذیل کو حروف تہجی کے مطابق ترتیب دیں۔

پشتو ، ابتدائی ، طب ، حکیم ، مطب ، شمع ، جہاد ، ثابت ، سیراب ، قائداعظم

8: خالی جگہ پر کریں۔

(ہم، ان، انھیں، آپ)

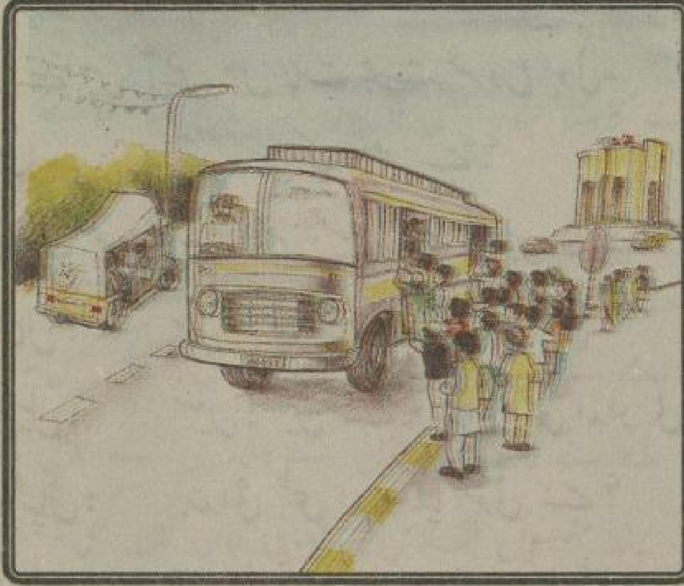
1: علامہ عبدالعلی غریبوں کا بہت خیال رکھتے تھے اور ______ کا مفت علاج کرتے تھے۔

2: علامہ عبدالعلی لوگوں سے ملے ______ تعلیم حاصل کرنے کا شوق دلایا۔

3: علامہ عبدالعلی نے تحریک پاکستان میں حصہ لیا ______ بابائے قوم کے قریبی ساتھیوں میں سے تھے۔

4: بچوں نے کہا" ______ پاکستانی بچے ہیں۔

ابتدائی طبی امداد



عید کا دوسرا دِن تھا - گلیوں اور بازاروں میں بڑی رونق تھی بس اسٹاپ پر ہجوم تھا- لوگ بس کا انتظار کر رہے تھے - جن میں دو لڑکے دانیال اور کمال بھی شامل تھے - سب کی نظریں اس طرف لگی ہوئی تھیں جدھر سے بس آنے والی تھی - اتنے میں بس نمودار ہوئی جیسے ہی بس رکی تمام مسافر جلدی جلدی بس میں سوار ہوگئے - دانیال اور کمال نیچے رہ گئے - جب بس چلی تو وہ بس کے ساتھ لٹک گئے-



اچانک دانیال کا پاؤں پھِسلا اور وہ زمین پرجا گرا - بس رک گئی - تمام مسافر دانیال کے گرد جمع ہو گئے - کمال نے سہارا دے کر اسے اٹھانا چاہا تو درد کی شدت سے دانیال کی چیخ نکل گئی - اس کا بازو جھول رہا تھا - ہر شخص اپنا اپنا مشورہ دے رہا تھا - ایک مسافر نے کہا "ارے بھئی! اس بچے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اسے فوراً ہسپتال لے جاؤ" - یہ سن کر دانیال نے رونا شروع کیا- ایک طالب علم نے کہا " لاؤ میں پٹی باندھ دیتا ہوں -" وہ دانیال کے قریب آیا - کاپی کی جلد نکال کر گتا موڑا - اپنی جیب سے رومال نکالا - دانیال کے بازو کو پکڑا - ہڈی کے سِروں کو ملایا اور پٹی باندھ دی - ایک چھوٹی لڑکی کا دوپٹہ لیا-



پٹی بنائی اور دانیال کے بازو کو سہارا دینے کے لیے اس کے گلے میں ڈال دی - دانیال کو سکون آگیا - طالب علم نے رکشا روکا - تینوں رکشے میں بیٹھ کر ہسپتال کی طرف روانہ ہو گئے- راستے میں آپس میں بات چیت شروع ہوئی-

کمال : آپ کا کیا نام ہے ؟

طالب علم: میرا نام جمیل ہے - میں طالب علم ہوں-

کمال : میں سمجھا کہ آپ ڈاکٹر ہیں -

جمیل : نہیں ! میں نے ابتدائی طبی امداد کی تربیت حاصل کر رکھی ہے-

دانیال: ابتدائی طبّی امداد کیا ہوتی ہے ؟

جمیل : ابتدائی طبّی امداد حادثات کا شکار ہونے والوں کی فوری مدد کرنے کا نام ہے-

وہ تھوڑی دیر میں ہسپتال پہنچ گئے - ڈاکٹر نے دانیال کے ایکسرے لئے - اس کے بازو پر پلستر چڑھایا اور انھیں گھر جانے کی اجازت دے دی -

دانیال: (جمیل سے) اب آپ ہمارے ساتھ گھر چلیں - میرے والدین آپ سے مل کر بہت خوش ہوں گے - وہ رکشے میں بیٹھ کر گھر پہنچے- گھر والوں کو سارا حال سنایا- دانیال کی امی نے جمیل کا شکریہ ادا کیا- محبت سے انھیں بٹھایا اور ان کی خاطر تواضع کی-

کھانے کے بعد دانیال نے جمیل سے پوچھا "اگر زیادہ چوٹ لگے تو خون بہنے لگتا ہے- ایسی حالت میں فوری طور پر مریض کی کیسے مدد کی جاسکتی ہے؟"

جمیل : جہاں سے زیادہ خون بہہ رہا ہو تو اس جگہ سے ذرا اوپر کس کر وقتی طور پر پٹی باندھ دی جائے تاکہ خون بہنا بند ہو جائے لیکن خیال رہے کہ یہ پٹی پندرہ منٹ سے زیادہ دیر تک نہ رہے ورنہ جسم کے اس حصّے کو نقصان پہنچ سکتا ہے -

کمال : بھائی ! بعض اوقات بچے کوئی زہریلی چیز نگل لیتے ہیں - ایسی صورت میں ان کی مدد کس طرح کی جا سکتی ہے -

جمیل : ایسی حالت میں میٹھا سوڈا پانی میں ملا کر پلائیں قے آنے سے زہریلا مادہ خارج ہو جائے گا۔ اس کے بعد اسے فوراً ہسپتال لے جائیں۔ ہمیں چاہیے کہ گھر میں دوائیں اور زہریلی چیزیں بچوں کی پہنچ سے دور رکھیں۔

دانیال : ایک دفعہ میرے ایک دوست کو بھڑ نے کاٹ لیا۔ اس کا سارا منہ سوج گیا بتائیے بھڑ کاٹ لے تو کیا کرنا چاہیے۔

جمیل : ایک سوئی گرم پانی میں اُبالیں۔ اس سوئی سے زخم میں سے بھڑ کا ڈنک نکال لیں۔ میٹھا سوڈا ڈنک والی جگہ پر لگا دیں۔ سوجن کم کرنے کے لیے کوئی کریم یا مرہم بھی لگا سکتے ہیں۔

کمال : پچھلے سال ہمارے محلے میں ایک بچے کو کتے نے کاٹ لیا۔ اس کے والدین نے کوئی پروا نہ کی اور ڈاکٹر سے علاج نہیں کروایا۔ چند مہینوں بعد اس بچے کی جان چلی گئی۔

جمیل : تم نے ٹھیک کہا۔ کتے کے جراثیم بہت خطرناک ہوتے ہیں۔ وہ فوراً انسانی جسم میں داخل ہو کر خطرناک اثرات پیدا کر دیتے ہیں۔ اس لیے مریض کو فوراً ڈاکٹر کے پاس لے جانا چاہیے اور حفاظتی ٹیکوں کا کورس شروع کروانا چاہیے۔

کمال : بھائی! پہاڑوں میں سانپ بہت ہوتے ہیں۔ اگر کسی کو سانپ کاٹ لے تو کیا کیا جائے۔

جمیل : یہ تو تم جانتے ہو کہ سانپ بہت زہریلا ہوتا ہے۔

دانیال : جمیل بھائی! معاف کریں آپ کی بات کاٹ رہا ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ سارے سانپ زہریلے نہیں ہوتے۔

جمیل : یہ بات درست ہے لیکن جب سانپ کسی کو کاٹ لے تو یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوتا ہے کہ سانپ زہریلا ہے کہ نہیں۔ اس لیے اگر کسی کو سانپ کاٹ لے تو اس کا علاج فوری طور پر کرنا چاہیے۔ سانپ کے کاٹنے سے اس کا زہر خون میں مل جاتا ہے۔ یہ زہر ملا خون دل میں پہنچ جائے تو موت واقع ہو سکتی ہے۔ اس لیے جس جگہ سانپ نے کاٹا ہو اس جگہ سے اوپر فوراً مضبوط پٹی یا رسی کس کر باندھ دیں تاکہ خون دل کی طرف نہ جائے۔ اس کے علاوہ جہاں سانپ نے کاٹا ہو اس جگہ کو تیز چاقو یا چھری سے کھرچ ڈالیں تاکہ زہر ملا خون

بہہ جائے۔ اس کے بعد جتنی جلدی ممکن ہو مریض کو ہسپتال پہنچائیں۔

دانیال کی امی یہ باتیں سن رہی تھیں۔ وہ بولیں "بیٹا جمیل! اللہ تمھیں خوش رکھے۔ تم نے میرے بیٹے کی مدد کی ہے۔ تم نے کتنی اچھی تربیت حاصل کر رکھی ہے۔ میں اپنے بیٹے سے بھی کہتی ہوں کہ وہ ابتدائی طبی امداد کی تربیت حاصل کرے اور تکلیف کے وقت دوسروں کی مدد کرے۔"

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: لڑکوں کے بس سے لٹکنے کا کیا نتیجہ نکلا؟

2: طالب علم نے دانیال کی فوری طور پر مدد کس طرح کی ؟

3: ابتدائی طبی امداد کا کیا مطلب ہے ؟

4: چوٹ لگنے کے بعد اگر زیادہ خون بہہ رہا ہو تو کیا کرنا چاہیے ؟

5: بچے زہریلی چیز نگل لیں تو کیا کرنا چاہیے ؟

6: بھڑ کاٹ لے تو اس کے ڈنک کو کیسے نکالتے ہیں؟

7: کتا کاٹ لے تو انسان کو کیا نقصان پہنچتا ہے ؟

8: اگر کسی کو سانپ کاٹ لے تو فوراً کیا کرنا چاہیے؟

9: ابتدائی طبی امداد کی تربیت کیوں ضروری ہے ؟

2: ان کے جملے بنائیں۔

انتظار کرنا ، نمودار ہونا ، جمع ہونا ، سہارا لینا ، سکون آنا ، روانہ ہونا ، نقصان ہونا۔

3: ہم معنی لفظ کے جوڑ ملائیں۔

ہجوم ، نمودار ، سکون ، دکھ ، مشکل ، پریشان ، مریض۔

فکرمند ، دشوار ، بیمار ، آرام ، ظاہر ، بھیڑ ، تکلیف ۔

4: الٹ معنی والے لفظ لکھیں۔

آہستہ ، گرم ، دکھ، میٹھا، خارج۔

5: واحد کے جمع اور جمع کے واحد بنائیں۔

حادثہ ، اوقات ، نقصان ، خطرہ ، اثر ، اشخاص ، تکالیف۔

6: جہاں بس رکتی ہے اسے بس اسٹاپ کہتے ہیں۔ بتائیں ان جگہوں کو کیا کہتے ہیں۔

1: جہاں ریل گاڑی ٹھہرتی ہے۔ ____________

2: جہاں ہوائی جہاز ٹھہرتا ہے۔ ____________

3: جہاں بحری جہاز ٹھہرتا ہے۔ ____________

4: جہاں ٹیکسیاں کھڑی ہوتی ہیں۔ ____________

5: جہاں تانگے کھڑے ہوتے ہیں۔ ____________

6: جہاں سائیکلیں کھڑی ہوتی ہیں۔ ____________

7: ابتدائی طبی امداد کے بارے میں آپ جو کچھ جانتے ہیں۔ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حضرت عائشہ صدیقہؓ رسول اللہ ﷺ کی بیوی تھیں۔ اس لیے انھیں ام المومنین کہا جاتا ہے۔ ان کا لقب صدیقہ تھا اور کنیت ام عبداللہ تھی۔ وہ مسلمانوں کے پہلے خلیفہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بیٹی تھیں۔ ان کے والد سب سے پہلے ایمان لانے والے لوگوں میں سے تھے۔ ان کا گھرانا مسلمان تھا۔ اس لیے ان کی تعلیم و تربیت اسلامی ماحول میں ہوئی تھی۔

حضرت محمد ﷺ کے ساتھ شادی کے بعد حضرت عائشہؓ، حضور ﷺ سے دینی تعلیم حاصل کرتی رہیں۔ ان کا حجرہ مسجد نبوی کے ساتھ ہی تھا۔ اس لیے وہ اپنے حجرے ہی میں حضور ﷺ کا درس اور خطبہ سنا کرتی تھیں اور ان احکام پر عمل بھی کرتی تھیں۔ حضور ﷺ کے ساتھ قربت کے باعث انھیں وہ باتیں بھی معلوم تھیں جو شاید دوسروں کو معلوم نہ تھیں۔ قرآن اور حدیث میں انھیں مہارت حاصل تھی۔ بڑے بڑے صحابہؓ بھی ان سے مسائل پوچھنے آیا کرتے تھے اور تسلی بخش جواب پاتے تھے۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کا حجرہ ان کی ساری زندگی میں تعلیم و تربیت کا مرکز بنا رہا۔ وہ اپنے حجرہ میں قرآن و حدیث کا درس دیا کرتی تھیں۔ جس میں مرد اور عورتیں الگ الگ بیٹھتے تھے۔ مردوں کے لیے وہ پردے کے پیچھے بیٹھ کر درس دیا کرتی تھیں۔ ان کا انداز بیان بہت سادہ اور واضح ہوتا تھا۔ ٹھہر ٹھہر کر بولتی تھیں تاکہ سننے والے اچھی طرح سمجھ جائیں اور لکھنا چاہیں تو لکھ بھی لیں۔

حضرت عائشہؓ نے خاص طور پر عورتوں میں قرآن و حدیث کی تعلیم پھیلانے کے لیے بہت کام کیا۔ عورتیں ان سے دین کے بارے میں سوالات پوچھتی تھیں۔ وہ قرآن وحدیث کی روشنی میں جواب دیتیں اور ساتھ ہی اس بارے میں اپنا عمل بھی بتا دیتیں۔

ام المومنین حضرت عائشہؓ بہت عبادت کرنے والی تھیں۔ عبادت کے وقت ان پر اللہ تعالیٰ کا خوف طاری ہو جاتا۔ آنکھوں میں آنسو آجاتے۔

وہ بہت سخی اور فیاض تھیں۔ جو ہاتھ آتا، یتیموں، غریبوں اور ضرورت مندوں میں تقسیم کر دیا کرتی تھیں۔ اپنے لیے کچھ بچا کر نہ رکھتیں۔ اسی لیے ان کی اپنی زندگی بہت سادہ تھی۔

وہ رمضان المبارک سن 58 ہجری میں وفات پا گئیں۔ ان کی وصیت کے مطابق انھیں مدینے کے مشہور قبرستان جنت البقیع میں دفن کیا گیا۔

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: حضرت عائشہؓ کے والد کون تھے؟

2: حضرت عائشہؓ کا تعلیم دینے کا طریقہ بتائیں؟

3: حضرت عائشہؓ سے لوگ دینی مسائل کیوں پوچھنے آیا کرتے تھے؟

4: حضرت عائشہؓ کا درس دینے کا انداز کیا تھا؟

5: حضرت عائشہؓ کہاں دفن ہیں؟

2: ان کے معنی لکھیں۔

ام لمومنین، کنیت، حجرہ، خطبہ، انداز بیان، فیاض، وصیت۔

3: ان سے جملے بنائیں۔

تعلیم و تربیت، عبادت کرنا، عمل کرنا، درس دینا، وصیت کرنا۔

4: واحد کے جمع اور جمع کے واحد بنائیں۔

لقب، خلیفہ، احکام، خطبہ، عمل، مرکز، احادیث، مسائل۔

5: "و" لگا کر مرکب لفظ بنائیں جیسے تعلیم و تربیت۔

قرآن حدیث، مرد عورت، سوال جواب، علم ادب، دین دنیا۔

6: درج ذیل خانوں میں پانچ پانچ لفظ لکھیں۔

اسم	اسم ضمیر	اسم صفت

ایک کہانی بڑی پرانی

رات بہت سرد تھی۔ برف باری ہو رہی تھی۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ لوگ نرم اور گرم بستروں میں میٹھی نیند کے مزے لے رہے تھے۔

علی اور اِس کے تین دوست مکان سے باہر کھڑے باتیں کر رہے تھے ان میں سے ہر ایک دوسروں سے زیادہ طاقت ور اور مضبوط ہونے کا دعویٰ کر رہا تھا۔

علی: میں سب سے زیادہ طاقت ور اور مضبوط ہوں۔

موسیٰ: اچھا مان لیتے ہیں مگر تم کیا کر سکتے ہو؟

علی: میں یہ سرد رات آگ کے بغیر باہر گزار سکتا ہوں۔

یہ سُن کر تینوں دوستوں نے زور دار قہقہہ لگایا۔

علی: (غصّے سے) میری بات پر کیوں ہنستے ہو۔ کیا تم مجھے کمزور سمجھتے ہو۔

موسیٰ: تم سرد رات باہر گزارو گے تو تمھیں پتا چل جائے گا۔

علی: ٹھیک ہے اگر میں ایسا نہ کر سکا تو تم تینوں کو کھانا کِھلاؤں گا لیکن یہ تو بتاؤ اگر میں نے ساری رات باہر گزار دی تو تم مجھے کیا دو گے؟

موسیٰ: ہم تمھیں پکنک کے لیے جھیل کے کنارے لے جائیں گے۔

تینوں دوست علی کو خدا حافظ کہہ کر اپنے اپنے کمروں میں جانے لگے۔ جاتے جاتے موسیٰ نے کہا "علی خیال رکھنا سردی سے جم نہ جانا"



نوری: خوش رہو میرے دوست!

حمید: شب بخیر

رات لمبی اور تاریک تھی علی بیچارا باہر سردی میں ٹھٹھر رہا تھا۔ سردی سے اس کا بُرا حال تھا اِس کی کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کرے ۔ اچانک اِسے

ایک مکان کی کھڑکی میں موم بتی جلتی نظر آئی۔موم بتی کی روشنی دیکھ کر اُسے حرارت محسوس ہوئی وہ تمام رات اس موم بتی کو دیکھتا رہا اور گلی میں اِدھراُدھر چلتا رہا۔ اِس طرح اس نے تمام رات موم بتی کو دیکھ کر گزار دی۔ جب صبح سورج نکل آیا تو علی نے خدا کا شکر ادا کیا۔ اس دوران میں تینوں دوست باہر آ گئے۔

موسیٰ: علی! رات کیسے گزری؟

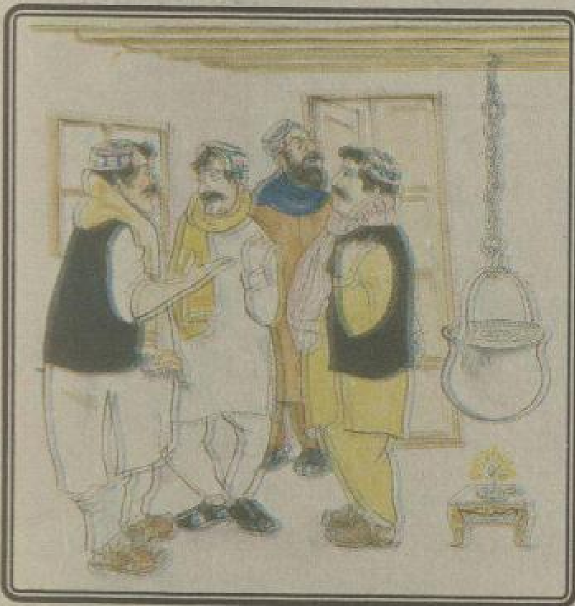
علی: (دھیمے لہجے میں) اچھی گزری ایک گھر کی کھڑکی میں موم بتی جلتی نظر آئی۔ ساری رات اِس موم بتی کو دیکھ دیکھ کر گزار دی۔

حمید: اچھا! تم نے موم بتی سے حرارت حاصل کی۔

نوری: تم نے موم بتی سے حرارت حاصل کی ہے اِس لیے تم اب ہمیں کھانا کھلانے کا بندوبست کرو۔

علی: کمال کرتے ہو میں ساری رات باہر سردی میں ٹھٹھرتا رہا اب کھانا بھی کھلاؤں؟ یہ تو کوئی انصاف نہیں ہے۔

موسیٰ: تم ہی نے کہا تھا کہ تم حرارت کے بغیر یہ سرد رات باہر گزار سکتے ہو لیکن تمام رات تم موم بتی سے حرارت حاصل کرتے رہے۔



علی: (کچھ سوچ کر) ٹھیک ہے میں تم لوگوں کو کھانا کھلاؤں گا لیکن تمھیں تھوڑا انتظار کرنا پڑے گا۔

یہ کہہ کر علی باورچی خانے چلا گیا۔ تینوں دوست بہت انتظار کرتے رہے لیکن علی واپس نہ آیا۔ آخر تنگ آ کر تینوں دوست باورچی خانے میں گئے۔ انھوں نے دیکھا دیگچی چھت سے لٹکی ہوئی ہے اور نیچے فرش پر موم بتی جل رہی ہے۔

موسیٰ: علی! یہ کیا ہو رہا ہے۔ موم بتی سے کھانا کیسے پکے گا؟

علی: میرے دوست! اگر موم بتی مجھے حرارت دے سکتی ہے تو یقیناً اس سے کھانا بھی پک سکے گا۔
علی کا جواب سن کر تینوں دوست بہت شرمندہ ہوئے اور وعدہ کے مطابق پکنک منانے اِسے جھیل کے کِنارے لے گئے۔

مشق

1: سوالوں کے جواب دیں۔

1: علی اور اس کے دوستوں میں کیا گفتگو ہوئی ؟
2: علی کی کس بات پر دوستوں نے قہقہہ لگایا ؟
3: دوستوں نے آپس میں ایک دوسرے سے کیا وعدہ کیا؟
4: علی نے رات کیسے گزاری ؟
5: دوستوں نے علی سے کھانا کھلانے کی فرمائش کیوں کی؟
6: علی کی بات سن کر دوستوں نے کیا کہا ؟
7: علی نے کھانا پکانے کے لیے کیا طریقہ اختیار کیا ؟
8: موسیٰ نے موم بتی پر کھانا پکتے دیکھا تو کیا کہا ؟
9: علی نے دوستوں کو کیا جواب دیا؟
10: علی کے دوستوں نے اپنا وعدہ کیسے پورا کیا ؟

2: اِن کے معنی لکھیں۔

مضبوط، حرارت ، قہقہہ ، ٹھٹھرنا، دعویٰ۔

3: ان سے جملے بنائیں۔

میٹھی نیند ، زور دار، شب بخیر، محسوس کرنا ، شرمندہ ہونا ، انصاف کرنا۔

4: الٹ معنی والے لفظ لکھیں۔

نرم ، طاقت ور ، باہر ، نیچے، پگھلنا۔

5: اس سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

6: خالی جگہ پر کریں۔

مضبوط ، میٹھی ، سرد ، ٹھنڈی ، کمزور

1: رات بہت ______ تھی۔

2: ______ ہوا چل رہی تھی۔

3: لوگ بستروں میں ______ نیند کے مزے لے رہے تھے۔

4: علی دوستوں میں سب سے زیادہ ______ ہے۔

5: تینوں دوست علی کو ______ سمجھتے تھے۔

7: کوئی مزاحیہ کہانی جماعت میں سنائیں۔

جنگل



ایک گھنیرا جنگل دیکھا   اس جنگل میں منگل دیکھا

چیڑ، دیار، بلوط کھڑے تھے   دو چھوٹے تھے چار بڑے تھے

مخمل جیسی گھاس بچھی تھی   دور بچھی تھی پاس بچھی تھی

پنچھی دیکھے رنگ برنگے   اک رنگے ، دو رنگے ترنگے

چڑیا ، مینا ، طوطا ، تیتر   کوا ، چکوا ، ہدہد ، تلیر

ریچھ اور چیتوں کے قصے تھے   بن میں ایسے بھی حصے تھے

ابر کے کالے بھورے جھنڈے   ہوا کے جھونکے ٹھنڈے ٹھنڈے

ہر شے خوش خوش جھوم رہی تھی   ٹھہری تھی یا گھوم رہی تھی!

آنکھ کو بھاتا منظر سارا!   اچھا اچھا ، پیارا پیارا

ہر اِک چیز میں جان رچی تھی   ہر سو ایسی دھوم مچی تھی

پیڑ، پرندہ، گھاس، جہاں ہے　　یہ جانو ان میں بھی جاں ہے
اللہ نے سب روپ سنوارے　　ذمے ہے یہ فرض ہمارے
ان کا پورا دھیان کریں ہم　　ناحق مت نقصان کریں ہم
اِس قومی دولت کو بچائیں
بلکہ اِس کو اور بڑھائیں

(شوکت واسطی)

مشق

1: اس نظم میں کچھ پرندوں اور جانوروں کے نام آئے ہیں پرندوں اور جانوروں کے نام الگ الگ لکھیں۔
2: اس نظم میں مختلف درختوں کے نام آئے ہیں ان کے نام لکھیں؟
3: ان سے جملے بنائیں۔
رنگ برنگے، جنگل میں منگل، پنچھی، روپ سنوارا، ہوا کا جھونکا۔
4: جنگل سے ہمیں کیا کیا فائدے حاصل ہوتے ہیں؟
5: (ا) نظم میں سے ہم آواز الفاظ تلاش کر کے لکھیں۔
جیسے، جنگل، منگل۔
(ب) نظم میں سے حرف "چ" سے شروع ہونے والے الفاظ تلاش کر کے لکھیں۔

چالاک لومڑی

ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کسی جنگل میں شیر، بھیڑیا اور لومڑی رہتے تھے۔ ایک دن وہ اکٹھے شکار کی تلاش میں نکلے۔ وہ چلتے چلتے دور پہاڑوں میں نکل گئے۔



شیر نے ایک جنگلی گائے، ایک بکرا اور خرگوش شکار کیا۔ لومڑی اور بھیڑیے کو شیر کے ساتھ رہنا بہت اچھا لگ رہا تھا۔ انھوں نے سوچا جو بھی شیر کے ساتھ رہتا ہے اسے کھانے کو تازہ گوشت مل جاتا ہے۔ شیر نے جو جانور شکار کیے تھے وہ انھیں پہاڑ سے میدان میں لے آئے۔ شکار کو دیکھ کر بھیڑیے اور لومڑی کا جی للچایا۔ وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے "شکار کی تقسیم برابر برابر ہونی چاہیے۔ شیر نے دونوں کی بات سن لی۔

شکار تقسیم کرنے کا وقت آیا تو شیر نے بھیڑیے کو قریب بلایا اور کہا "میں تمھیں اپنا نائب مقرر کرتا ہوں۔ تم شکار تقسیم کرو۔" بھیڑیے نے کہا "اے بادشاہ! تو بڑا ہے اس لیے یہ جنگلی گائے تیری ہے۔ بکرا میرا حصّہ ہے کیونکہ میں قد میں تم سے ذرا چھوٹا ہوں۔ رہی لومڑی تو خرگوش اسے ملنا چاہیے کیونکہ وہ ہم دونوں سے قد میں چھوٹی ہے۔

بھیڑیے کی بات سن کر شیر کو بہت غصہ آیا۔ اس نے کہا "اے بھیڑیے! تیری یہ مجال کہ



ہمیں "تو" کہہ کر پکارے۔ میں تجھے اس بے ادبی کا ابھی مزہ چکھاتا ہوں۔" یہ کہہ کر شیر نے ایک ہی پنجے سے بھیڑیے کا کام تمام کر دیا۔

اس کے بعد شیر لومڑی کی طرف مڑا اور کہنے لگا۔ "اب تم شکار تقسیم کرو۔" لومڑی سب سے پہلے آداب بجا لائی۔ پھر کہنے لگی "بادشاہ سلامت! یہ موٹی گائے حضور کے ناشتے کے لیے ہے۔ بکرا دوپہر کی یخنی کے لیے اور خرگوش شام کے وقت حضور کے کھانے کے کام آئے گا۔"

شیر نے کہا "واہ بی لومڑی! تو نے تقسیم کا اچھا طریقہ اختیار کیا۔ سچ سچ۔ بتا یہ ترکیب تو نے کہاں سے سیکھی؟ لومڑی نے عرض کیا "جہاں پناہ! بھیڑیے کے انجام سے۔" شیر کو لومڑی کی بات پسند آئی۔ اس نے کہا "یہ تینوں شکار تم رکھ لو۔" یہ کہہ کر شیر دہاڑتا ہوا جنگل کی طرف چلا گیا۔

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: بھیڑیے اور لومڑی کو شیر کے ساتھ رہنا کیوں اچھا لگ رہا تھا؟

2: بھیڑیے اور لومڑی نے آپس میں کیا بات کی؟

3: بھیڑیے کی کس حرکت پر شیر کو غصہ آیا؟

4: بھیڑیے کا کیا انجام ہوا ؟

5: شیر نے لومڑی سے کیا کہا ؟

6: لومڑی شیر سے کیسے مخاطب ہوئی ؟

7: شیر لومڑی سے کیوں خوش ہوا ؟

8: لومڑی سے خوش ہو کر شیر نے کیا کہا؟

9: اس کہانی سے آپ نے کیا سبق سیکھا ؟

2: ان سے جملے بنائیں -

مقرر کرنا، کام آنا، عرض کرنا، تلاش کرنا، شکار کرنا-

3: ایک ہی معنی والے الفاظ کے جوڑ ملائیں -

تلاش کرنا، کھانا، لالچ، بادشاہ، بے مثال، غرور، نامور، شوربا،

حرص، بے نظیر، تکبر، ڈھونڈنا،خوراک، مشہور، یخنی، سلطان-

4: واحد کے جمع بنائیں-

اختیار ، جنگل ، ادب ، حال ، سبق ، حکم-

5: مذکر کے مونث بنائیں -

بیل ، بکرا ، شیر ، ہاتھی ، بادشاہ ، ہرن ، بندر ، گھوڑا ، کتا ، چوہا -

6: خالی جگہ پر کریں -

لالچ ، قابلیت ، غرور ، تازہ ، جی للچایا -

1: ________ کا سر نیچا -

2: ________ بری بلا ہے-

3: ایسا طریقہ اختیار کرو جس سے تمہاری ________ ظاہر ہو-

4: ________ ہوا صحت کے لیے مفید ہے -

5: شکار کو دیکھ کر بھیڑیے اور لومڑی کا ________

بک بینک

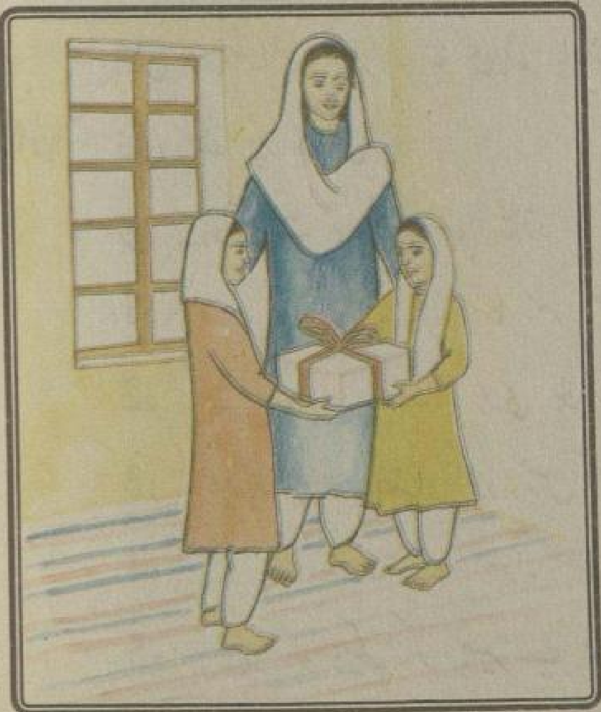
ریحانہ ایک دن سکول آئی تو کچھ پریشان تھی - اس کی سہیلی فرح نے پریشانی کی وجہ پوچھی تو ریحانہ نے کہا: "میں نے آج گھر کا کام نہیں کیا ہے - مجھے ڈر ہے استانی صاحبہ بہت ناراض ہوں گی"

فرح: تم نے گھر کا کام کیوں نہیں کیا؟

ریحانہ: میری کتاب گم ہوگئی تھی- ابو کچھ دِن سے بیمار ہیں- کام پر نہیں گئے- اس لیے پیسے نہیں تھے- میں نئی کتاب نہیں خرید سکی-

اتنے میں استانی صاحبہ جماعت میں داخل ہوئیں- حاضری لگانے کے بعد انھوں نے سب لڑکیوں کا کام دیکھا- جن لڑکیوں نے کام کیا تھا انھیں شاباش دی- ریحانہ کی باری آئی تو وہ کام نہ دکھا سکی- اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے مگر وہ خاموش رہی- اپنی سہیلی کو روتا دیکھ کر فرح اٹھ کھڑی ہوئی- وہ بولی "باجی! ریحانہ کی کتاب گم ہوگئی تھی اسی لیے کام نہیں کرسکی-

چھٹی کے بعد فرح گھر پہنچی، تو اداس تھی، اس کی امی نے پوچھا: "بیٹی فرح خیر تو ہے آج تم اداس ہو" فرح نے امی کو ریحانہ کا حال بتایا تو امی کہنے لگیں "بیٹی! تم ریحانہ کو کتاب خرید کر دے دیتیں"



فرح: امی! شاید ریحانہ اس طرح مجھ سے کتاب لینا پسند نہ کرتی-

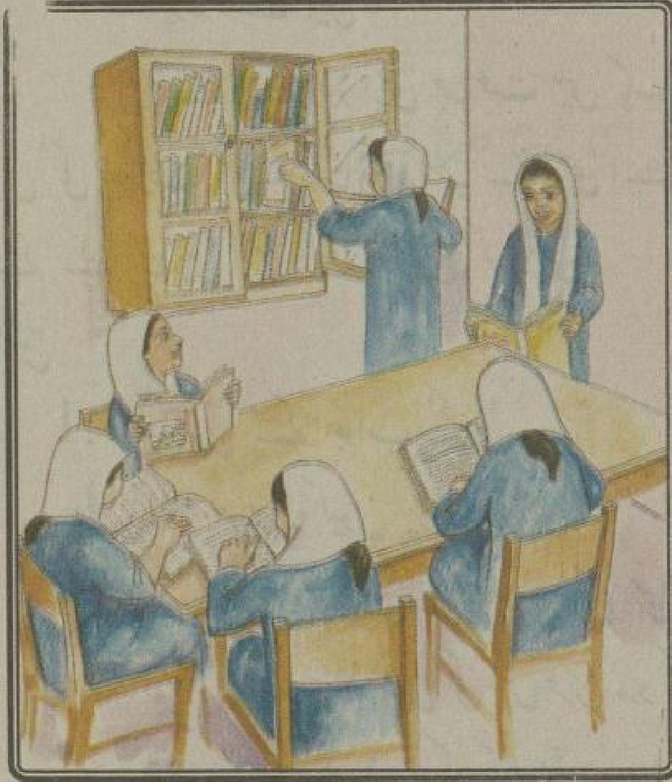
کھانا کھانے کے بعد فرح نے کہا "امی! آج ریحانہ کی سالگرہ ہے- میں نے ریحانہ کی مدد کرنے کی ایک ترکیب سوچی ہے"

فرح امی کے ساتھ بازار گئی - اس نے ریحانہ کے لیے تحفے خریدے - شام کو وہ اپنی امی کو ساتھ لے کر

ریحانہ کے گھر پہنچ گئی - ریحانہ کو سالگرہ کی مبارک باد دی اور تحفے اس کے حوالے کیے - ریحانہ تحفے پا کر بہت خوش ہوئی- فرح چلی گئی تو ریحانہ نے تحفے کھولے- خوب صورت تحفوں کے ساتھ کچھ کتابیں اور کچھ کاپیاں بھی تھیں - اس نے دل میں اپنی سہیلی کا شکریہ ادا کیا-

فرح اپنی امی کے ساتھ گھر واپس آئی تو کہنے لگی " امی ! آج میں اپنی سہیلی کی مدد کر کے بہت خوش ہوں -

امی : ہاں بیٹی ! دوسروں کی مدد کرنا بہت اچھی بات ہے - اس سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتا ہے- بیٹی ! تم اپنی استانی صاحبہ اور سہیلیوں سے مشورہ کر کے اپنے سکول میں ایک بک بینک کیوں قائم نہیں کر لیتیں ؟



فرح : امی جان ! بک بینک کیا ہوتا ہے ؟

امی : بک بینک اپنی مدد آپ کے تحت ایک طرح کی لائبریری ہوتی ہے- جس میں بچے خود ہی کتابیں جمع کرتے ہیں اور خود ہی اس سے کتابیں لے کر پڑھتے ہیں-

فرح : یہ بہت اچھی تجویز ہے- ذرا یہ بتائیے کہ بک بینک کِس طرح قائم ہو گا ؟

امی : ہر گھر میں کچھ ایسی کتابیں ضرور ہوتی ہیں جنھیں پڑھنے کے بعد لوگ ایک طرف رکھ دیتے ہیں- لڑکیاں اپنے گھر سے ایسی ساری کتابیں لے آئیں اور جماعت میں جمع کرادیں - لڑکیاں اپنے جیب خرچ سے پیسے بچا کر نئی کتابیں بھی خرید سکتی ہیں- کتابیں جمع کرنے کی ایک مہم بھی چلائی جا سکتی ہے - دوستوں اور رشتہ داروں کے ہاں سے بھی کتابیں اکٹھی کی جا سکتی ہیں- تھوڑی سی کوشش سے اچھی خاصی تعداد میں کتابیں جمع ہو سکتی ہیں- اس طرح

بک بینک قائم ہو جائے گا۔

فرح : امی جان ! بک بینک کس طرح کام کرتا ہے ؟

امی : بس اسی طرح جس طرح کوئی لائبریری کام کرتی ہے ۔ استانی صاحبہ یا کوئی سمجھ دار لڑکی کتابوں کو ایک رجسٹر میں درج کرے اور ان کا حساب کتاب رکھے لڑکیوں کے نام کتابیں جاری کرے ، واپس لے اور یہ کوشش کرے کہ کتابیں گم یا ضائع نہ ہوں ۔ یہ کوشش بھی کرے کہ کتابوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا رہے۔

فرح : امی جان ! آپ کی تجویز بہت اچھی ہے۔ بک بینک کے ذریعے سے ہم اچھی اچھی کتابیں پڑھ سکتے ہیں ۔

فرح نے اگلے روز اپنی جماعت میں بک بینک بنانے کی تجویز پیش کی۔ سب لڑکیوں نے اس کی تعریف کی۔ استانی صاحبہ نے بھی اسے پسند کیا ۔ اگلے ہی دن سے لڑکیوں نے بک بینک کے لیے کتابیں جمع کرنا شروع کر دیں۔

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: ریحانہ کیوں پریشان تھی ؟

2: فرح گھر آئی تو کیوں اداس تھی؟

3: ریحانہ نے فرح کی کس طرح مدد کی ؟

4: امی نے فرح کو کیا مشورہ دیا ؟

5: بک بینک کیا ہوتا ہے؟

6: بک بینک کس طرح کام کرتا ہے؟

2: ان کے معنی بتائیں اور جملوں میں استعمال کریں۔

ناراض ، سال گرہ ، مبارک باد ، مشورہ ، تجویز ، مہم ، اضافہ ، پریشان۔

3: مل جل کر کام کرنے کے چند فائدے لکھیں۔

4: الٹ معنی والے الفاظ لکھیں۔

حاضر، پسند، خوبصورت، خرید۔

5: کسی ایک پر پانچ جملے لکھیں۔

میرا سکول ، بک بینک

6: اپنی جماعت میں بک بینک قائم کرنے کی کوشش کریں۔

7: (ا) لڑکی کو شاباش دی استانی نے۔

(ب) استانی نے لڑکی کو شاباش دی۔

استعمال کے لحاظ سے جملہ "ب" درست ہے۔ اسی طرح درج ذیل جملوں کو درست کرکے لکھیں۔

1: نئی کاپی خریدی ہے میں نے۔

2: گم ہوگئی ہے ریحانہ کی کتاب۔

3: تحفہ خریدا فرح نے۔

4: کتابیں جمع کیں لڑکیوں نے۔

5: تحفے کھولے ریحانہ نے۔

بوجھو تو جانیں

وہ اڑتا ہے لیکن پرندہ نہیں ہے
کسی پیڑ کا کوئی پتا نہیں ہے
پتنگا ہے وہ اور نہ ہے وہ پتنگ
مگر اس میں اڑنے کی ہے اک ترنگ
نہ وہ بھوت ہے اور نہ شیطان ہے
نہ اس میں ہماری طرح جان ہے
جو نزدیک ہو چیل جیسا بنے
جو اڑ جائے اونچا ستارہ بنے
زمانے میں ہے اس کی تیزی کی دھاک
وہ جاتا ہے لے کر ولایت کی ڈاک
نہیں عام ہر چند اس پر سفر
زن و مرد کرتے ہیں اکثر سفر
یہ ہم نے بتایا کہ ہے کام کیا
اور اب تم یہ بوجھو کہ ہے نام کیا

(مشکور احمد رانا)

مشق

1: ان کے معنی لکھیں۔
پتنگا، ترنگ، بھوت، شیطان، چیل، دھاک، ولایت، زن۔

2: جوڑ بنائیں جیسے پرندہ — پنچھی
پتنگ، پیڑ، پتنگا، زن،
شجر، گڈی، عورت، پروانہ۔

3: لفظ "ہم" کے بعد کوئی لفظ لگا کر تین الفاظ بنائیں۔
مثلاً ہم وطن۔

4: آپ کم از کم تین پہیلیاں لکھ کر لائیں اور جماعت میں پوچھیں۔

میں کوئٹہ ہوں

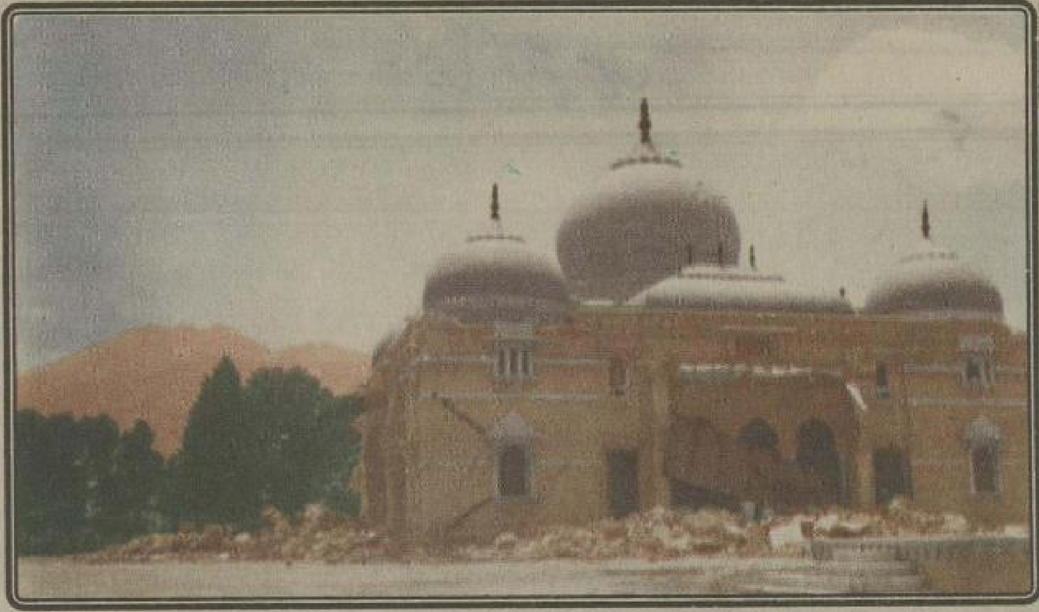


میزان چوک، کوئٹہ (1935ء کے زلزلے سے پہلے)

بہت عرصہ پہلے میرا نام شال کوٹ تھا۔ اب میں کوئٹہ کے نام سے مشہور ہوں۔ شال کوٹ پہاڑوں کے درمیان وادی میں آباد تھا۔ چھوٹا سا خوب صورت شہر۔ آبادی کم تھی۔ سڑکیں کشادہ اور صاف ستھری تھیں۔ جن پر بارش کا پانی نہیں ٹھہرتا تھا۔ ہر طرف درخت پھول اور سبزہ ہی سبزہ تھا۔ یہ وادی سیب، زرد آلو، بادام، انار اور آڑو کے درختوں سے بھری ہوئی تھی۔ شاید اسی لیے مجھے باغوں کا شہر کہتے تھے۔

انگریزوں کے دور حکومت میں میرے ہاں ریزیڈنسی، سٹاف کالج، سنڈیمن ہسپتال اور ڈاک خانہ جیسی خوب صورت عمارتیں تعمیر ہوئیں۔ گندے پانی کے نکاس کا انتظام کیا گیا۔ سڑکوں کے ارد گرد درخت لگائے گئے۔ ہنہ جھیل اور دوسری تفریح گاہیں بنائی گئیں۔ لوگ یہاں آکر بہت خوش ہوتے تھے۔ 1935ء میں ایک خوفناک زلزلے نے مجھے ملبے کے ڈھیر میں تبدیل کر دیا۔ باہمت لوگوں نے مجھے دوبارہ تعمیر کیا۔ آہستہ آہستہ میں بڑھتا اور پھیلتا چلا گیا۔

میں نے بابائے قوم قائد اعظم کو دو مرتبہ دیکھا۔ پہلی مرتبہ ریلوے اسٹیشن پر۔ لوگوں کا ہجوم تھا۔ پاکستان زندہ باد، قائد اعظم زندہ باد کے نعرے لگ رہے تھے۔ قائد اعظم ریل کے ڈبے سے



سنڈیمن لائبریری، کوئٹہ (1935ء کے زلزلے کے بعد)

باہر آئے۔ ہاتھ کا اشارہ کیا۔ لوگ چپ ہوگئے۔ یہ نظم وضبط کی اعلیٰ مثال تھی۔ دوسری بار اسلامیہ ہائی سکول میں انھیں دیکھا جب وہ قوم کے بچوں سے باتیں کر رہے تھے۔

پھر جب پاکستان بن گیا تو قوم نے پاکستان کی تعمیر و ترقی کا کام شروع کیا۔ بلوچستان میں بھی ترقیاتی کام شروع ہوئے۔ میں صوبے کا دارالحکومت بنا۔ میری آبادی بڑھنے لگی۔ نئی نئی بلند و بالا عمارتیں بننے لگیں۔ سکول، کالج، یونیورسٹی، میڈیکل کالج، ریلوے اسٹیشن، ٹی وی اسٹیشن، ہوائی اڈہ اور بے شمار عمارتیں تعمیر ہوئیں۔ گاڑیوں کی تعداد بڑھنے لگی۔ ایک نئی سواری رکشا بھی چلنے لگی۔ اب سڑکوں پر دھواں ہی دھواں نظر آتا ہے۔

نئی نئی آبادیاں تعمیر ہوئیں۔ لیکن افسوس میری خوب صورتی، میری صفائی، میرا حسن اور میرا ماحول پہلے جیسا نہ رہا۔ بڑھتی ہوئی آبادی کے پیش نظر سڑکیں تنگ ہوگئیں۔ نالیاں ٹوٹ کر بے کار ہوگئیں۔ جگہ جگہ کوڑے کرکٹ کے ڈھیر لگ گئے بیماریوں میں اضافہ ہوگیا۔ اب حال یہ ہے کہ ہسپتالوں میں مریضوں کی لمبی لمبی قطاریں لگی رہتی ہیں۔ کئی کئی گھنٹوں تک باری نہیں آتی۔ طالب علموں کو سکولوں اور کالجوں میں داخلہ نہیں ملتا کیونکہ طالب علم زیادہ اور تعلیمی ادارے کم ہیں۔ یہ سب بے تحاشا آبادی بڑھنے کے نتائج ہیں۔

آبادی میں اضافے سے پورا ماحول تبدیل ہوگیا ہے۔اس کا موسم پر بھی اثر پڑا ہے۔ سردیوں



جناح روڈ ، کوئٹہ (1935ء کے زلزلے کے بعد)

میں بارشیں بھی کم ہونے لگی ہیں۔ برف گرنا بہت کم ہوگئی ہے۔ اس طرح پانی کی کمی ہوگئی ہے۔ درخت، پھول اور سبزہ کم کم نظر آنے لگے ہیں۔ سڑکیں کشادہ کرنے کے لیے درخت کاٹے گئے۔

چند برسوں سے ماحول کو بہتر بنانے کی کوشش شروع ہوگئی ہے۔ میں بہت خوش ہوں۔ کیونکہ اب چھاؤنی کے علاقے میں باغات، درخت، پھول اور سبزہ نظر آنے لگے ہیں۔ شہر سے لوگ تفریح کے لیے یہاں آتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ شہر کے لوگ بھی اس کوشش سے سبق حاصل کریں اور مل جل کر نہ صرف میری خوب صورتی مجھے لوٹا دیں بلکہ اس میں اضافہ بھی کریں۔

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: شال کوٹ کی چند خاص باتیں کون کون سی ہیں؟

2: شال کوٹ کو باغوں کا شہر کیوں کہتے تھے؟

3: اس وقت کی خاص عمارتیں کون کون سی تھیں؟

4: بلوچستان کا دارالحکومت بننے کے بعد کوئٹہ میں کون کون سی نمایاں تبدیلیاں آئیں؟

5: نئی نئی عمارتوں اور آبادیوں کی تعمیر سے کون کون سی خرابیاں پیدا ہوئیں؟

6: کیا وجہ ہے کہ بچوں کو سکولوں میں داخلہ نہیں ملتا ہے اور ہسپتال میں مریضوں کی قطار لگی ہوتی ہے؟

7: آبادی کے بے تحاشا بڑھنے کے موسم پر کیا اثرات پڑے ہیں؟

8: شہر کے لوگ چھاؤنی میں کیوں تفریح کے لیے جاتے ہیں؟

9: کوئٹہ نے اپنے مستقبل کے لیے کیا دعا کی ہے؟

2: واحد کے جمع اور جمع کے واحد بنائیں۔

باغ، عمارات، تعمیر، حالات، مکان، خیال۔

3: اس سبق کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

4: ان پر چار چار جملے لکھیں۔

شال کوٹ، کوئٹہ۔

خط

27 جوہر روڈ سبی۔
15 جون 1996ء

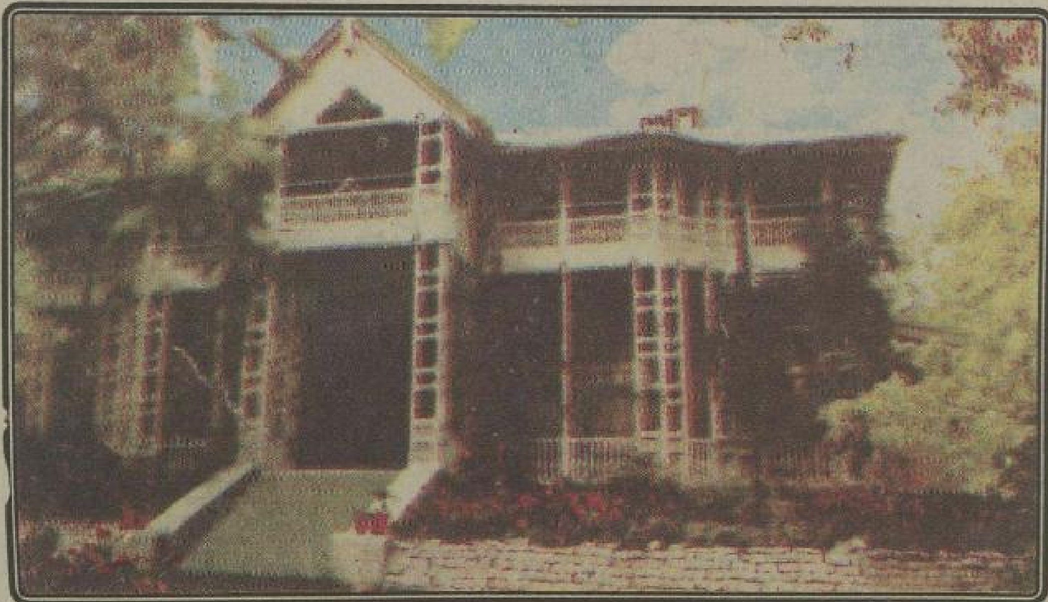
پیارے دوست!

السلام علیکم۔

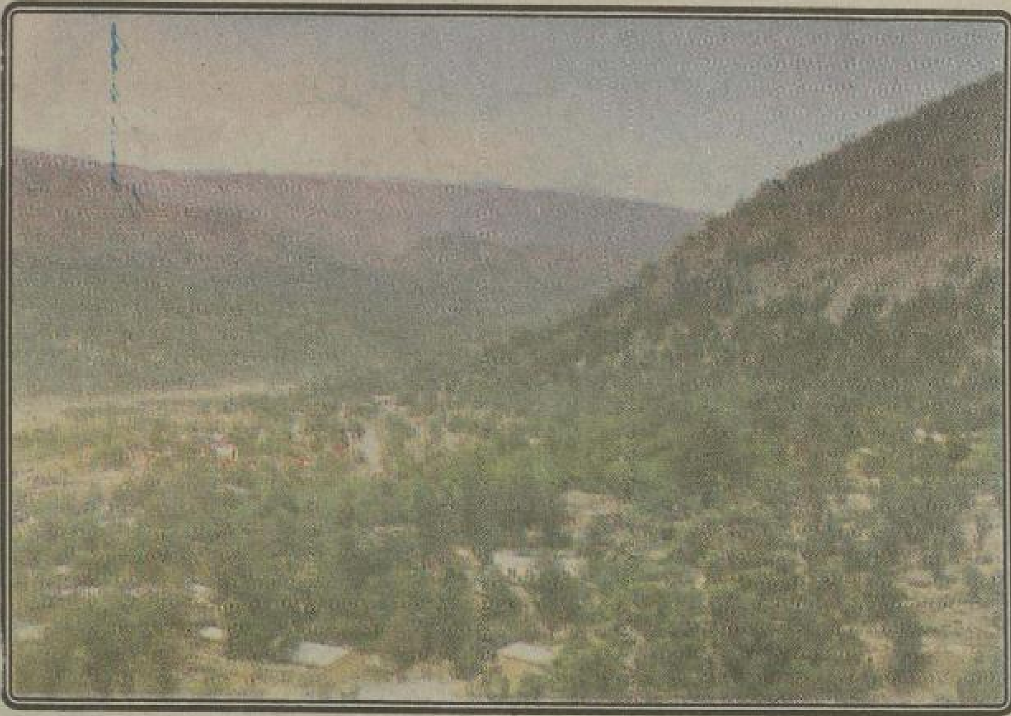
تمھارا خط ملا۔ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ تم نے چھٹیوں میں مری کی سیر کی۔ تم نے میری چھٹیوں کے بارے میں پوچھا ہے۔ میرے دوست! میں گرمیوں کی چھٹیوں میں اپنے سکول کے ساتھیوں کے ساتھ زیارت گیا تھا۔ ہمارے استاد محترم بھی ہمارے ساتھ تھے۔

کوئٹہ سے 122 کلومیٹر کے فاصلے پر زیارت کی خوب صورت وادی واقع ہے۔ ہم تین گھنٹے کے سفر کے بعد زیارت پہنچے۔ زیارت تک سڑک پہاڑوں کے درمیان بل کھاتی ہوئی گزرتی ہے۔ ان پہاڑوں کے درمیان چھوٹی چھوٹی وادیاں ہیں۔ ان میں زیارت اور کواس کی وادیاں بہت مشہور ہیں۔ زیارت کی وادی خوش گوار آب و ہوا اور قدرتی حسن کی وجہ سے ملک بھر میں مشہور ہے۔ یہاں کے مشہور پھل سیب اور چیری ہیں۔

ہم سب سے پہلے زیارت ریذیڈنسی گئے جہاں قائداعظم نے اپنی زندگی کے آخری دن گزارے تھے۔ حکومت نے اسے قومی یادگار بنا دیا ہے۔ عمارت کے سامنے سرسبز گھاس اگی ہوئی ہے رنگ رنگ کے پھول



کھلے ہوئے ہیں۔ وہاں ہم نے مالی بابا سے خوب باتیں کیں۔ مالی بابا نے بتایا کہ گرمیوں میں زیارت کا موسم خوش گوار رہتا ہے۔ سردیوں میں خوب برف گرتی ہے اور بارش ہوتی ہے۔ لوگ برف باری کا منظر دیکھنے کے لیے زیارت آتے ہیں۔ سردیوں میں یہاں کے اکثر لوگ گرم علاقوں کی طرف چلے جاتے ہیں۔ موسم بہار میں چاروں طرف خوب صورت پھول کھلتے ہیں۔ تمام پہاڑ جنگلی پھولوں سے ڈھک جاتے ہیں۔ دنیا کے قدیم ترین صنوبر (جونیپر) کے جنگلات انھیں پہاڑوں پر ہیں جن کی لکڑی پینسلیں بنانے کے کام آتی ہے۔



دوسرے دن ہم بابا خرواری کے مزار پر گئے۔ یہ مزار زیارت سے 6 کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔ راستہ تنگ اور پہاڑوں کے درمیان سے گزرتا ہے۔ یہ چھوٹی سی خوب صورت وادی ہے اور چاروں طرف پہاڑوں سے گھری ہوئی ہے۔ اس مزار کی وجہ ہی سے اس شہر کا نام زیارت پڑ گیا۔ واپسی پر ہم پہاڑ پر واقع ریسٹ ہاؤس میں کچھ دیر ٹھہرے۔ وہاں کھانا کھایا۔ یہاں سے وادی کا منظر بہت دل کش ہے۔ ارد گرد کے پہاڑوں پر جنگلات بہت خوب صورت لگتے ہیں۔

ہم اس کے بعد فاران تنگی، سنڈیمن تنگی اور شبنم تنگی دیکھنے گئے۔ یہاں بہت سے قدرتی چشمے ہیں۔ فاران تنگی کا راستہ کچا اور دشوار گزار ہے۔ یہاں پہاڑ پر اگی ہوئی گھاس میں سے پانی قطروں کی شکل میں ٹپکتا ہوا نظر آتا ہے اس لیے اس کو مخمل تنگی بھی کہتے ہیں۔ یہاں کا پانی بہت ٹھنڈا اور میٹھا ہے۔ ہم دیر تک

پانی میں کھیلتے رہے۔

زیارت کے لوگ بہت محنتی اور جفاکش ہیں۔ زیادہ لوگ کھیتی باڑی اور باغبانی کرتے ہیں۔ یہاں کی عورتیں بھی بہت محنتی ہیں۔ وہ گھروں میں اون سے نمدے، قالین اور دریاں بناتی ہیں۔ اگلی چھٹیوں میں تم میرے ہاں آنا تو اس علاقے کی سیر کرنے چلیں گے۔

امی جان اور ابا جان کی خدمت میں میرا سلام عرض کرنا۔

اللہ حافظ

آپ کا دوست

حماد علی

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: زیارت تک کی سڑک اور دوسری سڑکوں میں کیا فرق ہے؟

2: زیارت کے کون کون سے پھل مشہور ہیں؟

3: زیارت کی وادی ملک بھر میں کیوں مشہور ہے؟

4: زیارت ریذیڈنسی کو کیوں قومی یادگار بنا دیا گیا ہے؟

5 : زیارت کا سب سے خوب صورت اور خوش گوار کون سا موسم ہے اور کیوں؟

6: زیارت کی کون کون سی تنگیاں مشہور ہیں؟

2: واحد کے جمع اور جمع کے واحد لکھیں۔

خط، مقام، اضلاع، وجہ، ممالک۔

3: اپنے دوست یا سہیلی کو سکول کی سالانہ کھیلوں کے بارے میں خط لکھیں۔

4: خالی جگہ پر کریں۔

1: زیارت کے لوگ بہت ______ اور ______ ہیں۔

2: زیارت کی عورتیں گھروں میں اون سے ______ اور ______ بناتی ہیں۔

3: ریسٹ ہاؤس سے نیچے کی وادی کا منظر بہت ____________ ہے۔

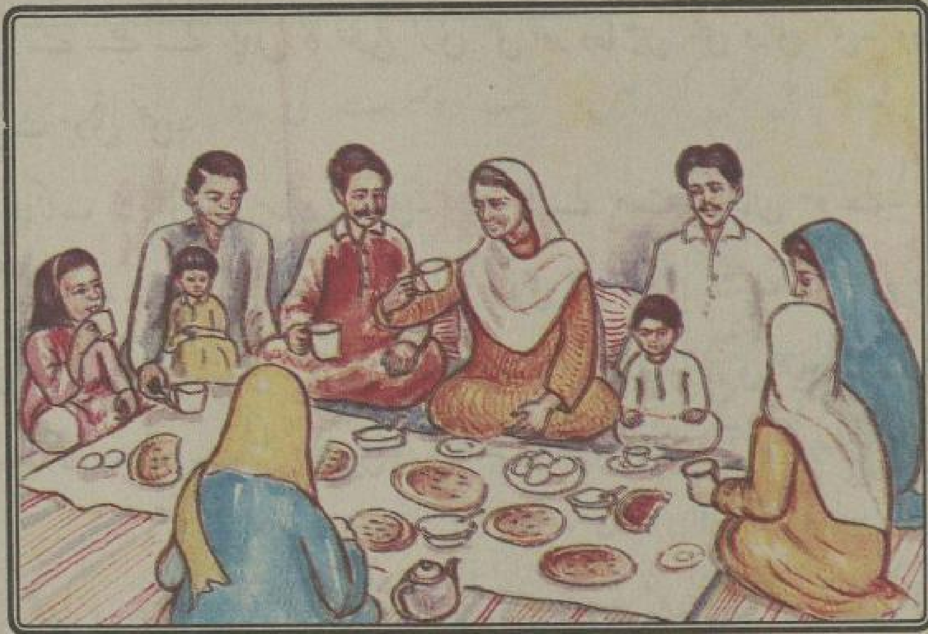
4: ہم دوسرے دن ____________ کے مزار پر گئے۔

5: ان کی املا درست کریں۔

ضیارت، صردی، منزر، کالین، خوب سورت، جفاقش، خت۔

مل جل کر رہیں

شاہ بی بی صبح سویرے اٹھ جاتی تھی۔ فجر کی نماز پڑھنے کے لیے گھر کے افراد کو جگاتی تھی۔ سب نماز پڑھتے تھے۔ شاہ بی بی تھوڑی دیر قرآن پاک کی تلاوت کرتی تھی پھر باورچی خانے میں ناشتا تیار کرنے چلی جاتی تھی۔ ان کی بڑی بہو ناشتا تیار کرنے میں ان کی مدد کرتی تھی۔ سب لوگ مل کر ناشتا کرتے تھے اور خدا کا شکر ادا کرتے تھے۔ بچے تیار ہو کر سکول چلے جاتے تھے۔ بیٹے اپنے اپنے کام پر چلے جاتے تھے۔ بہوئیں گھر کے کام کاج میں مصروف ہوجاتی تھیں۔



شاہ بی بی ایک محنتی اور نیک خاتون تھی۔ اس کا خاوند جوانی میں فوت ہوگیا تھا۔ تین چھوٹے بچے تھے۔ شاہ بی بی کے لیے بڑا مشکل وقت تھا لیکن اس نے ہمت نہیں ہاری۔ وہ ٹوپیاں بنا کر بازار میں فروخت کرتی تھی اس طرح اس نے تینوں بیٹوں کی پرورش کی۔ انھیں تعلیم دلوائی۔ ان کی اچھی تربیت کی۔ جس کی وجہ سے اس کے تینوں بیٹے برسرروزگار ہوئے۔

گھروں میں چھوٹے چھوٹے جھگڑے ہو جاتے ہیں۔ کبھی بچے آپس میں لڑ پڑتے ہیں اور کبھی بہوؤں میں جھگڑا ہو جاتا ہے۔ شاہ بی بی کے گھر میں جب بھی کوئی ایسی بات ہوئی وہ عقل مندی سے صلح کروادیتی پھر سب خوش خوش رہنے لگتے تھے۔ تینوں بیٹے اپنی والدہ کا بے حد احترام کرتے تھے۔

ان کی بیویاں بھی اپنی ساس کی بہت عزت کرتی تھیں۔ سب شاہ بی بی کا کہنا مانتے تھے۔ پورے محلے والے شاہ بی بی کی تعریف کرتے تھے اور اس گھر کی مثالیں دیتے تھے۔

شاہ بی بی سمجھ دار اور سگھڑ خاتون تھی۔ وہ گھر کی آمدنی اور خرچ کا حساب کتاب خود رکھتی تھی۔ اس کے بیٹوں کی آمدنی کچھ زیادہ نہیں تھی۔ شاہ بی بی بہت سوچ سمجھ کر گھر کا خرچ چلاتی تھی اور مہینے کے آخر میں کچھ بچت بھی کرلیتی تھی۔ جس سے گھر کی دوسری ضروریات پوری ہوتی تھیں۔ محلے کے سب لوگ شاہ بی بی سے محبت کرتے تھے۔ اس کا احترام کرتے تھے۔ محلے کے لوگ اس کے پاس اپنے گھریلو مسائل لے کر آتے تھے۔ وہ بڑی سمجھ داری سے ان کے مسائل حل کر دیتی تھی شاہ بی بی مقامی جڑی بوٹیوں سے محلے کے بچوں کا علاج کرتی تھی اور دعائیں بھی دیتی تھی۔ وہ پڑوسیوں کے غم اور خوشی میں شریک ہوتی تھی۔

ایک دن اچانک شاہ بی بی بیمار پڑ گئی۔ گھر والے بہت پریشان ہوئے۔ بیٹے اپنی والدہ کو گاؤں کے بڑے حکیم کے پاس لے گئے حکیم نے دوا دی اور آرام کرنے کا مشورہ دیا۔ گھر کے تمام افراد نے شاہ بی بی کی بہت خدمت کی محلے والوں کو پتہ چلا توسب باری باری عیادت کے لیے آتے رہے۔ ان کی صحت کے لیے دعا کرتے رہے لیکن شاہ بی بی کی صحت گرتی رہی۔ آخر کار وہ اس دنیا سے رخصت ہو گئی۔

شاہ بی بی کی وفات کے بعد کوئی بھی گھر کا انتظام نہیں سنبھال سکا۔ آپس کا اتفاق ختم ہونا شروع ہوگیا۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے ہونے لگے۔ ایک دن بچے آپس میں لڑ پڑے۔ بچوں میں صلح کرانے کی بجائے تینوں بھائی اور ان کی بیویاں آپس میں لڑ پڑیں۔ اچھا خاصا ہنگامہ ہوگیا۔ محلے کے بزرگوں نے ان کے درمیان صلح صفائی کرانے کی بہت کوشش کی لیکن صلح نہ ہوسکی۔ آخر کار تینوں بھائی علیحدہ ہوگئے۔

وہ الگ الگ مکانوں میں رہنے لگے۔ ہر ایک کی آمدنی کم تھی۔ الگ رہنے سے مکان کا کرایہ کھانے پینے کے اخراجات اور دیگر ضروریات پورا کرنا مشکل ہوگیا۔ انھیں اب اس بات کا احساس ہوا کہ مل جل کر رہنے کے کتنے فائدے تھے۔



ہمیں چاہیے کہ ہم مل جل کر رہیں۔ ایک دوسرے کی مدد کریں اور بزرگوں کی بتائی ہوئی اچھی باتوں پر عمل کریں۔

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: شاہ بی بی گھر کے کون کون سے کام کرتی تھی؟

2: صبح کے وقت کون کون ناشتے میں شامل ہوتے تھے؟

3: شاہ بی بی نے مشکل وقت میں اپنے بچوں کی پرورش کس طرح کی؟

4: شاہ بی بی ہمسایوں کے بچوں کا علاج کس چیز سے کرتی تھی؟

5: شاہ بی بی گھر کی چھوٹی موٹی ضروریات کیسے پورا کرتی تھی؟

6: شاہ بی بی کی وفات کے بعد تینوں بھائی کیوں علیحدہ ہوگئے؟

7: تینوں بھائیوں کو علیحدہ رہنے سے کن مشکلات کا سامنا کرنا پڑا؟

8: مل جل کر رہنے کے تین فائدے بتائیں؟

2: ان سے جملے بنائیں۔

ہمت ہارنا، صلح کرنا، عیادت کرنا، علاج کرنا، شریک ہونا، عمل کرنا۔

3: واحد کے جمع اور جمع کے واحد بنائیں۔

افراد، خاتون، مسائل، خدمت، ضرورت۔

4: خالی جگہ پر کریں۔

1: شاہ بی بی ایک محنتی اور ______ خاتون تھی۔

2: اس کا خاوند ______ میں فوت ہوگیا تھا۔

3: اس کے ______ بچے تھے

4: شاہ بی بی کے بیٹے اپنی والدہ کا بے حد ______ کرتے تھے۔

5: شاہ بی بی ______ اور سگھڑ خاتون تھی۔

6: وہ پڑوسیوں کے غم اور ______ میں شریک ہوتی تھی۔

5: درج ذیل میں سے کسی ایک پر پانچ جملے لکھیں۔

شاہ بی بی۔ دادا جان۔ دادی جان

6: ان جملوں کو مناسب لفظ لگا کر مکمل کریں۔

(کرتی تھی، کرتے ہیں، دیکھتی ہے، لکھا، کروں گی)

1: پروین ٹی وی ______

2: اچھے طالب علم محنت ______

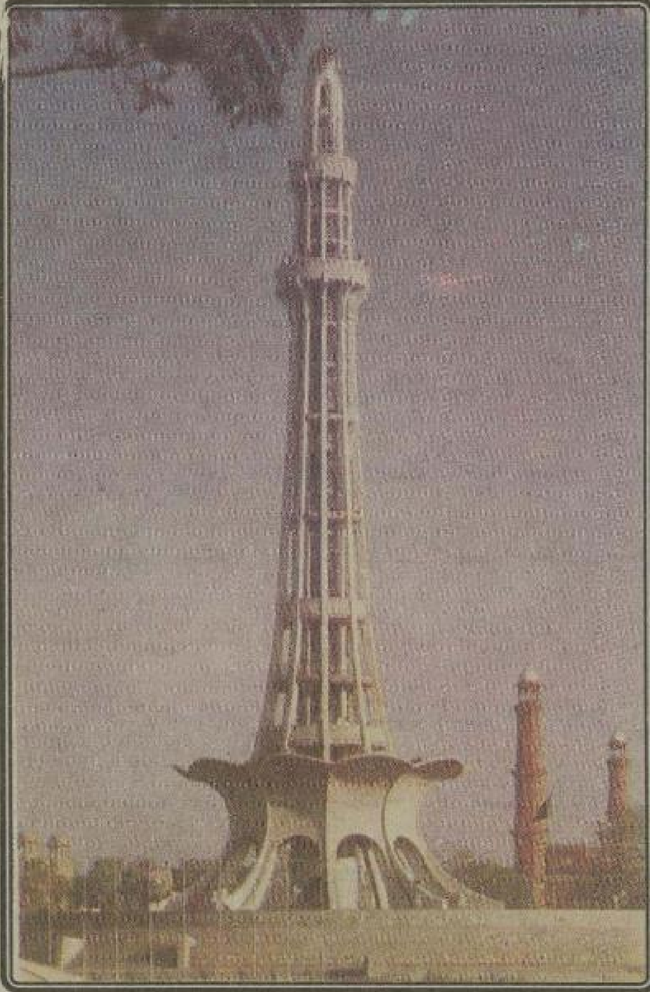
3: وحید نے خط ______

4: وہ قرآن پاک کی تلاوت ______

5: میں محنت ______

مینارِ پاکستان

عائشہ، صائمہ اور ان کا بھائی نعیم چھٹیوں میں اپنے والدین کے ساتھ لاہور گئے۔ انھوں نے لاہور کی بہت سی تاریخی عمارتیں دیکھنے کا پروگرام بنایا۔ وہ سب سے پہلے مینارِ پاکستان دیکھنے گئے۔ وہ مینارِ پاکستان پہنچے تو انھوں نے ایک بہت بڑا پارک دیکھا۔ جس کے درمیان میں مینارِ پاکستان تعمیر کیا گیا ہے۔ وہ اسے دیکھ کر حیران ہوئے۔ عائشہ نے اپنے اباجان سے پوچھا "اباجان! یہ مینار کیوں تعمیر ہوا ہے؟۔"



اباجان: بیٹی! اس کی تعمیر میں پاکستان کی تاریخ پوشیدہ ہے۔ پاکستان بننے سے پہلے اس جگہ کا نام منٹو پارک تھا۔ اب اسے اقبال پارک کہتے ہیں۔ 23 مارچ 1940ء کو اس پارک میں مسلم لیگ کا ایک بڑا جلسہ منعقد ہوا۔ جس کی صدارت قائداعظم نے کی تھی۔ اس جلسے میں مسلمانوں کے لیے ایک الگ ملک حاصل کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس فیصلے کو ایک قرارداد کی صورت میں پیش کیا گیا۔ جلسے میں موجود سب لوگوں نے اس قرارداد کے حق میں رائے دی۔ اسے قراردادِ پاکستان کہتے ہیں۔ قائداعظم کی رہنمائی میں مسلمانوں نے پاکستان حاصل کرنے کے لیے بہت کوشش کی۔ آخر سات سال بعد پاکستان وجود میں آیا۔ اس تاریخی فیصلے کی یاد میں یہ شاندار مینار تعمیر کیا گیا ہے۔ اس کی تعمیر 23 مارچ 1960ء کو شروع ہوئی اور 21 اکتوبر 1968ء کو مکمل ہوئی۔

یہی باتیں کرتے کرتے وہ مینارِ پاکستان کے اردگرد گھومتے رہے۔ انھوں نے دیواروں پر

بہت کچھ لکھا ہوا دیکھا۔

نعیم: اباجان! ان دیواروں پر کیا لکھا ہے؟

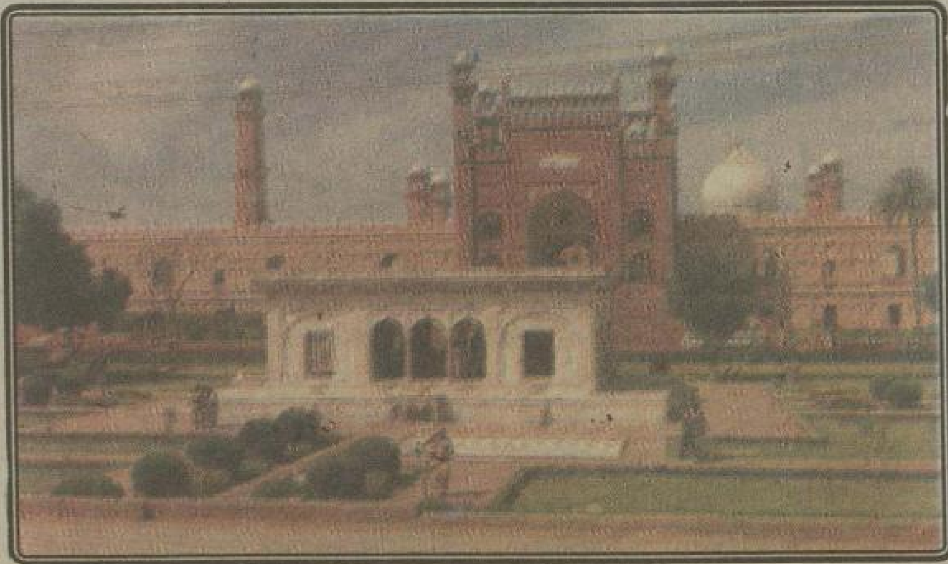
اباجان: ان دیواروں پر اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام اور قائداعظم کے ارشادات کندہ ہیں۔ پاکستان کی مختصر تاریخ اور قرارداد پاکستان کا خلاصہ اردو، انگریزی اور بنگالی زبانوں میں لکھا ہوا ہے۔ اس کے علاوہ علامہ اقبال کی ایک نظم اور چند اشعار بھی درج ہیں۔

صائمہ: اباجان! یہ ساری عمارت بہت خوب صورت ہے اور مینار کا تو جواب نہیں ہے۔ بہت اونچا معلوم ہوتا ہے۔

اباجان: ہاں بیٹی! اس عمارت کا نقشہ مورت نامی ایک ماہر نے تعمیر کیا تھا۔ مینار کی اونچائی ایک سو چھیانوے فٹ ہے۔ آئیں ہم مینار پر چڑھ کر نظارہ کریں۔

بچے اپنے ابو کے ساتھ لفٹ کے ذریعے سے مینار کی چوٹی تک گئے۔ وہ وہاں پہنچ کر بہت خوش ہوئے۔ وہاں سے بادشاہی مسجد، شاہی قلعہ اور لاہور شہر کا نظارہ کیا۔

بچے مینار کی سیر کرنے کے بعد بادشاہی مسجد اور علامہ اقبال کے مزار پر گئے۔ مزار پر فاتحہ پڑھی اور مسجد کے تمام حصے دیکھے۔ ابو نے بتایا "یہ دنیا کی بڑی مسجدوں میں سے ایک ہے۔ اس کی بالائی



منزل میں حضورﷺ کی مقدس چیزیں، تاریخی اشیاء اور قرآن شریف محفوظ ہیں۔

بچے مسجد کے سامنے بارہ دری کی سیر کر رہے تھے کہ ان کی نظر اچانک ایک عمارت پر پڑی جو مختلف طرز کی بنی ہوئی تھی۔ اس کا دروازہ اور گنبد سنہری تھے۔

عائشہ: اباجان! یہ کون سی عمارت ہے؟

اباجان: یہ سکھوں کی ایک یادگار عمارت ہے؟

عائشہ: کیا یہ سکھوں کی عبادت گاہ ہے؟

اباجان: نہیں بیٹی! یہ عبادت گاہ تو نہیں ہے۔ لیکن ہمارے ملک میں غیر مسلموں کی عبادت گاہیں بھی ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا فرمان ہے "مسلمانو! غیر مسلموں کی عبادت گاہوں کا اسی طرح احترام کرو جس طرح اپنی مساجد کا کرتے ہو۔"

وہ اگلے دن انار کلی بازار گئے۔ دکانوں میں مختلف ملکوں کی بنی ہوئی بے شمار چیزیں تھیں۔ بچوں نے اپنے ملک کا بنا ہوا سوتی کپڑا اور کھیلوں کا سامان خریدا۔ وہ پاکستان کی اتنی اچھی بنی ہوئی چیزیں دیکھ کر خوش ہوئے۔ اباجان نے کہا "یہ اچھی بات ہے۔ ہمیں اپنے ملک کی بنی ہوئی چیزیں خریدنی چاہیے تاکہ ہماری قومی دولت میں اضافہ ہو۔

بچے جتنے دن لاہور ٹھہرے۔ انھوں نے وہاں کی خوب سیر کی اور بہت خوش ہوئے۔

مشق

1: سوالوں کے جواب لکھیں۔

1: 23 مارچ 1940ء کا مشہور جلسہ کہاں منعقد ہوا تھا؟

2: اس جلسے میں کیا فیصلہ کیا گیا تھا؟

3: قرارداد کی منظوری کے کتنے سال بعد پاکستان وجود میں آیا؟

4: مینار پاکستان کا نقشہ کس نے تیار کیا تھا؟

5: مینار پاکستان کی دیواروں پر کیا لکھا ہوا ہے؟

6: ہمیں اپنے ملک کی بنی ہوئی چیزیں کیوں استعمال کرنی چاہیے؟

2: ان سے جملے بنائیں۔

سیر کرنا، منعقد ہونا، منظور ہونا، تعمیر کرنا، احترام کرنا۔

3: جوڑ ملائیں۔

قرارداد پاکستان منظور ہوئی	1960ء
مینار پاکستان مکمل ہوا	1947ء
پاکستان کی آزادی کا سال	1968ء
مینار پاکستان کی تعمیر کا کام شروع ہوا	1940ء

4: درست جواب پر ✓ کا نشان لگائیں۔

1: مینار پاکستان واقع ہے (پشاور لاہور کراچی)

2: پاکستان بننے سے پہلے اس جگہ کا نام تھا (جناح پارک منٹو پارک اقبال پارک)

3: مینار پاکستان کی اونچائی ہے (198 فٹ 197 فٹ 196 فٹ)

5: خالی جگہ پر کریں۔

(یہ، وہ، انھوں، اس، جس)

1: بچوں نے ایک بڑا پارک دیکھا________کے درمیان میں مینار تعمیر کیا گیا ہے۔

2: باتیں کرتے کرتے________مینار پاکستان کے ارد گرد گھومتے رہے۔

3: مسلمانوں کا ایمان مضبوط تھا________نے یہ تمام مصیبتیں بڑے صبر کے ساتھ برداشت کیں۔

4: ابو نے بتایا "________دنیا کی بڑی مسجدوں میں سے ایک ہے۔"

5: خدا پاکستان اور________تاریخی مینار کو ہمیشہ قائم رکھے۔

6: جمع کے واحد بنائیں۔

تعمیرات، ارشادات، معلومات، عمارات، جوابات، عبادات، خیالات۔

7: پاکستان میں رہنے والوں کو "پاکستانی" کہتے ہیں۔ بتائیں ان ملکوں میں رہنے والوں کو کیا کہتے ہیں۔

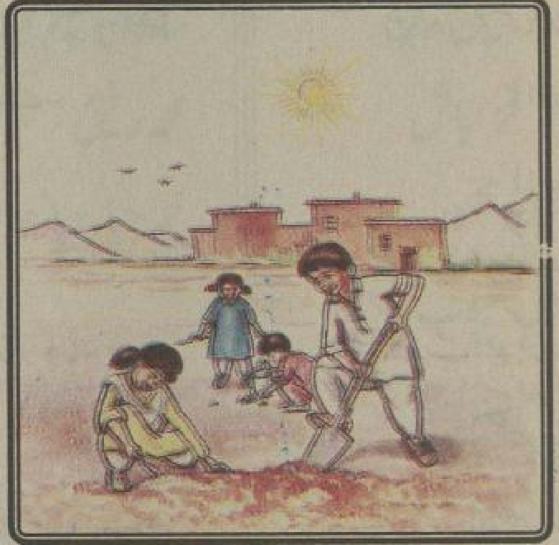
ایران، افغانستان، چین، جاپان، عرب، مصر، عراق۔

8: ان کے معنی لغت میں سے تلاش کر کے لکھیں۔

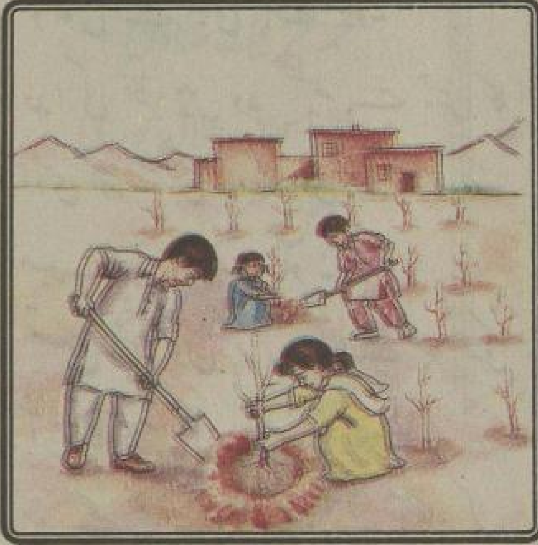
بوشیرہ، منعقد، قرارداد، بارہ دری، گنبد۔

ان تصویروں کو غور سے دیکھیں اور اچھی سی کہانی لکھیں

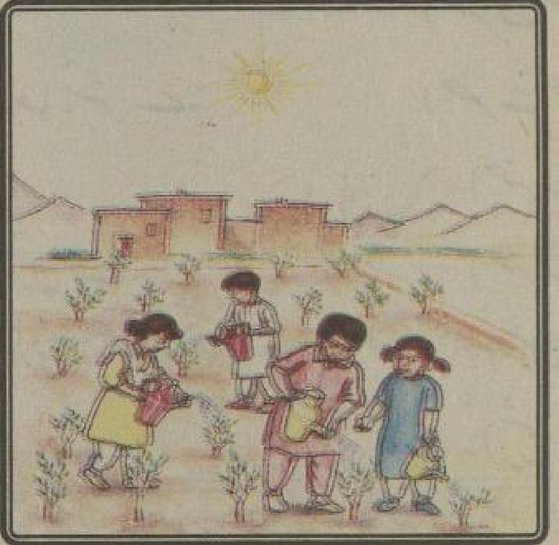
1.



2



3.



4.



5.



اقوالِ زریں

1: لوگوں سے اچھی بات کرو۔ (قرآن مجید)

2: خدا کی نظر میں وہ عظیم ہے جس کا اخلاق بلند ہے۔ (الحدیث)

3: اچھی اور میٹھی بات بھی صدقہ ہے۔ (الحدیث)

4: میوے دار درخت کو نہ کاٹو۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

5: تمھیں اس دن پر رونا چاہیے جو نیکی کے بغیر گزار دیا۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ)

6: آج کا کام کل پر مت چھوڑو۔ (حضرت عمرؓ)

7: جو تجھے تیرے عیب سے آگاہ کرے وہ تیرا دوست ہے۔ (حضرت عمرؓ)

8: خاموشی غصے کا بہترین علاج ہے۔ (حضرت عثمانؓ)

9: چھوٹے سے چھوٹا پیشہ بھی ہاتھ پھیلانے سے بدرجہا بہتر ہے۔ (حضرت عثمانؓ)

10: علم وہ خزانہ ہے جس کا ذخیرہ بڑھتا ہی رہتا ہے۔ (حضرت علیؓ)

11: تم بڑوں کی عزت کرو۔ چھوٹے تمھاری عزت کریں گے۔ (حضرت علیؓ)

12: اگر کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہو تو مسلسل محنت کرو۔ (مولانا رومیؒ)

13: اچھا دوست وہ ہے جو مصیبت میں کام آئے۔ (شیخ سعدیؒ)

14: دانا بولنے سے پہلے سوچتا ہے۔ بے وقوف بولنے کے بعد سوچتا ہے۔ (حضرت حسن بصریؒ)

15: میں آپ کو مصروفِ عمل ہونے کی تاکید کرتا ہوں۔ کام کام اور کام۔ (قائداعظمؒ)

16: علم تلوار سے بھی زیادہ طاقت ور ہے اس لیے علم کو اپنے ملک میں بڑھائیں کوئی آپ کو شکست نہیں دے سکتا۔ (قائداعظمؒ)

17: کفایت شعاری ایک قومی خدمت ہے۔ (قائداعظمؒ)

18: ہمیں تہذیب و شرافت کو کبھی ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ (قائداعظمؒ)

مصنفین	مُدیران	ممبران نیشنل ریویو کمیٹی
محمود عتیق خان	سُلطان نعیم قیصرانی	محمد شریف صادق
طاہر قزلباش	محمد رفیق	محمد اسحاق جلال پوری
نوشابہ محمود	محمد حیات (مرحوم)	ریاض حُسین
بلقیس محبوب		ڈاکٹر افتخار الدین خواجہ
تسنیم ناز		ظہیر احمد
		مسرور حسن آرزو

آرٹ: شوکت علی زیرک   ایڈیٹنگ آرٹ: فیصل شیخ

ڈیسک ٹاپ پبلیشنگ و تیاری پری پریس میٹریل: الماس

معاونت: فیصل شیخ   فاخرہ رمضان

پرائمری سطح کی جدید درسی کتب اور رہنمائے اساتذہ کو ماہرین مضمون اور پرائمری اساتذہ نے مشترکہ کوششوں اور تعاون سے تیار کیا ہے۔ یہ درسی کتب ورکشاپ کے طریقہ کار کے تحت تیار کی گئی ہیں۔ تحریر کردہ تمام اسباق کو کتابی شکل دینے سے پہلے کمرہ جماعت میں جانچا گیا ہے۔ یہ نئی درسی کتب بچوں کے لیے سرگرمیاں اور اساتذہ کے لیے رہنمائی مہیا کرتی ہیں۔ ادارہ برائے تیاری پرائمری درسی مواد ڈائریکٹریٹ آف پرائمری ایجوکیشن بلوچستان کوئٹہ (بی، آئی، ایم، ڈی، ٹی، سی) نے ان درسی کتب کی لکھائی، نقاشی اور ڈیزائننگ کر کے "پری پریس" کی شکل میں تیار کیا ہے۔

تیار کردہ: بلوچستان انسٹرکشنل میٹریل ڈیولپمنٹ اینڈ ٹریننگ سیل کوئٹہ
منظور کردہ: محکمہ تعلیم حکومت بلوچستان
بطورِ واحد نصابی کتاب برائے مدارس بلوچستان بمطابق نوٹیفکیشن No. 2 - 7 / 95 -Edn-Acaemic.11583-87
مورخہ 20th Aug.1997 نظر ثانی شدہ: نیشنل ریویو کمیٹی وفاقی وزارت تعلیم حکومتِ پاکستان

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد کشورِ حسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالیشان ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام قوّتِ اُخوتِ عوام
قوم، مُلک، سلطنت. پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مُراد

پرچم ستارہ وہلال رہبرِ ترقّی وکمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال جانِ استقبال
سایۂ خُدائے ذُوالجلال

سیریل نمبر 23342

مطبع: محمود سٹیشنرز کوئٹہ

کوڈ نمبر
U-IV/238

قیمت	تعداد	ایڈیشن	سال اشاعت
******	44000	اول	2000ء

تیار کردہ: بلوچستان انسٹرکشنل میٹریل ڈیویلپمنٹ اینڈ ٹریننگ سیل کوئٹہ
منظور کردہ: محکمہ تعلیم حکومتِ بلوچستان
بطورِ واحد نصابی کتاب برائے مدارس بلوچستان بمطابق نوٹیفکیشن No. 2 - 7 / 95 -Edn-Acaemic.11583-87
مورخہ 20th Aug.1997 نظر ثانی شدہ: نیشنل ریویو کمیٹی وفاقی وزارت تعلیم حکومتِ پاکستان

قومی ترانہ

پاک سرزمین شاد باد کشورِ حسین شاد باد
تو نشانِ عزمِ عالیشان ارضِ پاکستان
مرکزِ یقین شاد باد

پاک سرزمین کا نظام قوتِ اخوتِ عوام
قوم، ملک، سلطنت پائندہ تابندہ باد
شاد باد منزلِ مراد

پرچم ستارہ و ہلال رہبرِ ترقی و کمال
ترجمانِ ماضی، شانِ حال جانِ استقبال
سایۂ خدائے ذوالجلال

پرنٹر: کوئٹہ پرنٹنگ پریس کوئٹہ
کوڈ نمبر SC-IV/242
پبلشر: نیشنل بک فاؤنڈیشن کوئٹہ۔

سال اشاعت	ایڈیشن	تعداد	قیمت
2001	اول	10,600	15/50